اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ

شرح چندہ

سالانہ	۳۰ روپے
ششماہی	۱۲ "
سہ ماہی	۹ "
ماہوار	۳-۷۵ "

فی پرچہ ۱۵ پیسے

بیرونی ممالک

سالانہ بحری ڈاک	۵۰ روپے
ہوائی ڈاک مشرقی افریقہ	۲۰۶ "
کینیڈا و امریکہ	۲۶۶ "

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۶ شوال ۱۳۹۰ھ - ۲۶ فتح ۱۳۴۹ہش - ۲۶ دسمبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۹۴

دورہ سیرالیون کی ایک یادگار تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۰ مئی ۱۹۷۰ء کو سیرالیون کے شہر بو میں جماعت احمدیہ کی مرکزی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے سے قبل حاضرین سے خطاب فرما رہے ہیں

(مسعود احمد جہلمی نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالنصر ربوہ سے شائع کیا)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ۱۹۷۰ء کے تاریخی سفرِ مغربی افریقہ کی بعض اہم تقاریب

نائیجیریا، گیمبیا اور سیرالیون میں حضور کی مصروفیات کے بعض مناظر

باتھرسٹ (گیمبیا) کے مضافات میں برِنڈ وکا کنڈا کے مقام پر ۴ مئی کو سیکنڈری سکول اور مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد حضور اجتماعی دعا کرا رہے ہیں

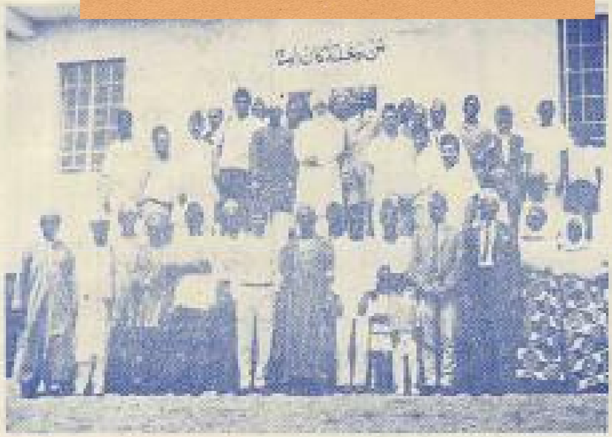

حضور نے ۱۸ مئی کو سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن کے قریب لیسٹر نامی مقام پر "مسجد نذیر احمد علی" کا افتتاح فرمایا۔ افتتاح کے بعد حضور احبابِ جماعت کے درمیان کھڑے ہیں

۲ مئی کو گیمبیا کے صدرِ مملکت سر داؤد جوارا کے ساتھ ملاقات کا ایک منظر

حضور ۲۸ اپریل کو نائیجیریا سے غانا روانہ ہونے سے قبل لیگوس کے ہوائی مستقر پر احبابِ جماعت کے درمیان

مجلس نصرت جہاں کے زیرِ اہتمام غانا میں قائم ہونے والے پہلے احمدیہ ہسپتال کی افتتاحی تقریب

احمدیہ ہسپتال کوکوفو کی عمارت

احمدیہ ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر پیراماؤنٹ چیف آف کوکوفو حاضرین سے خطاب فرما رہے ہیں

روزنامہ الفضل ربوہ
سالانہ نمبر ۱۳۴۹ ہش

ہر دم رواں ہے چشمۂ فیضانِ مصطفےٰ

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام انسانی تاریخ کا وہ سورج ہے جس کے نور سے ماضی اور مستقبل دونوں درخشاں ہیں۔ آپؐ سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام آتے رہے وہ اپنے اپنے وقت میں آپؐ کے نور کی ہی جھلکیاں تھے۔ جس طرح نظام آفتاب کے سیارے اپنی اپنی وسعت کے مطابق آفتاب کے نور سے روشن ہیں اور پوری آب و تاب صرف آفتاب میں ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور پوری طرح آپؐ کے ہی وجود میں ہے اور تمام گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی ضو آپؐ کے وجود ہی میں بھی کامل طور پر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آئندہ کے لئے بھی آپؐ کا وجود ہی ضو فشاں ہے اور قیامت تک ضو فشاں رہتا ہے۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حقیقت یہ ہے کہ انسانی تاریخ میں روحانی اور جسمانی کمالات کا مجموعہ آپؐ کی ذات ہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے وجود میں دنیا کے سامنے تمام انسانی ممکنہ قوتوں کا کامل ترین نمونہ بطور اسوۂ حسنہ کے اسلئے رکھدیا ہے کہ ہر انسان اپنے کردار کی قیمت اس معیار پر پرکھ سکتا ہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے "رحمۃ للعالمین" بنایا ہے تاکہ آپؐ کے خلق عظیم سے ہر انسان اپنے اخلاق کی منازل طے کرنے میں سہولت اور رہنمائی حاصل کرے۔ الغرض حقیقت ایزدی ہے آپؐ نے اپنی زندگی کے قدم قدم میں اخلاق کا معیار پیش کیا ہے جس کے بیان کرنے کے لئے

سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لئے

اور کہ سہ

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچیں بہار تو ز داماں گلہ دارد

انسانی زندگی کا وہ کونسا پہلو ہے جس میں آپؐ کے اسوہ سے رہنمائی حاصل نہیں ہوتی اور صراط مستقیم کی نشاندہی نہیں ملتی۔ رزم ہو یا بزم، گھر ہو یا بازار جہاں بھی آپ جائیں ہر جگہ آپؐ کی زندگی آپ کی رہنمائی کرتی ہے۔ اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے۔

سہ

رسول اکرم کی ہسٹری کو پڑھو تو اول سے تا بآخر
وہ آپ ثابت کریگی اپنا عجیب ہونا عظیم ہونا

معاشرتی، تمدنی، سیاسی، بین الاقوامی اخلاق کردار کے لئے جو نمونے آپؐ نے ہمارے سامنے رکھے ہیں ابھی تک بڑے بڑے داناؤں کی دانائی اور فلسفیوں کا فلسفہ، سائنسدانوں کی دریافتیں اس کی حد تک بھی نہیں پہنچ سکیں سہ

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

یہ کوئی خالی خولی عقیدت کی سحر کاری نہیں۔ بڑے بڑے مستشرقین دشمنانِ اسلام آپؐ کی زندگی پر نکتہ چینی کرنے کے لئے بیٹھے ہیں مگر آپؐ کے اخلاق کے ہجوم نور سے چندھیا کر رہ گئے ہیں۔ اس عظیم الشان خاکی پیکر میں انہیں خُلق عظیم کے ایسے ایسے جلوے نظر آئے ہیں کہ ان کی آنکھیں تحیر کا آئینہ بن گئی ہیں۔

یہاں پر آپؐ کے عظیم الشان تدبر کا صرف ایک واقعہ بطور نمونہ کے پیش کرکے تمام دنیا کے تاریخ دانوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس کی نظیر تاریخ عالم میں سے دکھلائیں۔

جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؐ مکہ مکرمہ، اپنے مالوف وطن کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لے جاتے ہیں اور اکثر مسلمان بھی ہجرت کرکے وہاں پہنچ جاتے ہیں تو مہاجرین کی آباد کاری کا ایک مشکل سوال اُٹھ کھڑا ہوتا ہے لیکن اس کے حل میں آپؐ ذرا بھی نہیں گھبرائے۔ آپؐ نے دنیا میں پہلی دفعہ یہ مثال قائم کی۔ آپؐ نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا اور ہر انصاری کو اپنے مہاجر بھائی کی ضروریات کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ایک پل میں یہ مسئلہ حل ہوگیا اور اخوت کا عظیم الشان معیار قائم ہوگیا۔ ہوا یہ کہ ہر انصاری نے اپنے مہاجر بھائی کو اپنا نصف اثاثہ بانٹ دیا۔ حتیٰ کہ جنکی دو بیویاں تھیں اس نے ایک کو طلاق دیدی اور اپنے مہاجر بھائی سے جسکی بیوی نہ تھی نکاح کر دیا۔ کیا تاریخ عالم میں سے کوئی مثال اس اخوت کی۔

آہ! اس نمونہ پر اگر آج کا مسلمان بھی عمل کرتا تو فلسطین کے مہاجرین کو یہ مصیبتیں نہ پیش آتیں کہ جن ظالموں نے انہیں اپنے وطن سے بے وطن کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا انہوں نے ہی مکار محفوظ کا بہروپ بھر لیا اور امداد کے نام پر انہیں دانہ پانی دینا شروع کر دیا جس سے انکی دینی بھی حیثیت اور غیرت بھی قریب فنا کے جا پہنچی اور اب تھوڑا کھا کھا کر کچھ بیدار ہونے لگے ہیں تو انہوں کی طرف سے ان کے راستہ میں مجبوراً رکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہیں۔

اگر آج کا مسلمان اسی ایک کرن کے نور سے آنکھ کھولتا تو وہ آج کفر و الحاد کے اندھیروں میں ٹانک ٹوئیے نہ کھاتا اور اسلام کے نام کو بٹہ نہ لگاتا۔ اے کاش اس عظیم الشان اسوۂ حسنہ سے ایک ذرہ بھی حصہ پالیتا اور چشمۂ فیضان کی حقیقت کو جان لیتا سہ

دیکھ جیتی نظر اگر اُسوہ حسنہ محمدؐ کا
ترے کوچہ میں ہو جائے وطن کی گلی پیدا

الصّلوٰۃ والسّلام

تجھ کو ہے شرف تمام — الصّلوٰۃ والسّلام
اونچا ہے ترا مقام — الصّلوٰۃ والسّلام

فخر کائنات تُو — چشمۂ حیات تُو
انبیا کا تُو امام — اصفیا ترے غلام
الصّلوٰۃ والسّلام

تُونے دی شفا ہمیں — زندہ کر دیا ہمیں
تُونے کی عطا ہمیں — زندگانیٔ دوام
الصّلوٰۃ والسّلام

تجھ سے ساری برکتیں — آسماں کی رحمتیں
تجھ پہ سب نبوّتیں — پاگئی ہیں اختتام
الصّلوٰۃ والسّلام

تجھ سے سوز و سازِ زیست — آشکار رازِ زیست
نازِ زیست نیازِ زیست — قبلۂ نمازِ زیست
دل کا ہے سکون تُو — رُوح کا ہے تُو مرام
الصّلوٰۃ والسّلام

مصطفےٰ و مجتبےٰ — متبع و مقتدا
بے نظیر و خوش صفات — بے مثال و خوش کلام
الصّلوٰۃ والسّلام

ثاقب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غیر مطبوعہ کلام

(مرسلہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا)

ایڈیٹر صاحب الفضل نے سالانہ نمبر کے لئے مجھ سے حضرت مصلح موعودؓ کی کوئی غیر مطبوعہ نظم کی فرمائش کی۔ میرے پاس حضورؓ کی چند غیر مطبوعہ نظمیں ہیں۔ ان میں سے ذیل کی نظم کا انتخاب کر کے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں بطور مشورہ بھجوائی کہ یہ نظم بھجوا دوں۔ آپ نے اسی وقت اسی پر دو شعر لکھ کر اس نوٹ کے ساتھ بھجوائے کہ "دو شعر یہ زائد نذرِ محمود ہیں اگر تم کو پسند ہوں تو میرا نام دیئے دو ساتھ ہی۔" سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نظم مع حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے اشعار کے پیشِ خدمت ہے۔ حضورؓ کی یہ سب سے آخری نظم ہے۔ جو ۱۳؍ جنوری ۱۹۵۸ء کو آپ نے کہی تھی۔

خاکسار مریم صدیقہ

دل دے کے مُشتِ خاک کو دلدار ہو گئے ... اپنی عطا کے آپ خریدار ہو گئے
پہلے تو ساحروں کے عصا مار ہو گئے ... لیکن عصائے موسےٰ سے بیکار ہو گئے
اس عشق میں گلاب بھی اب خار ہو گئے ... دل کے پھپھولے جل اٹھے انگار ہو گئے
تیری عنایتوں نے دکھایا ہے یہ کمال ... اعدائے سخت آج نگونسار ہو گئے
میرے مسیح! تیرا تقدس کمال ہے ... بے دین تھے جو آج وہ دیندار ہو گئے
کیوں کانپتا ہے دشمنِ جاں تیرے پیارسے ... جو دور تھے وہ طالبِ آزار ہو گئے
اُن کو سزا بھی دی تو بڑائی ہے اس میں کیا ... جو خود ہی اپنے نفس سے بیزار ہو گئے
اللہ کے فرشتوں کی طاقت تو دیکھ تُو ... جو ہم کو مارتے تھے گرفتار ہو گئے
چھوٹوں کو حق نے کر کے دکھایا ہے سربلند ... جو تھے ذلیل قوم کے سردار ہو گئے
بھائی زمانہ کا یہ تغیر تو دیکھنا ... جو صاحبِ جلال تھے بے کار ہو گئے
مولا کی مہربانی تو دیکھو کہ کس طرح ... جو تابعِ فرنگ تھے سرکار ہو گئے
سُستی نے خونِ قوم کا چوسا ہے اس طرح ... جو سربراہِ کار تھے بے کار ہو گئے

عشقِ خدا نے خول چڑھایا تھا اس کے گرد\
انگار بھی خلیلؑ پہ گلزار ہو گئے

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے اشعار

نذرِ محمود

دشمن بنے جو تیرے محبوں کی جان کے ... وہ خود ہی اپنی جان سے بیزار ہو گئے
جھنڈا بلند محمدؐ کے دین کا ... ذلت جو چاہتے تھے بھی خوار ہو گئے

79

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق ہی انسان کے دل میں حقیقی معنوں میں ایمان باللہ پیدا کر سکتا ہے

جماعت احمدیہ میں ہزاروں لاکھوں افراد ایسے موجود ہیں جنہوں نے یہ تعلق پیدا کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی قادرانہ تجلیات کے زندہ گواہ ہیں

یہ وہ نعمت ہے جس کی قیمت کا کوئی اندازہ نہیں اس کی قدر کرو اور کوشش کرو کہ تمہاری آئندہ نسلیں بھی اسے حاصل کریں

مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

مورخہ ۲۶ اخاء ۱۳۵۱ ہش مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۲ء بعد نماز مغرب مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس مسجد مبارک ربوہ میں زیر صدارت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب نے "اولیائے امت کے الہامات" اور مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے "اسلام میں جماعت کے لئے اصول و ہدایات" اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے "جمع احادیث کے لئے محدثین کی کاوشیں" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ ازاں بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سامعین سے خطاب فرمایا جس کے بصیرت افروز خطاب کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خاکسار عبد الباسط شاہد شعبہ زود نویسی ربوہ)

حضور نے فرمایا:

دنیا میں اللہ تعالیٰ کے متعلق انسان نے تین نظریے

قائم کئے ہیں۔

ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے ہی نہیں۔ ایسی ہستی جو قادرِ مطلق ہو متصرف بالارادہ ہو اور تمام طاقتوں کا منبع اور سرچشمہ ہو ایسی کوئی ہستی نہیں۔ یہ سب کچھ اتفاقات ہیں جو ہمیں نظر آ رہے ہیں۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ خالق عالمین تو ہے لیکن وہ ربّ العالمین نہیں ہے اس معنی میں کہ بعض ضرورتوں کو تو وہ پورا کرتا ہے اور بعض ضرورتوں کو وہ پورا نہیں کرتا۔ وہ (Personal) پرسنل اللہ پر یقین نہیں رکھتے اس زمانہ میں یہودیوں نے یہ چکر بہت چلایا ہے کہ (Personal God) پرسنل گاڈ کوئی نہیں ہے یعنی انسان سے ذاتی تعلق رکھنے والا خدا نہیں ہے یہ دہریت ہی کی ایک قسم ہے۔

تیسرا نظریہ جو اسلام کا نظریہ ہے اسلام کی تعلیم میں ہے اور اسلام پر عمل کرنے والوں کا مشاہدہ بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام قادرانہ صفات کے ساتھ جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں موجود ہے اور اپنے محبوب اور پاک اور نیک بندوں سے زندہ اور سچا اور حقیقی اور ذاتی تعلق پیدا کرتا ہے اور اس طرح ان پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ اور حقیقتاً یہی مشاہدہ ہی ہے جو ایمان باللہ انسان کے دل میں پیدا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت

کو شدت سے اس رنگ میں پیدا کرتا ہے کہ اگر ساری دنیا اس شخص کا قیمہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے تب بھی وہ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ تمام انبیاء کی بعثت کی یہی غرض تھی۔ اور انہوں نے اپنے زمانہ کے حالات اور غیر ترقی یافتہ انسانی روح کی تشنگی کو دور کرنے کے لئے اس کے مطابق زندہ خدا سے تعلق پیدا کر لیا۔ پھر انسان نے ترقی کی اور اس کے روحانی اور اخلاقی قویٰ اپنے کمال تک (بحیثیت نوع انسانی) پہنچ گئے۔ اب بھی انسان انسان کا ظرف مختلف ہے۔ استعدادیں جو ہیں وہ کسی کی کم ہیں اور کسی کی زیادہ ہیں۔ لیکن بحیثیت نوع انسان کے روحانی اور اخلاقی کمال جو تھے وہ اپنی انتہاء کو پہنچ گئے۔ اور اس کے نتیجہ میں ان میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے رب کی طرف توجہ کی۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی انتہائی محبت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل ہوئی۔ اور یہ بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا زخار سمندر ہے کہ جس کے قطروں کو گننا انسانی طاقت میں نہیں ہے۔ ہر صدی میں

اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والے

امت محمدیہ میں پیدا ہوتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیار ان پیاروں کو حاصل ہوتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند عظیم کی حیثیت میں ہم میں مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے آپ پر ایمان لانے کی توفیق پائی۔ اور آپ کو ہم نے شناخت کیا۔ وہ زندگی بخش پانی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل کر کے ہمیں دیا اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ میں اس ملک میں بھی اور دنیا کے سب دوسرے ملکوں میں بھی لاکھوں انسان ایسے پیدا ہوئے جن کا ذاتی تعلق (محبت ذاتیہ کے نتیجہ میں) اللہ تعالیٰ سے پیدا ہوا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو ایسے شناخت کرتے ہیں جس طرح اپنے ماں باپ کو یا اپنی اولاد کو شناخت کرنے والے ہیں۔ جس طرح دن کے وقت سورج کا علم حاصل ہوتا ہے، اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ لوگ اپنے رب کو پہچانتے ہیں۔ اور دنیا کے سارے فلسفی ان کے دماغوں کو یہ بتا نہیں سکتے کہ وہ اپنے رب کو بھول جائیں یا اس سے تعلق کو قطع کر لیں۔ اس کی دوری میں لذت حاصل کریں۔ وہ تو اپنے رب سے دوری کو موت سمجھتے ہیں۔ ان میں یورپ کے باشندے بھی ہیں۔ ان میں افریقہ کے بسنے والے بھی ہیں۔ امریکہ میں رہائش رکھنے والے بھی ہیں۔ جزائر کے رہنے والے

بھی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہر جگہ احمدیت پہنچی اور ہر جگہ خداتعالے نے کی محبوب جماعتیں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے

اپنے ربّ کی قدرتوں کے جلوے

اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کئے، وہ اس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالے (ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں نہیں) اپنے فضل سے اپنے ان بندوں کے ساتھ جو پاک اور مطہر ہونا چاہتے ہیں، خلوص نیت رکھتے ہیں، اور ان میں ایثار کا جذبہ پایا جاتا ہے اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں، ذاتی تعلق پیدا کرتا ہے اور یہ مشاہدہ ہے جس کے نتیجہ میں یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ (Personal God) پرسنل گاڈ ہے یعنی ایک ایسا قادر و توانا خدا ہے جو اپنے بندہ کے ساتھ زندہ تعلق رکھنے والا ہے۔ اور ایک خیالی یا وہمی خدا نہیں جس کے متعلق آدمی یہ سمجھ لے کہ وہ ہے تو سہی لیکن اپنے بندوں سے تعلق نہیں رکھتا۔ دراصل یہ گندا خیال شیطان نے اس واسطے انسان کے دماغ میں ڈالا کہ اخبار آتے رہے اور ان کی اشتیں خداتعالے کا قرب حاصل کرتی رہیں۔ ان کے بعد وہ تعلق ٹوٹ گیا۔ بعد کی نسلوں نے وہ قربانیاں نہیں دیں۔ وہ اخلاص کے نمونے نہیں دکھائے۔ وہ اعمال صالحہ بجا نہیں لائے جو

اللہ تعالے کی رضا حاصل کرنے والے

تھے۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کا خدا سے قطع تعلق ہوگیا۔ اس قطع تعلق کی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ خدا کوئی نہیں ہے۔ پرسنل گاڈ کا تو پرسنل مشاہدہ سے ہی پتہ لگتا ہے اور اگر دنیا میں کوئی ایسی قوم ہو کہ جسے یہ مشاہدہ ہو کہ زندہ خدا، طاقتوں والا خدا، قادر و توانا خدا اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ ان کے ساتھ وہ زندہ اور مضبوط تعلق قائم کرتا ہے تو وہی اس کے مشاہدہ کے نتیجہ میں کہہ سکتی ہے کہ ایسا خدا موجود ہے جس کی صفات حسنہ ہیں کوئی برائی اس کے اندر نہیں ہے۔ کوئی کمزوری اس کے اندر نہیں ہے کوئی نقص اسکے اندر نہیں ہے۔ ہر طاقت کا وہ مالک ہر قدرت کا وہ منبع اور سرچشمہ ہے وہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے اور یہ ہمارے مشاہدہ کی بات ہے۔ یہ مثبت دلیل ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایسا خدا کوئی نہیں۔ دراصل وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمیں ایسے خدا کا مشاہدہ نہیں ہوا۔ ہمیں ایسے خدا کا مشاہدہ نہیں ہوا کا نتیجہ یہ تو نکلتا ہے کہ تم بڑے بدبخت اور بدقسمت انسان ہو مگر یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اللہ تعالے موجود نہیں ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں ایک سمندر موجزن ہے ایسے اولیاء کا، اللہ تعالے کے محبوب بندوں کا، جن کے ساتھ اللہ تعالے نے ذاتی تعلق قائم کیا اور چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی ان کی راہنمائی کی، اور بڑی بڑی چیزوں میں بھی ان کی راہنمائی کی۔ اور ان کو بتا دیا کہ یہ چھوٹی یا بڑی چیز جو ہے وہ تمہارے لئے بڑی ہے۔ خدا کی طرف جھکو اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

یہی حکمت تھی کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جوتے کے تسمہ کی ضرورت ہو تو یہ خیال نہ کرنا کہ ہم اپنی طاقت سے اسے حاصل کرلیں گے۔ یہ بھی اپنے ربّ سے مانگو کیونکہ تم میں اتنی طاقت بھی نہیں کہ تم اپنے جوتے کا تسمہ اپنے زور سے حاصل کرلو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات

ہمارے سامنے ہیں کہ چند روپے آرہے ہیں کہنے کو تو یہ چند روپے ہی ہیں۔ لیکن اللہ تعالے نے اپنے پیار کے اظہار کے لئے وقت سے پہلے ہی بتا دیا تسلی دینے کے لئے کہ، اسی طرح کہا کہ تمہارا بچہ جو ہے وہ اس طرح گرے گا کہ خون نکل آئے گا اور اس کے معاً بعد یہ واقع ہوگی۔ ایک طرف یہاں پر ایک جاہل یہ کہے گا کہ یہ چھوٹی بات ہے۔ لیکن جہاں تک طاقت یا عدم طاقت کا سوال ہے یہ چھوٹی بات نہیں۔ جوتے کے تسمہ کے لئے اللہ کی احتیاج ہے تو چند روپے کے لئے بھی اللہ تعالے کی احتیاج ہے۔ اور تسلی پانے کے لئے بھی اس کے پیار کی اس کی بشارت کی ضرورت ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہنا کہ دوسں میں اپنی جماعت کو ریت کے ذروں کی طرح دیکھتا ہوں،

دنیوی حالات کے لحاظ سے

آپ نے یہ ایک انہونی بات کہہ دی۔ اور پھر کہہ دیا کہ سارے بنی نوع انسان جماعت کی مقبول قربانیوں کے نتیجہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جمع ہو جائیں گے اور اس عالمگیر اجتماع عظیم میں چند چوہڑے چمار بھی ہوں گے۔ وہ کام کر رہے ہوں گے وہ صفائی کر رہے ہوں گے ان کی بھی ضرورت ہے۔ باقی سارے مسلمان ہوجائیں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہوجائیں گے پیار کرنیوالے بن جائینگے یہ آپ نے بڑی خبر دیدی اور اس کے ساتھ اتنی بڑی ذمہ داری ہم پر ڈال دی اور ساتھ ساتھ خبریں پوری ہوئیں۔ کوئی دو منٹ کے بعد پوری ہوگئی کوئی پانچ منٹ کے بعد پوری ہوگئی کوئی دس منٹ کے بعد پوری ہوگئی۔ اور کوئی تاریخ مقررہ کے معاً بعد پوری ہوگئی۔ اور یہ بھی ہوا کہ فلاں تاریخ سے پہلے مالی ضرورتیں پوری نہیں ہوں گی اس کے بعد پوری ہوگی۔ پھر ایک سیلاب آگیا مالی امدادوں کا۔ ان چیزوں نے جماعت احمدیہ اور آپ کے ماننے والوں کے دلوں میں یہ یقین پیدا کردیا۔ کہ وہ خبریں جن کو دنیا غیر ممکن سمجھے گی، یہی قادر و توانا خدا پوری کردے گا۔ پھر جماعت احمدیہ میں ہزاروں لاکھوں انسان ایسے ہیں جنہوں نے ذاتی مشاہدہ کیا ہے کہ

اپنے بندوں سے پیار کرنے والا خدا موجود ہے

اور اس دلیل کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ ایک ایک عورت کو ایک ایک رات میں تین تین بشارتیں مل جاتی ہیں۔ اور ایسی عورت کے پاس اگر ساری دنیا کے فلسفی اکٹھے ہوکر آجائیں اور کہیں کہ ایسا خدا کوئی موجود نہیں ہے جو ذاتی تعلق پیدا کرنے والا ہو۔ تو اس کے دل میں رحم آئے گا۔ اس کے چہرے کی کیفیت یہ کہہ رہی ہوگی کہ تم دنیا کے سارے احمق میرے پاس اکٹھے ہوکر کیوں آگئے۔ میں نے تو اپنے ربّ کی حسین طاقتوں کا پیارا جلوہ اپنی زندگی میں دیکھا ہے۔ اور ایک ایک رات میں اس نے تین تین بشارتیں دی ہیں۔ اور ایسے ذاتی مشاہدہ کے بعد غلط قسم کے دلائل اور فلسفیانہ منصوبے کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ نہیں یا جو یہ کہتا ہے کہ خدا موجود تو ہے لیکن اس کا ایک زندہ تعلق اپنے بندہ سے نہیں۔ وہ صرف یہ اعلان کرتا ہے کہ میرا ذاتی مشاہدہ نہیں وہ بدقسمت ہے وہ محروم ہے، وہ قابل رحم ہے اس کو ہمیں اس طرف لانا چاہیئے۔ لیکن ایسا

کروڑوں انسانوں کی شہادت

جن کی سچائی کی شہادت ان کے زمانہ کے لاکھوں کروڑوں آدمیوں نے دی۔

یہ بتاتی ہے کہ ایک زندہ خدا ساری طاقتیں رکھنے والا خدا قدرتوں کا مالک متصرف بالارادہ اللہ ہے جو انسان سے ذاتی تعلق رکھتا ہے جسے ہم انگریزی میں پرسنل گاڈ کہتے ہیں جو انسان سے ذاتی تعلق رکھتا ہے یعنی جیسا خدا ہو ہر ہر شخص سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے پیار کا تعلق محبت کا تعلق اپنے بندہ سے ہوتا ہے۔ الہامات اور وحی اور کشوف اور رویا کا دروازہ خدا تعالیٰ نے اس لئے کھلا رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ بعض دفعہ کنجری کو بھی الہام کرتا ہے تاکہ اسے یہ معلوم ہو کہ قادر و توانا خدا ہے اس کے قہر سے کنجری کو بچنا چاہیے۔ اسے بھی خواب آجاتی ہے۔ عیسائیوں کو مشرکوں اور دیگر مذاہب والوں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں تاکہ ان کا یہ عذر نہ رہے کہ ہم کو پتہ ہی نہ تھا ورنہ اے ہمارے رب ہم تیری طرف رجوع کر لیتے۔ ان کے اندر اکا دکا مثال آجاتی ہے لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہاں اکا دکا کا سوال نہیں بلکہ مجموعی طور پر ہر سال میں ہزاروں لاکھوں مشاہدات

زندہ خدا سے زندہ تعلق

کے جماعت دیکھ رہی ہے اس کی بھی قدر کرنی چاہیے۔ اس بے بہا موتی کو جس کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں اسے چھوڑ نہیں دینا چاہیے زندہ خدا کی قدرتوں کا زندہ مشاہدہ ہی تو ہے جس کی اصل قدر و قیمت ہے۔ باقی چیزیں ایک دھیلے کی قیمت نہیں رکھتیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اس کی قیمت کو پہچانیں اس کی قدر کو پہچانیں۔ اور خدا کرے کہ ہماری اگلی نسل جس نے آہستہ آہستہ ہماری جگہ لینی ہے وہ بھی محض فلسفی بنکر نہ رہ جائے۔ بلکہ ان کے اندر بھی ریڑھ کی ہڈی کی طرح ایک بڑی مضبوط جماعت اور گروہ ایسا موجود رہے۔ جو اپنے زندہ خدا سے زندہ تعلق رکھنے والے ہوں اس وقت تک کہ خدا کا وہ وعدہ پورا ہو جائے کہ تمام بنی نوع انسان جماعت احمدیہ کی مقبول قربانیوں کے نتیجہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں آپ کے اور قرآن کریم کے گرد گھومنے والے ہوں گے۔

اب ہم دعا کر لیتے ہیں اس دعا میں بھی اپنے ملک کے لئے خاص طور پر دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ

ہر قسم کے فتنے سے ملک کو بچائے رکھے

اور ہمارے پاکستانی شہریوں کو اپنے تمام اختلافات کے باوجود ایک دوسرے سے محبت اور پیار کرنے کی توفیق عطا کرے (اللّٰھم آمین)

اس کے بعد حضور انور نے حاضرین سمیت لمبی دعا کی اور اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔!

(مینیجر الفضل ربوہ)

۴۰

ہمیں بھی ملی اک نئی زندگی

دم زندگی سے تہی زندگی
ہے وہ بھی کسی کام کی زندگی
ہے اشکوں سے راتوں کی تابندگی
ہے راتوں کی تابندگی زندگی
جو ذکرِ خدا ہو تو دل مطمئن
نہ ہو یہ تو پھر بے کل زندگی
مقدم ہوا جب بھی دنیا پہ دیں
تو آزاد غم سے ہوئی زندگی
جہاں آگئی حرصِ مال و منال
وہاں پا بجولاں رہی زندگی
کہیں پادشاہی میں بھی دردِ سر
کہیں فقر میں بھی شہی زندگی
کہیں خود سے ترساں و لرزاں رہی
کہیں موت پر بھی ہنسی زندگی
کہیں حُسنِ تخلیق تقویم میں
کہیں سفلہ پن میں ڈھلی زندگی
ہوئی رُوحِ انساں فنا عقل سے
تو الہام سے پاگئی زندگی
جہاں دیں سیاست کا اک کھیل ہو
وہاں محض بازی گری زندگی
جو ہو صالحیت خدا ناشناس
تو پھر فتنہ و خودسری زندگی
تعجب ہے اُن پر سمجھتے تھے جو
ہے محمود سے دشمنی زندگی
کوئی کاش سمجھائے جا کر انہیں
ہے مضمر خلافت میں ہی زندگی
تنے سے اگر شاخ کاٹی گئی
تو سمجھو کہ اس کی کٹی زندگی
کہاں شہرِ لاہور کا شور و شر
کہاں قادیاں کی بھلی زندگی
بہار آگئی ارضِ ربوہ میں بھی
ملی شور مٹی کو بھی زندگی
خریدی ہے ہم نے دوامی حیات
فقط دے کے یہ عارضی زندگی
بفیضِ مسیحِ زماں دیکھئے
ہمیں بھی ملی اک نئی زندگی

عبدالمنان ناہید

نعت

بعد از خدا ہمارا سہارا ہیں آپ ہی

ہم بیکسوں کے درد کا چارہ ہیں آپ ہی
ہر اُمتی کی آنکھ کا تارا ہیں آپ ہی

محبوب کبریا ہیں شہِ انس و جاں ہیں آپ
ہر دوسرا کے راج دلارا ہیں آپ ہی

ٹوٹے ہوئے دلوں کو دیا جوڑ آپ نے
دلدار و دلنواز و دل آرا ہیں آپ ہی

اے آفتابِ حُسن خدارا نگاہِ مہر
بعد از خدا ہمارا سہارا ہیں آپ ہی

جس کے وجود سے بنے ذرے بھی آفتاب
وہ مشعلِ ھدیٰ وہ منارا ہیں آپ ہی

دنیا کے رنج و غم کا جہاں کوئی ڈر نہیں
وہ مرکزِ سکون ہمارا ہیں آپ ہی

قعرِ ضلال و شرک سے یکسر نکال کر
انسانیت کو جس نے سنوارا ہیں آپ ہی

بحرِ گنہ میں جن کے سفینے اُلٹ گئے
ڈوبے ہوؤں کو جس نے اُبھارا ہیں آپ ہی

ہمسر نہیں ہے کوئی بھی دنیا میں آپ کا
جس نے جہاں کا رنگ نکھارا ہیں آپ ہی

صدیق پر بھی ایک کرم کی نگاہ ہو
اس کے شکستہ دل کا سہارا ہیں آپ ہی

محمد صدیق امرتسری ایم اے مبلغ انچارج
فجی مشن

قافلہ سالار

کرم کہ قافلہ سالار ہے ذہین و خلیق
رہِ سفر میں سدا اہلِ قافلہ کا رفیق

اُڑا رہا ہے رسومات کا طلسمِ کہن
رہیں گے مٹ کے بُت و بُتگرانِ عہدِ عتیق

خدا کی نصرت و امداد بیش تر از پیش
وگرنہ بھنور ؟ خدا کی پناہ ؛ فنا کا رفیق

بڑے نصیب تمہارے ہیں اہلِ افریقہ!
تمہیں شناختِ مہدی کی مل گئی توفیق

درِ حبیب پہ دھونی رَما کے بیٹھ گئے
یہی ازل سے وفا آشناؤں کا ہے طریق

امیرِ قافلہ ۔ یہ کارواں کی خوش بختی
بلند فکر ۔ وسیع حوصلہ ۔ نظر کا عمیق

مری دعاؤں کے شیریں جواب دے دے کر
وہ اپنے حسنِ تلطف کی کر گئے تصدیق

کسی کے غیظ و غضب کا نہیں مجھے پروا
مرا امام ۔ مرا رہنما ہے مردِ شفیق

بفضلِ ایزدی یوں کٹ گئی چمن میں شوق
بہشتِ گوش ہیں نغمے گل و ثمر میں رفیق

صدقہ و خیرات اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچاتے ہیں ★ ناظر بیت المال ربوہ

81

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاء

بچوں کے لئے!

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاغذات میں سے حضور رضی اللہ عنہ کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی بچوں کے لئے دعا الفضل میں اشاعت کے لئے بھجوا رہی ہوں۔ ممکن ہے پہلے کبھی شائع بھی ہو چکی ہو۔ ماں باپ کو چاہیئے کہ بچوں کو یہ دعا یاد کروائیں۔ (خاکسار۔ مریم صدیقہ)

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

بچوں کے لئے دعاء

اے ہمارے پیدا کرنے والے خدا ہم اقرار کرتے ہیں کہ تو ایک ہے تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہم تیرے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں اور تیرے مامور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ احمد قادیانی علیہ السلام پر یقین رکھتے ہیں۔ تو ہمارے دل میں اپنی محبت پیدا کر اور اپنے حکموں پر چلنے کی ہمیں توفیق دے۔ ہمیں دین کا علم سکھا اور قرآن جو تیری کتاب ہے پڑھا۔ ہمارے دل میں ماں باپ کا ادب ڈال۔ ہم اپنے بھائیوں بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں سے پیار کریں اور ہمیں گالیاں دینے، لڑنے، بے وجہ غصہ کرنے، چوری کرنے، جھوٹ بولنے، بے شرمی کی باتیں کرنے سے بچا۔ ہم دلیر ہوں۔ ڈرپوک نہ ہوں ہمیں علم سیکھنے کی توفیق دے۔ ہم نکمے اور سست نہ ہوں۔ ہم اپنے سے غریبوں اور کمزوروں پر رحم کرنیوالے ہوں۔ ہم حریص اور لالچی نہ ہوں۔ اے اللہ! ہمارے بزرگوں پر رحم کر۔ احمدی جماعت کے امام پر اپنا فضل کر اور اُن کے حکموں کے ماتحت ہمیں بھی دین کے کام کرنے کی توفیق دے۔ اور اسلام کو دوسرے دینوں پر غالب کر۔ اے اللہ! ہماری عمروں اور صحتوں میں بھی برکت دے اور تو ہمیشہ ہم سے محبت کیا کر۔ آمین

سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک جھلک

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

حضرت مصلح موعودؓ کا مبارک وجود

کیسا ہی بابرکت اور عظیم وجود تھا جس کی پیدائش کی خبر بارہ سو سال قبل ہی مخبر صادق حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دے دی تھی کہ یتزوج و یولد لہ تا قیامت قومیں انکا انتظار کرتی رہیں اور جب مسیح موعود علیہ السلام کا وہ عظیم الشان بیٹا پیدا ہو تو اس کے مسیحی نفس سے برکت حاصل کرنے سے دنیا محروم نہ رہ جائے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانوں کے درمیانی عرصہ میں مسلمانوں کو مایوسی کا شکار ہونے سے بچانے کے لئے جہاں صلحائے امت آنے والے مسیح اور مہدی کی بشارات دیتے چلے آئے وہاں آپ کے موعود بیٹے کی بشارتیں بھی دیں اور پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے نہایت تفصیلی بشارتیں خود آپ کو اپنے اس موعود فرزند کے متعلق دیں۔ اس کی زندگی کو زندہ ثبوت قرار دیا گیا ہستی باری تعالیٰ کا اور دلیل قرار دیا گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی۔ جس کے ظہور سے ہزارہا برکات وابستہ تھیں اور جس کی زندگی کامل نمونہ تھی۔ اس زمانہ میں قرآن مجید کی عملی تعلیم کی۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کہ جس بات پر تم خود عمل نہیں کرسکتے وہ منہ سے کیوں کہتے ہو۔ یہ بھی اللہ کے نزدیک ... آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سیرت کا خلاصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ان مختصر سے چند الفاظ میں آجاتا ہے "کان خلقہ القرآن"۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے قرآن پیش فرمایا اور پھر عمل کرنے کی تلقین کی اور اپنے عمل سے قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر عمل کرکے خود دکھا دیا۔ گویا آپ کے اخلاق اور آپ کی ساری زندگی کے ایک ایک لمحہ نے قرآن مجید کی تفسیر عملاً پیش کرکے دکھا دی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی بھی نمونہ تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کا۔

ہر نصیحت اور ہر تحریک پر پہلے خود عمل کرکے دکھایا

آپ کی سیرت میں بھی یہ وصف نمایاں نظر آتا ہے کہ جس امر کی تلقین آپ نے جماعت کو کی جو کام کرنے کو کہا خود اس پر عمل کرکے دکھایا۔ سلسلہ کی خدمت کرنے کے لئے وقف زندگی کی تحریک جماعت کے سامنے پیش کی تو سب سے پہلے اپنے بیٹوں کو وقف کیا اللہ تعالیٰ نے ہر لحاظ سے آپ پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کے باب واکئے۔ مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے بارش کی طرح روپیہ برسایا لیکن آپ نے جو کچھ اپنے رب سے پایا اس کا بیشتر حصہ اپنے رب کے حضور میں پیش کردیا۔ اپنی بیویوں اور بچوں کی ضرورتیں بیشک پوری کیں لیکن اسی حد تک جس حد تک انسانی زندگی اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری تھا کبھی زیادہ خرچ نہ کیا بلکہ ایک حد تک کفایت شعاری اور تنگی سے گذارہ کرنے کا سبق دیتے رہے۔ خود سادہ زندگی گذاری اور اس کی تلقین ہمیشہ اپنی اولاد کو بیویوں کو فرماتے رہے۔ سادہ لباس، سادہ غذا، سادہ طرز رہائش آپکا طریق رہا۔ تکلفات سے نفرت تھی۔ دنیا کی ہر نعمت اور ہر اچھی چیز جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے استعمال فرمایا۔ لیکن مقصود زندگی کبھی کسی چیز کو نہ سمجھا۔

سادہ زندگی

تحریک جدید جاری فرمائی۔ اس کے مطالبات میں ایک اہم حکم سادہ زندگی تھی اور سادہ زندگی کا اہم ترین پہلو ایک کھانا کھانا تھا جس میں حضور نے تاکید فرمائی تھی کہ احباب جماعت صرف ایک کھانا کھایا کریں۔ حضور رضی اللہ عنہ نے خود اس پر سختی سے نہ صرف عمل کیا بلکہ اپنے گھر والوں عزیزوں رشتہ داروں سے پہلے عمل کروایا۔ اگر گھر والوں سے اس سلسلہ میں کبھی بے احتیاطی ہو جاتی تو حضورؓ انتہائی ناراضگی کا اظہار فرماتے حضورؓ کے ارشادات کے مطابق ساری جماعت کے سادگی اختیار کرنے کا نتیجہ کیسا خوشگوار نکلا۔ کہ جماعت نے اپنی کمائی سے ترقی کی۔ ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے بعد جو کچھ بچا وہ راہ خدا اور تبلیغ اسلام کیلئے دیا جس کے نتیجہ میں آج یورپ افریقہ اور امریکہ اور دوسرے کئی ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ مدرسے جاری ہوئے اور مساجد تعمیر ہوئیں اور حضرت مصلح موعودؓ کی جاری کردہ تحریک ایک نئے رنگ میں اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک "نصرت جہاں لیپ فارورڈ" کے ذریعہ اپنے کمال کو پہنچ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کی زندگی میں برکت دے اور اللہ تعالیٰ کے اپنے مسیح پاک سے احمدیت کے متعلق جو وعدے تھے ان میں جلد از جلد پورے فرمائے آمین اللھم آمین

دل کے حلیم

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے اصول اور عزائم میں نہایت پختہ تھے۔ اور سلسلہ کے کاموں کے سلسلہ میں تھوڑی سی غفلت اور کوتاہی بھی برداشت نہ کرسکتے تھے۔ اگر کوئی کارکن اپنے فرائض میں سستی یا غفلت کرتا تو حضور کی ناراضگی کا شکار ہوتا کیونکہ ہر لحظہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے فکر ہوتا رہتا تھا۔ وقت کا ضیاع اور سلسلہ کے کسی کام میں ذرا سا تساہل اور غفلت برداشت کرہی نہ سکتے تھے۔ لیکن خدائی پیشگوئیوں کے مطابق دل کے حلیم تھے۔ اگر کسی کارکن پر ناراض ہوتے تو اس کے لئے آپ ساتھ ہی رنجیدہ ہو جاتے اور دل کڑھتا۔ مجھے یاد ہے۔ کوئی کام ختم نہ ہونے پر آپ نے کسی کارکن کو سزا دی کہ چھٹی نہیں کرنی جب تک یہ کام ختم نہ ہو جائے۔ لیکن ساتھ ہی گھر آکر کہا کہ اسے کھانا بھجوا دو یا جائے بیچارا دیر سے کام کر رہا ہے بھوکا ہوگا۔

گھر کے ملازمین کے لئے آپ کا وجود ایک باپ سے کہیں زیادہ شفیق رہا۔ ہمیشہ تاکید رہتی کہ پہلے ان کو کھانا دیا کرو پھر گھر کے لوگ کھائیں باہر جاتے تو ملازمین کے لئے تحائف ضرور لاتے خصوصاً پرانے ملازمین اور وہ تعلق والے جنکا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے آپ کے گھرانہ سے تھا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ زور ایتاء ذی القربیٰ پر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کا وجود سراپا رحمت و شفقت تھا۔ اپنا ہر عزیز، بیویاں، بچے، عزیز عزیزوں کے عزیز غرض کوئی نہ تھا جس نے آپ کی شفقت سے بے پایاں حصہ نہ پایا ہو جسکا ہر قدم پر آپ نے خیال نہ رکھا ہو۔ ہر مشکل کے وقت آپ کا وجود ان کے لئے بڑا سہارا ہوتا تھا۔ اصل سہارا تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لیکن اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے ان کی ضروریات پوری فرماتا تھا۔

تقسیم ملک کے وقت حضورؓ کا نمونہ

جب ملک تقسیم ہوا۔ سب ہی وطن سے بے وطن ہوئے۔ گھر بار سامان سب کچھ چھوڑ کر آئے حضور خود بھی اپنا سب کچھ چھوڑ آئے تھے جب لاہور میں قادیان سے قافلے آنے شروع ہوئے تو ہر قافلہ آنے پر آپ بذات خود کھڑے ہو کر گھنٹوں نگرانی فرماتے جب تک یہ تسلی نہ ہو جاتی کہ ہر گھرانے کے افراد اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ گئے انکا سامان انکو نہیں پہنچ گیا آپ آرام کیلئے تشریف نہ لاتے۔ اور اگر کسی کی طرف سے شکایت موصول ہو جاتی کہ سامان نہیں مل رہا تو پوری تحقیق فرماتے۔ حضورؓ کا اپنا جو سامان قادیان چھوڑ آئے تھے آپ نے سب کا سب وہیں مہاجرین اور درویشوں میں تقسیم فرمانے کی ہدایت فرمادی۔

پاکستان آکر گو آپ کی مالی حالت اچھی نہ تھی لیکن ابتدا میں کچھ عرصہ تک ہر ایک کی ضروریات کھانے وغیرہ کا حضورؓ نے خود ہی انتظام فرمایا گو وہ انتظام ایسا تھا کہ قوت لایموت کے مترادف تھا۔ اپنے گھر والوں اور سب افراد خاندان کو ہدایت تھی کہ ایک روٹی سے زیادہ نہ کھائیں۔ اور کم سے کم خرچ کریں۔ چنانچہ عرصہ تک اسی پر ہی عمل کیا جاتا رہا۔

پاکستان آنے کے کئی ماہ بعد تک گھر کے اکثر افراد کے پاس چارپائیاں نہیں تھیں۔ کمروں میں زمین پر ہی بستر کرکے سوتے تھے۔ غرضیکہ انتہائی سادگی بلکہ ایک حد تک نفس پر تکلیف وارد کرکے حضورؓ نے وہ زمانہ گذارا اور آپ کے ساتھ آپکے سب خاندان نے بھی۔

نئے مرکز کا قیام

پاکستان آتے ہی حضور کو سب سے پہلے یہ فکر تھی کہ بکھرے ہوئے لوگ ایک مرکز کی صورت میں اکٹھے ہو جائیں تاکہ دین اسلام کی تبلیغ کی جو مہم جاری ہے اسکا سلسلہ جاری رہے۔ چنانچہ ربوہ کی زمین حضور نے خرید فرمائی۔ مجھے یاد ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس مقام کی مخالفت بھی کی تھی پانی نہیں ہے زمین میں شور ہے۔ اس سے زیادہ اچھی جگہ اگر کوشش کی جائے تو مل سکتی ہے لیکن حضورؓ نے فرمایا کہ خواہ کوئی جگہ ہو لیکن مرکز بن جانا سب سے اہم ہے۔ پھر ربوہ کے متعلق تو حضرت مصلح موعودؓ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا بھی جا چکا تھا۔ ربوہ کی بنیاد رکھے جانے کے بعد جب مسجد مبارک کی بنیاد رکھی گئی تھی اور ساتھ ہی چندہ کی اپیل ہوئی تو بہت سے لوگ مجبوری کے باعث اس مبارک موقعہ پر پہنچ نہ سکے تھے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی تحریک میں کبھی پیچھے نہیں رہے۔ جیسے جس شخص کا بھی پتہ لگا آپ اس کی طرف سے پانچ روپے چندہ کا وعدہ لکھوا دیتے تاکہ اس وقت ان کی طرف سے ہو جائے جب وہ اپنا چندہ ادا کر دیں گا۔ وہ احباب جو اس وقت آ نہ سکتے تھے جب انکو اسکا علم ہوا تو ان کے دل حضرت مصلح موعودؓ کے لئے شکر کے جذبات سے لبریز ہو گئے کہ ایسے مبارک موقعہ پر حضور نے انکو اپنی دعاؤں اور قربانی میں شریک کرنے کا خود انتظام فرمایا۔

قیام ربوہ کے ابتدائی ایام

ربوہ کا ابتدائی قیام بھی درویشانہ زندگی کا

ایک نمونہ تھا۔ نیچے گھر یعنی بچوں اور چٹائیوں کی چھتیں کچے فرش بھی تھی نہ تھا بلکہ زمین سے ہی خود یہاں آکر سب آرام چھوڑ کر رہائش اختیار فرمائی۔ چنانچہ حضورؓ کی تقلید میں یکے بعد دیگرے لوگ آکر آباد ہونے شروع ہو گئے۔ اور جس طرح ایک بے آب و گیاہ زمین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذریعہ آباد ہوئی تھی ایک بار پھر دنیا نے ایک اور بے آب و گیاہ زمین کو ابراہیم ثانی کے فرزند کے ذریعہ آباد ہوتے دیکھا۔

شعر و ادب سے دلچسپی

شعر و ادب سے دلچسپی ورثہ میں پائی تھی۔ لیکن شعر شوقیہ نہیں کہتے تھے۔ جب اشعار زبان پر جاری ہوتے آپ نوٹ فرما لیتے یا لکھوا دیتے آپ کے اکثر اشعار اللہ تعالیٰ کی عظمت و حمد، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات کریمانہ اور اسلام کا دیگر ادیان پر غلبہ کے متعلق ہیں۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم دام ظلہا صاحبہ خود اعلیٰ پایہ کی شاعرہ ہیں جب حضورؓ کوئی نظم کہتے تو آپ کی خواہش ہوتی کہ سب سے پہلے حضرت نواب مبارکہ بیگم کو سنائیں اور عموماً ایسا ہی ہوا کرتا تھا کئی بار ایسا بھی ہوا ہے کہ کبھی نوبت آگئی دونوں بھی کھڑے کھڑے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے بھی شعر کہہ دیئے ہیں بعض شعر یاد بھی رہ گئے ہیں۔ ۱۹۵۹ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک نظم کہی۔ جس کا مطلع تھا

سے کسی کے دشمن کی چپ اس میں اب کہتے ہیں
یہ بہشت خاک جسے ہم تراب کہتے ہیں

جب حضورؓ نے یہ نظم حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو دکھائی تو آپ نے مندرجہ ذیل اشعار اسی وقت اس کا مقطع پر لکھ دیئے ؎

جو کہہ کے آئینہ دل دکھا دیا ان کو
"ترا جواب" ہے وہ جواب کہتے ہیں
تمہارا دل تو ہے شیشہ شراب الفت کا
وہ دل عدو کا ہے جس کو کباب کہتے ہیں

افرادِ خاندان سے سلوک

حضورؓ کی ازحد مصروف زندگی تھی۔ ایک ایک لمحہ خدمت دین میں بسر ہو رہا تھا۔ عام حالات میں گھر اور بچوں کی طرف توجہ دینی مشکل تھی لیکن اپنی تمام مصروفیات کے باوجود حضورؓ جو وقت بھی ملتا اس میں جہاں ایک طرف دینی طرف سے گھر والوں کے لئے محبت و شفقت کا ایک دریا چشمہ جاری تھا وہاں بڑی کڑی نظر بھی رکھتی تھی کہ کسی سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو تعلیم قرآن، اسوہ پاک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقار کے خلاف ہو۔ لباس میں، طور طریق میں، برتاؤ میں افراد سے سلوک میں، احباب جماعت سے حسن سلوک میں چھوٹی سی بے احتیاطی بھی آپ سے برداشت نہ ہوتی تھی۔

عورتوں کی تعلیم و تربیت کا فکر

عورتوں کی تربیت کا آپ کو از حد خیال تھا۔ ۱۹۱۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ جب خلیفہ ہوئے تو جماعت میں تعلیم بہت کم تھی حضورؓ نے لڑکیوں کی تعلیم پر بے حد زور دیا۔ اور اس یقین کا اظہار بار بار فرمایا کہ لڑکیوں کی دینی تعلیم اور تربیت سے ہی جماعت کی آئندہ ترقی وابستہ ہے۔ حضورؓ نے ایک طرف لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا قیام فرما کر عورتوں کی تربیت فرمائی۔ ان کیلئے خصوصی تحریکات فرمائیں ان میں دین کیلئے قربانی کرنیکا جذبہ پیدا کیا۔ دوسری طرف بچیوں کی تعلیم کا انتظام فرمایا۔ اور اس سلسلہ میں ہر طرح کی سہولت بہم فرمائی۔ نہ صرف دنیاوی اعلیٰ تعلیم کا بلکہ دینی تعلیم کا بھی عورتوں کے لئے مدرسۃ الخواتین جاری فرمایا۔ بچیوں کے لئے دینیات کا مضمون ... جامعہ نصرت میں دینیات کا مضمون لازمی قرار دیتے ہوئے اس پر بہت زور دیا۔ لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں اپنے گھر کی خواتین پر کاموں کی زیادہ ذمہ داری ڈالی۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضورؓ کی تاکید ہوتی تھی کہ گھر کا ہر فرد مہمان نوازی میں حصہ لے اور اپنے گھروں کو زیادہ سے زیادہ کر کے مہمانوں کے لئے خالی کر دے۔ چنانچہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا۔

عورتوں میں ہر ہفتہ قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے جو وقفوں وقفوں سے ۱۹۵۵ء تک جاری رہا۔ ۱۹۵۵ء میں جب آپ پر بیماری کا حملہ ہوا اس دن بھی صبح آپ نے قرآن مجید کا درس حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہؓ کے صحن میں دیا تھا۔ درس کے علاوہ عورتوں کو کوئی ہدایت دینی ہوتی وہ بھی درس کے بعد دیا کرتے تھے۔ عموماً عورتوں کی بیعت اسی دن ہوا کرتی اور نئی زیارت بھی اسی دن کر لیا کرتی تھیں اور جس نے کچھ کوئی ضرورت بیان کرنی ہوتی وہ بھی درس کے بعد بیان کر دیتی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے عورتوں کی تربیت کے لئے کیا کچھ کیا اس کا تفصیلی ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے بہن بھائی تاریخ لجنہ اماء اللہ کی پہلی جلد میں جو اس سال شائع ہو رہی ہے پڑھیں گے۔ ان تفصیلات کو پڑھ کر کوئی احمدی بہن جسکا دل حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات کے شکر سے لبریز ہو جائے اور جس کے دل سے بے اختیار آپ کے بلندی درجات کے لئے دعا نہ نکلے۔

قبولیت دعا کے دو واقعات

اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں سنتا تھا۔ ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں واقعات آپ کے زمانہ خلافت کے ایسے ہیں جہاں مخالف حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمایا صرف دو واقعات یہاں درج کرتی ہوں جن کے متعلق مجھے ذاتی طور پر علم ہے۔

ایبٹ آباد کے ایک رئیس ہیں۔ ایس خان صاحب ہیں۔ خود احمدی نہیں مگر ان کی بیوی مخلص احمدی ہیں۔ اب وفات پا چکی ہیں۔ ان کا چھوٹا بیٹا منور احمد غالباً ٹائیفائیڈ یا کسی اور بخار سے بیمار ہوا۔ آہستہ آہستہ یہ حالت ہو گئی کہ تمام اعضاء معطل ہو گئے۔ نہ دیکھتا تھا، نہ سنتا تھا۔ نہ بولتا تھا۔ نہ شعور تھا۔ بیماری ختم ہو گئی لیکن بچہ ایک مردہ کی طرح ہو گیا۔ بہت علاج ماں باپ نے کرائے۔ بڑے بڑے انگریز ڈاکٹروں سے رجوع کیا۔ کئی شہروں میں لے کر گئے۔ ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ یہ بچہ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ بچہ کی والدہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو دعا کے لئے خط لکھنے شروع کئے۔ کبھی خط لکھا کبھی تار۔ لگاتار روزانہ ہی تار یا خط جاتا جن میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہوتی۔ حضورؓ دعا فرماتے رہے۔ آخر حضورؓ کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ دعا قبول ہوئی بچہ ٹھیک ہو جائیگا۔ چنانچہ حضورؓ نے ان لوگوں کو خط لکھ دیا کہ بچہ ٹھیک ہو جائیگا۔ اور جس دن خط پہنچا اس بچہ کی حالت میں خفیف سی تبدیلی پیدا ہوئی جو درجہ بدرجہ صحت کی طرف منتقل ہوتی گئی اور آخر تھوڑے عرصہ میں لڑکا ٹھیک ہو گیا۔ بچہ کی والدہ نے اس واقعہ کے بعد بیعت کی۔ اور جب کبھی کسی مجلس میں وہ جاتیں جہاں غیر احمدی خواتین ہوتیں وہ یہ واقعہ سنایا کرتیں اور کہا کرتی تھیں کہ احمدیت کی صداقت کی کوئی دلیل تو مجھے کوئی آتی نہیں۔ بس یہ جانتی ہوں کہ جس کی دعا اللہ تعالیٰ سنتا ہے اللہ تعالیٰ اسی جماعت کے ساتھ ہے۔ چوہدری منور احمد کی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے شادی ہو چکی ہے اور بچے بھی ہیں۔

دوسرا واقعہ ایک اور احمدی کا ہے۔ جن کا نام سید مرتضیٰ علی صاحب تھا۔ ان کو جوانی میں ٹانگ میں تکلیف ہو گئی۔ ناسور پھوڑا ہو گیا تھا۔ ڈاکٹروں کا فیصلہ تھا کہ ٹانگ کاٹنی پڑے گی۔ انہوں نے حضورؓ کو دعا کے لئے لکھا حضورؓ نے جواب میں لکھا کہ قادیان آ جائیں آپ قادیان آ گئے۔ مہمان خانہ میں مقیم تھے حضورؓ ان دنوں بہت مصروف تھے ملاقات نہ فرما سکے۔ سید مرتضیٰ علی صاحب روز ہی خط لکھ دیتے تھے دعا کی غرض سے۔ حضورؓ کی طرف سے جواب جاتا تھا کہ دعا کر رہا ہوں۔ سید صاحب مرحوم کو تکلیف بہت تھی۔ انہوں نے ایک خط میں بے قرار ہو کر لکھا کہ حضور میرے لئے تو ایسی دعا کریں جیسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبد الکریم کے لئے کی تھی جسے پاگل کتے نے کاٹا تھا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے سید صاحب موصوف کو صحت عطا فرما دی۔ اور وہی ٹانگ جس کے کاٹنے کا ڈاکٹر فیصلہ کر چکے تھے صرف حضورؓ کی دعا، اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر ٹھیک کر دی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر بہت کچھ لکھنے کو دل چاہتا ہے لیکن فرصت تنگ ہے اور الفضل کے اوراق ہی اس کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ جو وقت ساتھ گزارا اور جو خدمت بھی آپ کی کرنے کی توفیق پائی وہ ایک خواب سا معلوم دیتا ہے اور اپنے پر بظاہر یہ شعر صادق آتا ہے ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شد

گلشنِ احمد کے نئے پھول

لیکن آپ کی حیثیت صرف ایک انسان کی نہ تھی کہ آپ کے جانے سے بہار خزاں میں بدل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کی بہار آپکے وجود سے یقیناً وابستہ کی تھی لیکن آپ کے بعد گلشن احمد اور پھول کھلنے اور لہلہانے کے بھی آپ سے وعدے کئے تھے۔ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ یہ نئی زمین و آسمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ان کی بقا کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو کھڑا کرتا رہے گا۔ چنانچہ ہر دن جو چڑھتا ہے وہ سلسلہ کی ترقی کا شاہد ہوتا ہے اور ہر رات جو آتی ہے وہ جماعت کی ترقی کی گواہی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے امام کو صحت والی زندگی عطا فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہمارا قدم آپ کی قیادت میں آگے ہی آگے اٹھتا چلا جائے اور جلد سے جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلبہ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی تمام خواہشات پوری ہوں۔ آمین

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

مایوس اور لاعلاج مریض

پرانی اور ضدی امراض کے لئے خود تشریف لائیں
یا علامات لکھیے
حیرت انگیز ہومیوپیتھک بائیوکیمک معلومات
کا قیمتی اور معلوماتی کتابچہ جس میں مفید مجرب نسخے
درج ہیں مفت ... بھیجکر طلب فرمائیں
شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رجسٹرڈ ربوہ

بائیسکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

جماعت احمدیہ کے مشہور و معروف ادارہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی شائع کردہ کتب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ ۸۰ کتب کا مکمل سیٹ

تئیس جلدوں میں

ھدیہ -/۲۲۰ روپے

علاوہ محصولڈاک

نوٹ:- جلد دوم تا نہم اس وقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ چھپ رہی ہیں طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات یعنی

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں

ھدیہ -/۸۰ روپے

علاوہ محصولڈاک

نوٹ:- جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم ہے باقی نو جلدوں کی رعایتی قیمت -/۷۲ روپے ہے

سرور کونین سید ولد آدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ

"سیرۃ خاتم النبیین"

حصہ اول و دوم

مصنفہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کتاب اپنی تصنیف مستند اور صحیح حالات پر مشتمل ہے اور نامور شخصیتوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ ہر مسلمان کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کا مطالعہ ضروری ہے۔ ہدیہ مجلد حصہ اول پانچ روپے ہدیہ مجلد حصہ دوم گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پر معارف اور پر حکمت تفسیر

تفسیر کبیر

اس وقت صرف چار جلدیں سٹاک میں موجود ہیں۔ باقی سات نایاب ہیں۔ جلسہ سالانہ پر حاصل کر لیں۔

ھدیہ چار جلد -/۵۰-۳۱ روپے علاوہ محصولڈاک

فصل الخطاب

سیدنا حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی رد عیسائیت پر مبسوط کتاب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔

ھدیہ مجلد فی جلد سات روپے

علاوہ محصولڈاک

فضائل القرآن

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ

ھدیہ مجلد سات روپے فی جلد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معروف تصنیف

براہین احمدیہ

مکمل پانچ حصے

دو جلدوں میں

ھدیہ علاوہ محصولڈاک اکیس روپے صرف

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ہماری پیشکش

تذکرہ

مجموعہ الہامات کشوف و رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احباب جماعت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کشوف و رؤیا کا مجموعہ

"تذکرہ" ایڈیشن سوم

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

نے شائع کیا ہے جو ایک عرصہ سے نایاب تھا۔ اس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ الہامات و کشوف و رؤیا جو ایڈیشن اول و دوم میں شائع نہ ہو سکے تھے اس ایڈیشن میں ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ تقریباً سو صفحات کی مفتاح بھی شائع کی گئی ہے۔ تاکہ حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔

صفحات ۱۰۱۸۔ سائز ۲۰×۲۹ کاغذ و طباعت عمدہ۔ ھدیہ علاوہ محصولڈاک صرف اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

اس کے علاوہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب مفت حاصل کریں

الناشر:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ گولبازار۔ ربوہ۔ نومبر ۸۱ء

83

مسیح موعود علیہ السلام کا مشن کسر صلیب اور دہریت کا استیصال ہے

سامری یہودیوں کے قدیم ترین صحیفہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی

(محترم شیخ عبدالقادر صاحب ۱۵ [illegible] پارک، نون کوٹ لاہور [redacted]

آج سے چودہ سو سال قبل صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امت محمدیہ میں مبعوث ہونے والے مسیحا کا مشن کسر صلیب اور قتل خنزیر ہے۔ کسر صلیب سے مراد عیسائیت کا ابطال ہے۔ اور خنزیر سے مراد دہریت کو پھیلانے والی تحریکات ہیں۔ ان تحریکات کی بنیاد ان قوموں نے ڈالی جن کے رگ و ریشہ میں لحم خنزیر رس بس چکا تھا۔ جسم و روح کے لحاظ سے گویا وہ خنزیر کے تابع ہیں۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں کسر صلیب کے معنوں میں لکھا ہے:-

فیبطل النصرانیۃ ویحکم بالملۃ الحنیفیۃ۔ نصرانیت کا ابطال کیا جائے اور ملت حنیفیہ یعنی اسلام کو غالب کیا جائے۔

علامہ محمد ابن سیرین تعبیر الرؤیا میں لکھتے ہیں:-

الخنزیر: رجل شدید الشوکۃ خبیث الطبیعۃ والدین۔

خنزیر کی تعبیر بڑے شوکت رعب والے آدمی سے کی جاتی ہے جس کی طبیعت اور دین میں خباثت ہو۔

آج دنیا میں بگڑی ہوئی عیسائیت اور قاطع روحانیت تحریکات نے فتنہ برپا رکھا ہے۔ کمیونزم اور اس کی لعنت اسی تحریکات کے استیصال کے لئے مقدر تھی۔ امام المہدی کا مشن روحانیت اسلام ہے جو کہ مینار نور کی طرح درخشندہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتاب البریہ میں فرماتے ہیں کہ دجالیت کی دو شاخیں ہیں۔ بگڑی ہوئی عیسائیت اور فلسفہ الحاد۔ فرمایا:-

"در اصل یہی لوگ دجال ہیں جن کو پادری اور یورپین فلاسفر کہا جاتا ہے۔ یہ پادری اور یورپین فلاسفر دجال معہود کے دو جبڑے ہیں جن سے وہ ایک اژدہا کی طرح لوگوں کے ایمان کو کھا جاتا ہے۔"

(۲۱۵ حاشیہ)

آپ نے اس صدی کے ابتداء میں یہ بھی فرمایا تھا:-

"عیسائیت تو خود بخود ٹھنڈی جاتی ہے لیکن بڑا فتنہ اس زمانے کا دہریت والی سائنس ہے۔ خدانخواستہ اگر اس کو دیر یا مہلت مل گئی تو پھر ساری دنیا دہریہ ہونے کو آمادہ ہو جائیگی۔ سائنس کا اور مذہب کا اس وقت مقابلہ ہے۔ عیسویت ایک کمزور مذہب ہے۔ اس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر گیا ہے۔ لیکن اسلام طاقتور ہے۔ یہ اس پر غالب آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

(اخبار بدر جلد ۱۳ ص ۲ مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۸ء)

عیسائیت اور دہریت کے مقابلہ کے لئے جماعت احمدیہ کو دو ہتھیار دیئے گئے۔ اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو عیسائیت کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ اگر لوگوں کو یہ پتہ لگ جائے کہ خدا خلاق و قیوم ہے۔ وحی والہام کا سلسلہ جاری ہے۔ آج بھی خدا اپنے بندوں سے باتیں کرتا ہے اور وہ بولتا ہے۔ علماء الہدیٰ اور ان کے خلفاء راشدین اور تابعین میں سے ہزاروں صلحاء جو کہ دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اسی روحانی تجربہ کے شاہد ہیں تو پھر دہریت کی کوئی پیش نہیں جا سکتی۔ یہ خیال کہ وحی والہام کا دروازہ بند ہے دہریت کے لئے کھاد ہے جب کھاد ملنا بند ہو جائیگی تو دہریت کے پودے یکسر مرجھا جائیں گے۔

(۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود یکسر الصلیب۔ صلیب کو توڑ دے گا۔ کسر صلیب سے مراد جیسا کہ میں بتا چکا ہوں ابطال عیسائیت خصوصاً صلیبی موت کے عقیدہ کی تردید ہے یہ معنے کوئی نئے نہیں علمائے امت نے مسیح موعود کا یہی مشن بتایا ہے۔ اجتہاد یا قیاس سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے علم پاکر۔ علامہ عینی شارح البخاری فرماتے ہیں:-

"یکسر الصلیب کے معنے یہ بتائے گئے ہیں کہ مسیح موعود ثابت کریگا کہ عیسائیوں کا یہ زعم سراسر باطل ہے کہ مسیح کو یہود نے صلیب پر مار دیا تھا۔" یعنی صلیبی موت کی تردید۔

(عینی علی البخاری الجزء ۱۶ ص ۳۲)

(۳)

کاسر الصلیب مسیح موعود کب آئیگا

سامری یہودیوں کے لٹریچر میں لکھا ہے کہ وہ آدم سے چھٹے ہزار کے گذرنے پر ظاہر ہوگا۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ۱۹۶۹ء ایڈیشن میں Samaritan کے نیچے لکھا ہے:-

Eventually, 6000 years after creation ... Restorer (TAHAB) will arise to ameliorate their fortunes.

آخر کار چھ ہزار سال گذرنے پر ایک عظیم مصلح مبعوث ہوگا جس کے وجود سے دنیا کی بھلائی وابستہ ہے۔ وہ لوگوں کے مقدر کو سنوار دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جیسا کہ خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ سورۃ العصر کے عدد بحساب جمل کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے زمانہ نسل انسان کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک یہ حساب قمری گذر چکا ہے کیونکہ خدا نے حساب قمری رکھا ہے اور اس حساب سے ہمارا اس وقت تک نسل انسان کی عمر چھ ہزار برس تک ختم ہو چکی ہے اور اب ہم ساتویں ہزار میں ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۵)

(۴)

میں بتا چکا ہوں کہ سامری یہودیوں کی مفصل پیشگوئی جہاں لکھوں وہ پیشگوئی ان کے قدیم ترین لٹریچر میں لکھی ہوئی موجود ہے ان کے ہاں آنے والے مسیح کا نام تہاب ہے۔ اس نام کا ترجمہ ... Restorer ہو سکتے ہیں۔

Returning one

بحال کر دینے والا یا لوٹ آنے والا شخص یعنی بعثت ثانیہ کا مصداق۔

یہ پیشگوئی سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اول اور بعثت ثانیہ دونوں پر مشتمل ہے۔ پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں:-

"جب وہ سلامتی لے کر پیدا ہوگا اس کی عظمت آسمانوں اور زمین میں درخشاں ہوگی۔ اس کا ستارہ آسمانی مدار کے وسط میں طلوع ہوگا۔ جب تہاب بڑا ہوگا اس کا صدق ظاہر ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ اسے بلائے گا اور اسے اپنے قوانین کی تعلیم دے گا۔ وہ اسے ایک نیا صحیفہ دے گا اور نبوت و پیشگوئی سے سرفراز فرمائے گا۔ اس کے کٹوروں سے پانی بہہ پڑیگا اور اس کا ملک یاجوج ماجوج سے بھی بڑا ہو جائے گا۔ یوں اس کی بادشاہت کا بول بالا ہوگا"

"The scrolls and Christian origins" by Matthew Black P. 158-159.

اس کے علاوہ یہ بعض نشان بتائے گئے ہیں مثلاً یہ کہ:-

"اس کی وفات کے بعد بدعہ ... کھینچ جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی علامات کا دن بھی آجائیگا"

(انسائیکلوپیڈیا ریلیجن اینڈ ایتھکس ص ۱۱۱ جلد ۲)

یعنی حوادث کا سیلاب اس کی وفات کے بعد شروع ہوگا۔ ان حوادث میں قوموں کی عدالت یعنی ان کا احتساب ہوگا۔ یہ نشان بھی قابل ذکر ہے:-

"اس کی آمد کے بعد عہد کا صندوق، الواح برآمد ہونگی اور خیمہ اجتماع منکشف ہوگا۔ سامری یہود کا مرکز بحال ہو جائے گا۔"

(منتخب لٹریچر ... کتاب ۱۵۹)

آج آثار قدیمہ سے تورات اور انبیاء کے کاغذات برآمد ہو رہے ہیں۔ ارض مقدس کے

یہود کے مراکز عبادت گاہیں بن جائیں گی اور ... بجھ گئی۔

ایک نشان یہ ہے کہ آدم سے چھٹے ہزار کے بعد نجات دہندہ مبعوث ہوگا۔ سورۃ العصر کے اعداد کی رو سے آدم ۴۷۳۹ قبل ہجری پیدا ہوئے۔ اس میں اگر ۱۲۷۱ شامل کریں تو چھ ہزار ہو جاتے ہیں۔ المص کے حروف مقطعات میں یہ اشارہ ہے کہ ۲۷۱ ہجری تک خیر القرون کا زمانہ ہے (تفسیر کبیر) اس کے بعد کا لفظ ثم یفشو الکذب ہزار سال فیج اعوج کا ہے۔ آخرین منھم میں سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی خبر دی گئی وہ ۱۲۷۵ ہجری کے بعد مقدر تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"اور آیت وَاِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ جس کے حساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں۔ اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی ہے جو غلام احمد قادیانی (۱۳۰۰) کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۸۵)

اس اجمال کی تفصیل اسی کتاب میں یوں بیان فرمائی ہے:-

"اگر یہ ثابت ہو جائے کہ دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی منطقیوں کا گروہ ہے جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہ و بالا کر دیا ہے اور جو ٹھیک ٹھیک اسی وقت سے زور کے ساتھ خروج کر رہا ہے اور جو اعداد آیت انا علی ذھاب بہ لقادرون سے سمجھا جاتا ہے یعنی ۱۲۷۴ کا زمانہ ... یہ ایک ... اسلامی سلطنت کے ... ہو گئے تھے ... اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ مسیح موعود چونکہ یہی ثابت ہو جائے گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۲)

تفصیل اس لطیف مضمون کی یہاں درج نہیں ہو سکتی وہ تو آپ ازالہ اوہام سے ملاحظہ کریں گے۔ ہاں یہ امر بالکل واضح ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار کے آخری حصہ میں پیدا ہوئے اور ساتویں ہزار سال کے شروع میں ظاہر ہوئے۔ سامری یہودیوں کی پیشگوئی میں ہے کہ موعود کے وقت زمین و آسمان میں نشان ظاہر ہوں گے۔ اس کا ستارہ اپنے مدار کے وسط میں ظاہر ہوگا۔ اس میں ستارہ دنبالہ دار کسوف و خسوف اور دیگر نشانات کی طرف اشارہ ہے۔ انیسویں صدی میں امریکہ میں ایک عظیم عیسائی عالم ولیم ملر ہو گزرے ہیں۔ وہ ایک عیسائی فرقہ کے بانی تھے۔ انہوں نے دانیال نبی کی پیشگوئیوں سے حساب لگا کر بتایا کہ مسیح موعود ۲۱ مارچ ۱۸۴۳ء یا ۲۱ مارچ ۱۸۴۴ء تک ظاہر ہو جائیگا۔ اس کے ماننے والوں نے ولیم ملر کی موجودگی میں استقبال کیلئے زبردست تیاریاں شروع کر دیں۔ انہوں نے خاص قسم کے لباس بنوائے۔ دونوں سالوں میں ان کا اجتماع ہوا لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔ ہاں ۱۸۴۳ء میں ایک بہت بڑا دمدار ستارہ (Comet) ظاہر ہوا جس کی دم دس کروڑ میل لمبی تھی۔ دمدار ستارے کی دم کے پیچھے سال ڈھائی میں ... کہ آئندہ سال ظہور ہو جائیگا لیکن مسیح موعود کا نزول نہ ہونا تھا نہ ہوا۔ مریدین بدظن ہو گئے اپنے بانی کو چھوڑ گئے۔ ولیم ملر گمنامی کی موت مر گیا۔ ولیم ملر کو کیا پتہ تھا کہ اس کا حساب اتنا غلط بھی نہ تھا۔ غلطی یہ تھی کہ وہ آسمان کی طرف نظر لگائے بیٹھے تھے جبکہ مسیح موعود ۱۸۳۵ء میں قادیان کی بستی میں پیدا ہو چکے تھے۔ دمدار ستارہ کا ظہور ایک خاص نشان تھا۔ امریکہ میں ۱۸۴۳ء کو نظر آیا اور ہندوستان میں ۱۸۸۲ء میں اس کا ظہور ہوا۔

پیشگوئی کے یہ الفاظ کہ ایک نیا صحیفہ دیا جائیگا تو پہلی صورت میں سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم اترا پھر آخری زمانہ میں اسے دوبارہ لانے والا موعود مسیح موعود ہے۔ الغرض سامری یہود کی پیشگوئی خود سے قطع نظر کرکے تاریخی طور پر بہت بڑی وقعت رکھتی ہے۔

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان** ربوہ
جس میں قرآنی حقائق و معارف بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ
صرف ۶ روپے
(مینیجر)

ھو الشافی
پرانی اور لاعلاج امراض
کیلئے
آزمودہ نسخے
صفحہ ۵۰ پر
ملاحظہ فرمائیں

پسند اپنی اپنی
مگر سب کی پسند اور نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ نماز مترجم ایک بار پڑھ لینے کے بعد آپ بھی ضرور پسند کریں گے۔
ملنے کا پتہ: مکتبہ فیض عام ربوہ

نظر و دھوپ کی عینکوں کی مشہور دکان
ممتاز ایم آپٹیکل ہاؤس
ڈاکٹر ممتاز احمد ماہر عینک ساز
کچہری بازار۔ لائلپور

آپ کا نصرت آرٹ پریس ربوہ
آپ کی ضرورت کیلئے لیٹر پیڈ اور کیش میمو وغیرہ کی عمدہ طباعت کرتا ہے۔ جماعت کی تنظیمیں دور دور سے آرڈر بھجواتے ہیں۔ احباب کی ضرورت کیلئے الیس اللّٰہ بکاف عبدہ کے دلنشین طغرے چھاپ کر نصرت رائٹنگ پیڈ بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ آپ یہی پیڈ ہمیشہ استعمال فرمائیں نیز اپنے ناموں کے لیٹر پیڈ بکمال عمدگی چھپوائیں۔ شکریہ۔ مزید معلومات کے لئے بذریعہ کارڈ یاد فرمائیں۔
مینیجر نصرت آرٹ پریس۔ گول بازار۔ ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

ہر قسم کا چمڑا اکنوس کے ٹرنک، سوٹ کیس، ہولڈال، ہینڈ بیگ۔
سامان سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے سامان وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں۔
ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۲۱۔ انارکلی لاہور

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے۔ **نور نظر** اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے۔ **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۔ (قرآن کریم)

محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب

> نظامِ عالم میں جہاں اور قوانین ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کو سرسبزی نصیب نہیں ہوتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔
>
> (تفسیر ثنائی از مولوی ثناء اللہ امرتسری)

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک دلیل

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین فداہ امی وابی صلے اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ فرمایا کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور و رسول ہیں اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہے۔ جو قرآن کریم ہے۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین نے اس بات سے انکار کیا اور کہا کہ آپ نعوذ باللہ جھوٹے مدعی نبوت و الہام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سچے ہونے کی ایک حتمی دلیل ان الفاظ میں دی۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۔ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ ۔ (الحاقہ ع ۲)

یعنی اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کرتا اور یہ قرآن واقعی خدا کی طرف سے نہ ہوتا خواہ وہ ایک الہام ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ گردن کاٹ دیتے۔ اور تم میں سے کوئی بھی اسے خدا کے عذاب سے بچا نہ سکتا۔

سورہ الحاقہ کا یہ دوسرا رکوع سارے کا سارا قرآن کریم کے متعلق ہی ہے کہ وہ واقعی خدا کا کلام ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی طرف سے نہیں بنایا۔ اور خدا پر جھوٹ باندھنے والوں کی سزا کو بیان کیا ہے۔ اور اسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایک حتمی دلیل کے طور پر پیش فرمایا ہے۔

تقوّل علیہ القول کے معنے ہیں ابتدعہ کذباً یعنی اس پر جھوٹ گھڑا۔ اقاویل جمع ہے قول کی جس کے معنی کلام کے ہوتے ہیں۔ الیمین کے معنے دایاں ہاتھ بھی ہوتا ہے اور قوت بھی۔

ان آیات کے رو سے اگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ من ذالک خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ سزا سے بچ نہ سکتے تھے اور نہیں ہرگز اتنی لمبی مہلت نہ دی جاتی اور ان کے مشن کو کامیاب نہ ہونے دیا جاتا۔

تفاسیر میں ان آیات کے معنے

تفاسیر میں بھی ان آیات کے یہی معنے بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک حوالے دیئے جاتے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر (مترجم) مطبوعہ کراچی جلد پنجم میں ان آیات کے تحت ہے۔

"یہاں فرمان جاری ہوتا ہے کہ جس طرح تم کہتے ہو اگر فی الواقع ہمارے یہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) ایسے ہی ہوتے کہ ہماری رسالت میں کچھ کمی بیشی کر ڈالتے یا ہماری نہ کہی ہوئی بات ہمارے نام سے بیان کر دیتے تو یقیناً اسی وقت ہم انہیں بدترین سزا دیتے۔ یعنی اپنے ہاتھ سے اس کا دایاں ہاتھ تھام کر اس کی وہ رگ کاٹ ڈالتے جس پر دل معلق ہے اور کوئی ہمارے اور اس کے درمیان بھی نہ آسکتا کہ اسے بچانے کی کوشش کرے۔"

شرح عقائد نسفی میں جو اہل سنت والجماعت کی معتبر کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

فان العقل یجزم بامتناع اجتماع ہذہ الامور فی غیر الانبیاء و فی حق من یعلم انہ یفتری علیہ ثم یمہلہ ثلاثاً و عشرین سنة (ص ۱۰۰) یعنی عقل اس بات کو ناممکن قرار دیتی ہے کہ ایک غیر نبی میں دو باتیں جمع ہو جائیں یعنی وہ اللہ پر افتراء بھی کرے اور اللہ اسے ۲۳ برس کی مہلت بھی دے دے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ رسالت کے برابر ایسے شخص کو مہلت مل جائے۔

امام ابن قیم ایک حیاتی کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی یہ دلیل دیتے ہیں۔ وھو مستمر فی الافتراء علیہ ثلاثةً و عشرین سنة وھو مع ذالک یؤیدہ (زاد المعاد جلد ۱ ص ۵۰۰) یعنی وہ خدا پر ۲۳ سال تک افتراء بھی کرتا رہے اور خدا اس کی تائید بھی کرتا رہے۔ اسی جگہ آگے امام ابن قیم لکھتے ہیں کہ اس بین کئی شخص ہیں جنہوں نے دعویٰ نبوت بھی کیا اور انہیں کچھ وقت کے لئے بظاہر کامیابی بھی ہوئی لیکن ان کو لمبی مہلت نہیں دی گئی بلکہ ان کا معاملہ ختم ہوگیا اور ان پر رسولوں کو مسلط کر دیا گیا جنہوں نے ان کی جڑوں کو کاٹ دیا۔ ابتدائے دنیا سے خدا کی یہی سنت ہے۔

امام رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں۔

ھذا ذکرہ علی سبیل التمثیل بما یفعلہ الملوک بمن یتکذب علیہم فانہم لا یمہلونہ بل یضربون رقبتہ فی الحال (جلد ۲۹ ص ۱۰) یعنی یہ تمثیل کے طور پر ذکر ہے۔ جس طرح بادشاہ ان کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں جو ان پر جھوٹ بولتے ہیں وہ انہیں ڈھیل نہیں دیتے۔ بلکہ فوراً اس کی گردن اڑا دیتے ہیں۔ آپ اسی جگہ اس کی وجہ بھی بیان فرماتے ہیں۔ ھذا ھو الواجب فی حکمة اللہ تعالیٰ لئلا یشتبہ الصادق بالکاذب یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کا اس لئے تقاضا ہے تا صادق اور کاذب کا معاملہ مشتبہ نہ ہو جائے۔

تفسیر ابن جریر میں بھی لکھا ہے۔ انہ کان یعاجلہ بالعقوبة ولا یؤخرہ بہذا الشیء (جلد ۲۹ ص ۳۲) یعنی اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جلد سزا دیتا ہے اور ڈھیل نہیں دیتا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب تفسیر ثنائی میں لکھتے ہیں۔

"نظام عالم میں جہاں اور قوانین ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔" (ص ۱)

آگے آپ نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی مثالیں بھی دی ہیں کہ انہیں جلد سزا ملی۔ اور ہلاک کئے گئے۔

تفسیر روح البیان میں ہے۔

فی الآیة تنبیہ علی ان النبی علیہ السلام لو قال من عند نفسہ شیئاً او زاد او نقص حرفاً واحداً علی ما اوحی الیہ لعاقبہ اللہ وھو اکرم الناس علیہ فما ظنک بغیرہ (جلد ۱۰ ص ۱۴۲)

یعنی اس آیت میں تنبیہ ہے کہ اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر کہہ دیتے یا اس وحی میں جو خدا کی طرف سے ہوئی ایک حرف زیادہ یا کم کر دیتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو سزا دیتا۔ حالانکہ آپ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز انسان تھے۔ پس اگر کوئی اور ایسا کرے تو اس کا کیا حال ہو۔

جلالین میں ہے۔

ولو تقوّل ای النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) علینا بعض الاقاویل بان قال عنا ما لم نقلہ لاخذنا لنلنا منہ عقاباً بالیمین بالقوة والقدرة ثم لقطعنا منہ الوتین نیاط القلب وھو عرق متصل بہ اذا انقطع مات صاحبہ فما منکم من احد ھو اسم ما و من زائدة لتاکید النفی و منکم حال من احد عنہ حاجزین مانعین

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت
جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔
ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

…… انی لا ما لهم لنا عنده من حسن العقاب (۴۶-۴۹)

یعنی اگر وہ ہماری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرتا جو ہم نے اسے نہیں کہی تو ہم قوت اور قدرت سے پکڑ لیتے۔ اور تم میں سے کوئی اس کی سزا میں روک نہ بن سکتا۔

تفسیر کشاف اور فتح البیان میں بھی ان آیات کی یہی تفسیر کی گئی ہے۔ تورات میں بھی مفتری علی اللہ کی سزا یہی نظر آتی ہے۔

"وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا، یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے گا۔"

(استثناء باب ۱۸ آیت ۲۰)

جھوٹے مدعیان نبوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک

جھوٹے مدعیان نبوت کے ساتھ ہم اللہ کا سلوک بھی اسی کے مطابق دیکھتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری حصہ (سنہ ۱۰ھ) میں یمن میں اسود عنسی نے دعوئے نبوت کر کے بغاوت کر دی۔ اسود عنسی نے یمن میں، مسیلمہ نے یمامہ میں اور طلیحہ نے بنی اسد کے علاقہ میں۔ ان سب کے کچھ پیرو بھی ہو گئے۔ اسود عنسی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک روز قبل (ایک شب قبل) اپنی ہی قوم کے ایک سردار فیروز کے ہاتھوں بہت بری طرح مارا گیا۔ اس میں فیروز کے ساتھ اسود کی اپنی بیوی آزاد بھی شامل تھی جو پہلے یمن کے فرمانروا سے شادی شدہ تھی۔ لیکن اسود نے اس کے خاوند کو قتل کر کے خود اس سے شادی کر لی تھی۔ آزاد نے اسود کے سر کے بال پکڑے اور فیروز نے پیچھے سے اس کا گلا کاٹا۔ اس کے حلقوم سے خرخراہٹ کی آواز آئی تو پہرہ دار سپاہی دوڑ کر اس کے پاس آئے۔ مگر اس کی بیوی آزاد نے انہیں یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ نبی صاحب پر اس وقت وحی نازل ہو رہی ہے۔ یہ اس کی آواز ہے۔ اس کے جلد بعد اسود ٹھنڈا ہو گیا۔ اگلی صبح اس کے قتل کا اعلان کیا گیا۔ اسود اپنے دعوئے ماموریت سے صرف تین چار ماہ بعد ہی اس طور سے مارا گیا۔ (ملخص از طبری حصہ دوم صفحہ ۷۵۶ مترجم)

۲۔ طلیحہ کی جماعت اور قوت بہت بڑھ گئی تو حضرت خالد اس کے مقابلہ کے لئے بھیجے گئے۔ عیینہ نے بنی فزارہ کے سات سو افراد کے ساتھ طلیحہ کی جماعت میں خوب دادِ مردانگی دی۔ لیکن اسے جنگ میں زیادہ تکلیف پہنچی تو وہ طلیحہ کے پاس آیا جو اپنے خیمہ میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ میدان میں خونریز جنگ ہو رہی تھی۔ عیینہ نے اس سے پوچھا کہ جبرائیل تمہارے پاس کچھ بتانے کے لئے آئے ہیں یا نہیں؟ طلیحہ نے جواب دیا کہ اب تک نہیں آئے۔ عیینہ پھر جنگ میں مصروف ہو گیا۔ اور کچھ دیر بعد پھر اسی طرح جبرائیل کے نزول کے متعلق پوچھنے آیا۔ طلیحہ نے پھر نفی میں جواب دیا۔ تیسری مرتبہ عیینہ پھر آیا تو طلیحہ نے کہا ہاں جبرائیل آیا ہے۔ اور اس نے کہا ہے کہ یہ لڑائی تمہارے لئے اسی طرح چکی کا پاٹ ثابت ہوگی جس طرح چکی کے لئے اور یہ ایک ایسا واقعہ ہوگا جو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔ پھر شکست ہو گئی اور طلیحہ اپنی بیوی سمیت وہاں سے بھاگ گیا۔ پہلے [illegible] گیا اور وہاں سے شام۔ اس کی جماعت بالکل پراگندہ ہو گئی۔ اور ان میں سے بہت سے مارے گئے۔ جب اسے اطلاع ملی کہ تمام اسد غطفان اور عامر مسلمان ہو چکے ہیں تو وہ بھی تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں عمرہ کے لئے گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو ان کی بیعت کی۔ اس طور سے اس کا دعویٰ نبوت کا زمانہ صرف ایک دو سال رہا۔

(طبری حصہ دوم صفحہ [illegible] ملخص)

۳۔ مسیلمہ کذاب نے بھی سنہ ۱۰ھ میں دعویٰ نبوت کیا تھا۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ میں آپ کے ساتھ نبوت میں شریک ہوں۔ نصف دنیا آپ کی ہے اور نصف میری۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا

من محمد رسول الله الى مسيلمة الكذاب. اما بعد فان الارض لله يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتقين

(طبری)

ترجمہ: محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسیلمہ کذاب کو۔ اما بعد دنیا خدا کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے وارث بناتا ہے اور انجام پرہیزگاروں کا ہوگا۔

۴۔ سجاح بنت حارث تمیمیہ نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بڑے زور شور سے بنی تغلب میں جزیرہ میں دعوئے نبوت کیا۔ اسنے اپنی طاقت بڑھانے کے لئے مسیلمہ کذاب سے شادی کر لی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ اور سجاح کی بیخ کنی کے لئے سنہ ۱۱ھ میں حضرت شرحبیل بن حسنہ کو روانہ کیا۔ لیکن ان کی طاقت کے پیش نظر حملہ سے قبل ہی ان کی اعانت کے لئے حضرت خالد بن ولید کو بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے مجاعہ کو شکست دی۔ اس کے بعد ان کا مقابلہ مسیلمہ سے ہوا۔ مسیلمہ نے اپنے متبعین کو [illegible] شدید جنگ کی جس میں بہت سے مسلمان بھی شہید ہوئے لیکن بالآخر مسیلمہ کذاب حضرت وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اس کی بیوی سجاح جو خود مدعیہ نبوت تھی بھاگ کر بصرہ پہنچی اور کچھ دنوں کے بعد مر گئی۔ (تاریخ یعقوبی)

۵۔ استاذسیس نے سنہ ۱۵۰ھ میں نواح خراسان میں نبوت کا دعوے کیا۔ ہرات، بادغیس اور سجستان کے بہت سے باشندے اس کے ساتھ ہو گئے اور وہ ان کی مدد سے خراسان کے بڑے حصہ پر قابض ہو گیا۔ مرو الروذ کا حاکم اجثم اس فتنہ کو دبانے کے لئے نکلا۔ لیکن استاذسیس کی طاقت بہت زیادہ تھی۔ اجثم اور اس کے بہت سے فوجی افسر مارے گئے۔ عباسی خلیفہ منصور کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو اس نے خزیمہ بن خازم کو بارہ ہزار فوج کے ساتھ شاہزادہ مہدی کے پاس بھیجا۔ مہدی نے اسے مزید ۲۰، ۳۰ ہزار کی کمک دے کر استاذسیس کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ ایسا شدید جنگ ہوا کہ ۷۰ ہزار آدمی قتل اور ۱۴ ہزار گرفتار ہوئے۔ استاذسیس پہاڑی علاقہ میں بھاگ گیا۔ ابو خازم نے تعاقب کر کے اسے گھیر لیا۔ استاذسیس نے جب جان بچتی نہ دیکھی تو ابو عون کو ثالث مان کر چلا آیا کہ وہ جو فیصلہ کرے اسے منظور ہوگا۔ ابو عون نے فیصلہ دیا کہ استاذسیس اور اس کے لڑکے قید کئے جائیں۔ اور باقی لوگوں کو چھوڑ دیا جائے۔ اس طرح استاذسیس نامراد و ناکام ہو کر ختم ہو گیا۔ (ابن اثیر جلد ۵ صفحہ ۲۲۴)

(۶) مقنع۔ اس کا دعوئے دراصل الوہیت کا تھا۔ سنہ [illegible] میں اس نے دعوئے کیا۔ یہ شخص آگ میں کود کر مر گیا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ زہر کھا کر خودکشی کی (ابن خلدون جلد [illegible])

۷۔ محمود ابن فرج نیشاپوری نے سنہ ۲۳۵ھ میں سامرا میں نبوت کا دعوے کیا اور کہا کہ وہ ذوالقرنین ہے۔ اس نے ایک کتاب خود بنا کر کہا کہ یہ قرآن ہے جو جبرائیل نے اس پر نازل کیا ہے۔ ابھی اس پر ۲۷ آدمی ایمان لائے تھے کہ وہ پکڑ کر متوکل کے دربار میں حاضر کیا گیا اور قتل کر دیا گیا۔ اس کے پیروؤں کو قید کر دیا گیا۔ (تاریخ اسلام مصنفہ شاہ معین الدین ندوی حصہ سوم جلد اول صفحہ ۳۲۵)

قاضی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی نے اپنی کتاب عشرہ کاملہ میں چند ایک اور مدعیان نبوت کے نام دئے ہیں۔ ابو منصور، محمد بن تومرت، عبدالمومن، صالح بن طریف، [illegible]، مغیرہ بن سعید عجلی، بیان بن سمعان، ابو الخطاب اسدی کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان میں سے کسی ایک کے متعلق بھی یہ تاریخ کی کتاب سے ثابت نہیں کہ اس نے نبوت کا دعوے کیا یا اپنے الہامات پیش کئے۔ جن سات اشخاص کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے مقنع کا تو دعوے نبوت تھا ہی نہیں۔ باقیوں نے بے شک دعوے کئے۔ لیکن چند ایک الہامات سے زیادہ ان میں سے کسی نے بھی پیش کرنے ثابت نہیں اور پھر جو ان کا حشر ہوا وہ تاریخ میں پوری طرح محفوظ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو نہایت مختصر مہلت دی گئی۔ تا مخلوق خدا ان کی وجہ سے گمراہی میں مبتلا نہ ہو۔

بعض اعتراضات کے جواب

بعض لوگ یہ اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ یہ آیات قرآنی صرف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہیں۔ یہ عجیب کم علمی کی بات ہے۔ اگر باقی کسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ معاملہ نہ ہوتا کہ جھوٹا دعوئے الہام کرنے والا ہلاک کیا جاتا ہو تو ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ یہ کس طرح معلوم ہو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا۔ دلیل تو وہ ہوتی ہے جو ہر ایک پر عیاں طور پر چسپاں ہو۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں سچا ہوں کیونکہ اگر میں جھوٹا ہوتا تو میرے سر پر کوا آ بیٹھتا۔ اگر کسی اور جھوٹ بولنے والے کے سر پر کوا آ کر بیٹھ جاتا ہو تب تو اس کا کہنا درست ہوگا۔ ورنہ بالکل فضول اور لغو سمجھا جائے گا۔ اور کوے کا اس کے سر پر نہ بیٹھنا اس کی سچائی کی دلیل نہیں سمجھی جائے گی۔

سونا چاندی کے زیورات بنوانے اور الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھیوں کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں پاک گولڈ سمتھ گولبازار ربوہ

85

پس ہم ان آیات کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہرگز مخصوص نہیں کر سکتے ورنہ یہ دلیل نہیں رہتی۔

اس دلیل پر اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ بہاء اللہ نے دعوے نبوت کیا مگر قتل نہیں ہوا۔ یہ اعتراض بھی ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ بہاء اللہ نے کبھی دعوے نبوت نہیں کیا بلکہ دعویٰ الوہیت کیا ہے اور دعوے الوہیت کے لئے یہ سزا مقرر نہیں کیونکہ اس میں کسی ہوشمند انسان کے لئے دھوکہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اگرچہ یہ نتیجہ اس کے ساتھ بھی وابستہ ہے کہ اس کے مشن کو کامیابی نصیب نہیں ہوتی اور وہ ایسے وہ باتیں حاصل ہوتی ہیں جن کا آگے ذکر آئے گا۔

مولوی محفوظ الحق صاحب علمی مبلغ بہائی میگزین "لاہور" خود اقراری ہیں کہ اہل بہاء آپ کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ نبوت سے آگے مستقل خدائی ظہور الٰہی یقین کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"نہ تو آنحضرت بارگر دیں نبی کا لفظ ہے نہ فرقان کے موعود کو نبی کہا گیا۔ اہل بہاء حضرت بہاء اللہ جل ذکرہ الاعظم کو نبی مانتے ہیں اور کوکب ہند میں اس کا اعلان کیا جا چکا ہے۔"

(کوکب ہند دہلی ۱۰ر جنوری ۱۹۲۸ء بحوالہ الفرقان نومبر ۱۹۵۹ء)

"اہل بہاء دور نبوت کو ختم جانتے ہیں اب ظہور میں بھی نبوت جاری نہیں سمجھتے۔ اہل خدا کی قدرت کو ختم نہیں جانتے۔ اس لئے خدا کی قدرت کے نئے ظہور کو تسلیم کرتے ہیں۔ جو نبوت سے آگے ایک نئی شان رکھتا ہے اور یہ دور نبوت کے ختم ہونے کا کھلا اعلان ہے۔ اس لئے اہل بہاء نے کبھی نہیں کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور موعود کل ادیان نبی یا رسول ہے بلکہ اس کا ظہور مستقل خدائی ظہور ہے۔"

(کوکب ہند دہلی ۱۰ر جون ۱۹۲۸ء بحوالہ الفرقان نومبر ۱۹۵۹ء)

ان دونوں حوالوں کے بعد بہاء اللہ کے لئے حوالجات کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسی طرح سے اہل بہاء عیسائیوں کی طرح بہاء اللہ کے سارے کلام کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ اور جس طرح مسلمان قرآن اور حدیث میں فرق کرتے ہیں وہ ایسا نہیں کرتے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا دلیل جو قطع وتین والی آیت میں بیان کی گئی ہے بہاء اللہ پر اطلاق نہیں پا سکتی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور الہامات

اب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا معاملہ لیتے ہیں۔ آپ نے صریح طور پر بار بار دعویٰ ماموریت فرمایا ہے۔ اور اپنے ہزارہا الہامات دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں کہ وہ اس خدائے واحد و یگانہ اور رب العالمین کا پاکیزہ کلام ہے جو آپ کے اوپر نازل کیا گیا۔ ان الہامات اور کشوف اور رؤیا کا مجموعہ ایک ضخیم کتاب ہے جو آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا الہام آپ پر ۱۸۶۸ء کے قریب نازل ہونا شروع ہوا جب کہ آپ کی عمر تخمیناً تیس برس کی تھی اور ۱۹۰۸ء تک آپ کے وصال تک شدت سے جاری رہا۔ یہ چالیس سال سے بھی اوپر عرصہ بنتا ہے۔ ان میں سے چند ایک بطور نمونہ یہاں درج کئے جاتے ہیں تا ان کی عظمت اور شوکت اور ان کے اندر الٰہی کشش اور ان میں بیان کردہ پیشگوئیوں کی صداقت کا اندازہ ہو سکے اور ان میں الٰہی کلام کی ساری خصوصیات جھلکتی ہوئی نظر آ سکیں۔ وہ نمونہ یہ ہے:-

الرحمٰن علم القرآن لتنذر قومًا ما انذر آباؤهم ولتستبين سبيل المجرمين۔ قل انی امرت وانا اول المؤمنين۔ قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔ كل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم فتبارك من علّم وتعلّم۔ قل ان افتريته فعلیّ اجرامی۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله۔ لا مبدّل لكلمات الله۔ ظُلموا وان الله على نصرهم لقدير۔ انا كفيناك المستهزئين۔ يقولون انّى لك هذا۔ انّى لك هذا۔ ان هذا الا قول البشر واعانه عليه قوم آخرون۔ هذا من رحمة ربك يتمّ نعمته عليك ليكون آية للمؤمنين۔ انت على بيّنة من ربك فبشّر وما انت بنعمة ربك بمجنون۔

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونی يحببكم الله۔ انا كفيناك المستهزئين۔ هل انبئكم على من تنزّل الشياطين۔ تنزّل على كل افّاك اثيم۔ قل عندی شهادة من الله فهل انتم مؤمنون۔ قل انی شهادة من الله فهل انتم مسلمون۔ ان معی ربی سيهدين۔ رب ارنی كيف تحيی الموتى۔ رب اغفر وارحم من السماء۔ رب لا تذرنی فردًا وانت خير الوارثين۔ رب اصلح امة محمد۔

ويخوّفونك من دونه۔ انك باعيننا۔ سميتك المتوكل۔ يحمدك الله من عرشه۔ نحمدك ونصلی۔ يريدون ان يطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون۔ سنلقی فی قلوبهم الرعب۔ اذا جاء نصر الله والفتح وانتهى امر الزمان الينا۔ اليس هذا بالحق۔ انی معك ومن معك اينما كنت۔ كنتم خير امة اخرجت للناس وافتخارًا للمؤمنين۔ ولا تيئس من روح الله۔ الا ان روح الله قريب۔ الا ان نصر الله قريب۔ يأتيك من كل فج عميق۔ يأتون من كل فج عميق۔ ينصرك الله من عنده۔ ينصرك رجال نوحی اليهم من السماء۔ لا مبدّل لكلمات الله۔ انا فتحنا لك فتحًا مبينًا۔ فتح الولی فتح وقربناه نجيًّا۔ اشجع الناس۔ ولو كان الايمان معلقًا بالثريا لناله۔ انار الله برهانه۔

يا احمد فاضت الرحمة على شفتيك۔ انك باعيننا۔ يرفع الله ذكرك ويتم نعمته عليك فی الدنيا والآخرة۔ ووجدك ضالًّا فهدى۔ ونظرنا اليك وقلنا يا نار كونی بردًا وسلامًا على ابراهيم۔ والقيت عليك محبة منی۔ لا اله الا الله۔

واتل عليهم ما اوحی اليك من ربك۔ ولا تصعّر لخلق الله ولا تسئم من الناس۔ اصحاب الصفة وما ادراك ما اصحاب الصفة۔ ترى اعينهم تفيض من الدمع يصلّون عليك۔ ربنا اننا سمعنا مناديًا ينادی للايمان وداعيًا الى الله وسراجًا منيرًا۔ املوا۔"

(مجموعہ الہامات مارچ ۱۸۸۲ء مندرجہ براہین احمدیہ حصہ سوم مطبوعہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ براہین احمدیہ)

الہامات کا ترجمہ

ان الہامات کا ترجمہ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا اور براہین احمدیہ میں ان الہامات کے نیچے درج ہے یہ ہے:-

"خدا نے تجھے قرآن سکھایا تاکہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔ اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جاوے۔ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ان پر ظلم ہوا اور خدا ان کی مدد کریگا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ اور لوگ کہیں گے کہ یہ مقام کہاں سے تجھے حاصل ہو گیا؟ یہ مقام کہاں سے تجھے حاصل ہو گیا؟ یہ جو الہام کرکے بیان کیا جاتا ہے۔ یہ تو انسان کا قول ہے اور دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے۔ یہ مرتبہ تیرے رب کی رحمت سے ہے۔ وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کریگا تاکہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ تو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ پس تو خوشخبری دے اور خدا کے فضل سے تو دیوانہ نہیں ہے۔

کہہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ کہہ کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیطان اترتے ہیں؟

اکسیر نزلہ:- پرانے نزلہ کو جڑ سے اکھاڑ دینے والی دوائی۔ قیمت ساٹھ گولی ۲/۵۰ روپے
حب بواسیر:- خونی بواسیر کے لئے بے حد مفید۔ قیمت ۶۰ گولی - ۲/- روپے۔ تیار کردہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ہیں کہ کیا میرے پاس خدا کی گواہی
ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں؟
ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی
ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں؟
میرے ساتھ میرا رب ہے عنقریب
وہ میرا راہ کھول دے گا۔ اے
میرے رب! مجھے دکھلا کہ تو کیونکر
مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اے
میرے رب! مغفرت فرما اور آسمان
سے رحم کر۔ اے میرے رب! مجھے
اکیلا مت چھوڑ اور تو خیرالوارثین ہے۔
اے میرے رب! امت محمدیہ کی
اصلاح کر۔

خدا کے سوا مجھے اوروں سے ڈراتے
ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے
ہے ہم نے تیرا نام متوکل رکھا۔
خدا عرش پر سے تیری تعریف کر
رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے
ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔
لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو
اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں
مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا

جب تک پرواز کرے اگر وہ شکر
گزاری کریں۔ ہم عنقریب ان کے
دلوں میں رعب ڈال دیں گے۔ جب
خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور
زمانہ ہماری طرف رجوع کریگا
تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا
جیسا کہ تم نے سمجھا۔

میں تیرے ساتھ ہوں۔ سو
تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ ہے
تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے
فائدہ کے لئے نکالے گئے ہو۔
تم مومنوں کا فخر ہو اور تم خدا
کی رحمت سے ناامید مت ہو
خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب
ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت
تجھ سے قریب ہے۔ وہ مدد
ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے
پہنچے گی۔ وہ راہ لوگوں کے
بہت چلنے سے جو تیری طرف
آئیں گے گہرے ہو جائیں گے اور
اس کثرت سے لوگ تیری طرف
آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ

چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے
خدا اپنی طرف سے تیری مدد کریگا
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے
دلوں میں ہم اپنی طرف سے
الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو
کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ہم ایک
کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے
دنی کی فتح ایک بڑی فتح ہے
اور ہم نے اس کو ایک ایسا
قرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا دیا
وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر
ہے۔ اور اگر ایمان ثریا سے
معلق ہوتا تو وہیں سے جا کر اُسکو
لے لیتا۔ خدا اس کی حجت
روشن کرے گا۔

اے احمد! تیرے لبوں پر
رحمت جاری کی گئی۔ تو ہماری
آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا
تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی
نعمت دنیا اور آخرت میں
تیرے پر پوری کرے گا۔ اور ہم
نے تیری طرف نظر کی اور کہا

کر دے آگ جو فتنہ کی آگ قوم
کی طرف سے ہے اس ابراہیم پر
ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا۔

اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی
وہ خدا حقیقی معبود ہے اس کے
سوا کوئی معبود نہیں کہ ان کو وہ
وہی شے دے جو تیری طرف
تیرے رب سے ہوئی اور یاد رکھ
کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت
سے تیری طرف رجوع کریں گے
سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان
سے بدخلقی نہ کرے اور تجھے لازم
ہے کہ ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک
نہ جائے۔ اور ایسے لوگ بھی
ہونگے جو اپنے وطنوں سے ہجرت
کر کے تیرے حجروں میں آکر آباد
ہونگے۔ وہی ہیں جو خدا کے نزدیک
اصحاب الصفّہ کہلاتے ہیں۔ اور
تُو کیا جانتا ہے کہ وہ کیسی شان
اور کیسی ایمان کے لوگ ہوں گے۔
جو اصحاب الصفّہ کے نام سے موسوم
ہیں۔ وہ بہت قوی الایمان ہونگے

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرماویں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن	سٹار ٹمبر سٹور	لائلپور ٹمبر سٹور
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور۔ فون ۶۲۶۱۸	۹۰ فیروز پور روڈ۔ لاہور	راجباہ روڈ لائلپور۔ فون ۳۸۰۸

حب مسان: بچوں کے امراض سوکھا، لاغری، سبز دست دور کر کے موٹا کرتی ہے۔ قیمت ساٹھ گولی دو روپے
بچوں کی جنم گھٹی: ہاضمہ کی خرابی۔ دستوں اور بخار کے لئے تحفہ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

تو دیکھیگا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے جو ہم ایمان لائے۔ ان تمام پیشگوئیوں کو تم دیکھو گے کہ وقت پر واقع ہونگی۔

چند ایک اور الہامات

ان کے علاوہ آپ کے چند ایک اور الہامات یہ ہیں:۔

"یا احمد بارک اللہ فیک۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ لک درجۃ فی السماء و فی الذین هم یبصرون۔ ولنحیی آیات و نهدم ما یعمرون۔ الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ وقالوا أتجعل فیھا من یفسد فیھا۔ قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ انی لا یخاف لدی المرسلون۔

کتب اللہ لأغلبن انا ورسلی۔ کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف۔ یا قمر یا شمس انت منی وانا منک۔

یرفع اللہ ذکرک ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والآخرۃ۔ بورکت یا احمد وکان ما بارک اللہ فیک حقا فیک۔ شانک عجیب واجرک قریب۔ الارض والسماء معک کما ھو معی۔ انت وجیہ فی حضرتی۔ اخترتک لنفسی۔ سبحان اللہ تبارک وتعالیٰ زاد مجدک۔ انت مرادی ومعی سرک سری۔ انی ناصرک۔ انی حافظک انی جاعلک للناس اماما۔ اکان للناس عجبا قل ھو اللہ عجیب۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔

سلام علیک جعلت مبارکا۔ انت مبارک فی الدنیا والآخرۃ۔ امراض الناس و برکاتہ۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کریگا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔ انت منی بمنزلۃ عرشی۔ انت منی بمنزلۃ ولدی۔ انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق۔ نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔ اذا غضبت غضبتُ وکلما احببت احببتُ۔ من عادی ولیا لی فقد آذنتہ للحرب۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم واعطیک ما یدوم۔ یاتیک نعوذا سلام علی ابراہیم۔ کمثلک درّ لا یضاع۔

انی معک ومع اھلک ومع کل من احبک۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ فبعولک

الیوم حدید۔ اعدل اللہ یقاؤک۔ انی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم ہیں تجھے بہت برکت دونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

لولاک لما خلقت الافلاک۔ ادعونی استجب لکم۔ رحمت تو دعائے تو زرحم خدا۔

ترجمہ:۔

اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت رکھدی ہے۔ جو کچھ تو نے چلایا وہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ اور ایک مرتبہ ہے اور تیز بین لوگوں کی نگاہ میں جو دیکھتے ہیں۔ اور تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے جو عمارتیں بناتے ہیں ہم ڈھا دینگے اس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ وہ ان کاموں سے پوچھا نہیں جاتا جو کرتا ہے اور لوگ اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔

سامان نذرانہ بازی تھوک و پرچون خریدنے کیلئے چائینہ ڈینٹل سروس پانی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور تشریف لاویں

ربوہ کے دو مشہور تحفے
ہاضمون رجسٹرڈ چورن
تبخیر معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
سرمہ مسیحائی
امراض چشم کے لئے بہترین سرمہ
المشتہر حکیم نذیر احمد رجسٹرڈ طبیب
نصرت دواخانہ ہاضمون ربوہ

مرغی خانہ
کھولنے کے لئے
ہماری وائٹ لیگہارن مرغی جس کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے ہے زور دینے کے جوڑے خرید فرمائیں
ایک روزہ چوزے لگی (ایک روپیہ)
۱۔ ایک روزہ چوزیاں ۹۰٪ ۳/- ۔ ۔
۲۔ ایک روزہ مرغے ۲/- ۔ ۔
مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات
ملفوظات
مکمل سیٹ دس جلدوں میں
ہدیہ ۸۰/- روپے علاوہ محصولڈاک
نوٹ:۔ جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم ہے باقی نو جلدوں کی رعایتی قیمت ۷۲/- روپے ہے۔
الناشر۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ۔ فون نمبر

سیل اینڈ سروس
ٹیلیویژن۔ ریڈیو۔ ریڈیوگرام۔ ٹیپ ریکارڈر۔ ریفریجریٹر ایرکنڈیشنگ وغیرہ۔
خان ریڈیو اینڈ ٹیلیویژن انجنیئرز ۴۲۔ دی مال۔ لاہور

اسلام کے روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں!
سالانہ چندہ صرف دو روپے۔ (مینیجر)

قرص ذیابیطس (حب جدوار) شوگر کیلئے مفید ہے معتدل مفرح قلب مقوی باہ اور دافع زہر مرگ ہے قیمت ایک ماہ چار روپے
معجون فلاسفہ کثرت پیشاب کو روکتی ہے۔ کمر اور جوڑوں کے درد کیلئے مفید ہے۔ قیمت ایک ماہ پونے چار روپے۔
تیار کردہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

میں نے کس کو بھیس کی نسبت جو تجھے میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ۔ میں اس شخص کی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا ۔ میرے قرب میں میرے رسول کسی سے ڈرا نہیں کرتے ۔ خدا نے تجھے چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا ۔ پس میں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں ۔ اے چاند! اے سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے ۔

خدا تیرا نام بلند کرے گا اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا ۔ اے احمد! تو برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا ۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں ۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے ۔ میں نے تجھے اپنے لئے چنا ۔ خدائے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے ۔

تجھے بشارت ہو اے میرے احمد! تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے ۔ تیرا بھید میرا بھید ہے ۔ میں تیری مدد کروں گا میں تیرا نگہبان رہوں گا ۔ میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا ۔ تو ان کا رہبر ہوگا اور وہ تیرے پیرو ہونگے ۔ کیا ان لوگوں کو تعجب آیا کہ خدا ذوالعجائب ہے ۔ وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں ۔

تیرے پر سلام ۔ تو مبارک کیا گیا تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی ۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد پاک محمد مصطفی نبیوں کا سردار ۔ خدا تیرے کام درست کر دیگا ۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا ۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا ۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں ۔

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا ۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید ۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور دنیا میں مشہور کیا جائیگا ۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے ۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے ۔ مگر خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے اور یہ کلمہ بطور استعارہ کے ہے ۔ چونکہ اس زمانہ میں ایسے الفاظ سے نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے اس لئے مصلحت الٰہی نے یہ چاہا کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اس عاجز کے لئے استعمال کرے ۔ تا عیسائیوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو خدا بناتے ہیں اس امت میں بھی ایک ہے جس کی نسبت اس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ۔ تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی ۔ ہم تمہارے متولی اور متکفل دنیا اور آخرت میں ہیں ۔ جس پر تو غضبناک ہو میں غضبناک ہوتا ہوں ۔ اور جس سے تو محبت کرے میں بھی محبت کرتا ہوں ۔ اور جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے میں لڑنے کے لئے اس کو متنبہ کرتا ہوں ۔ میں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور اس شخص کو ملامت کرونگا کہ اس کو ملامت کرے ۔ اور تجھے وہ چیز دونگا جو ہمیشہ رہے گی ۔ ولسن ابراہیم پر سلام ۔

تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوسکتا ۔

میں تیرے ساتھ ہوں ۔ اور تیرے اہل کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے تیرے لئے میرا نام چمکا ۔ روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا ۔ پس آج

دنیا بھر میں بہترین

رشید چولہے

جو بلحاظ خوبصورتی، پائیداری، تیل کی بچت اور افراطِ حرارت بے مثال ہیں ۔

اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں ۔

تیار کنندگان :- رشید اینڈ برادرس سیالکوٹ

ہمدرد نسواں حب اٹھرا — مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ صد گولی بیس روپے ۔ سو فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے ۔ مکمل کورس ۹ گولی سو روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

دوائی (فضل الٰہی) نرینہ اولاد

نظر تیری تیز ہے ۔ خدا تیری عمر دراز کرے گا ۔ اسی برس یا پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم ۔ میں تجھے بہت برکت دونگا ۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ۔

اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا ۔ ہر عظیم الشان مصلح کے وقت میں روحانی طور پر نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جاتی ہے ۔ یعنی ملائک کو اس کے مقاصد کی خدمت میں لگایا جاتا ہے ۔ اور زمین پر مستعد طبیعتیں پیدا کی جاتی ہیں ۔ پس یہ اسی کی طرف اشارہ ہے (یعنی) مجھ سے مانگو کہ میں تجھیں دونگا تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹)

ان الہامات کو غور سے پڑھیں ۔ یہ ہزاروں میں سے چند ایک ہیں ۔ یہ آپ پر ابتدائے زندگی سے نازل ہونے شروع ہوئے اور آخر عمر تک نازل ہوتے رہے ۔ قریباً چالیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ پر یہ پھیلے ہوئے ہیں ۔ ان میں اس تمام جہانوں کے مالک خدا کی طرف سے آپ کی اس قدر تعریف و توصیف ہے کہ اس کی کوئی حد و انتہا نہیں ۔ آپکے ساتھ اسقدر تعلق اور محبت کا اظہار ہے کہ انسانی علم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا ۔ جیسا کہ وہ انہیں الہامات میں فرماتا ہے انت منّی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق ۔ یعنی تو مجھے ایسا پیارا ہے کہ لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے ۔

اخبار غیبیہ جو پوری ہوئیں

بچپن الہامات میں جتنا خبریں دی گئی ہیں جو غیبیہ ہیں اسی طرح پوری ہوئیں جس طرح کہ بتایا گیا تھا ۔

خدا نے فرمایا تھا ۔ الرحمٰن علم القرآن یعنی اسی رحمٰن نے قرآن سکھایا ۔ سو آپ کو باوجود نہایت معمولی تعلیم ہونے کے وہ قرآنی حقائق اور معارف سکھائے گئے کہ تمام علماء اور فضلاء آپ کے مقابلہ میں گونگے ہو گئے آپ کی کتابیں ان معارف سے بھری ہوئی ہیں ۔ ساری امت محمدیہ میں بزرگوں کی تفاسیر پھیلی ہوئی ہیں ان میں ان حقائق و معارف کا عشر عشیر بھی نہیں ملے گا ۔ سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں سینکڑوں صفحات لکھ دیئے اور موتی بکھیر دیئے ۔ صرف ایک کتاب اعجاز المسیح جو ساری سورۃ فاتحہ کی عربی تفسیر ہے دو صد صفحات کی ہے اس کے سرورق پر آپ نے تحریر فرما دیا " فانہ کتاب لیس لہ جواب و من قام للجواب و تنمّر فسوف یری انہ تندم و تذمّر " یعنی یہ ایک کتاب ہے جس کا کوئی جواب نہ ہوگا ۔ اور جو شخص اس کے مقابلہ میں لکھنے کے لئے کھڑا ہوگا اور اکڑ دکھائے گا وہ جلد دیکھے گا کہ وہ نادم ہوگا ۔ اور اپنے آپ کو ملامت کرے گا ۔ آپ نے قرآن کریم میں سے ہر قسم کے علوم نکالے اور ثابت کیا کہ قرآن تمام الہٰیات کو نہایت اعلیٰ طریق سے بیان کرتا ہے اور صرف یہی ایک کتاب ہے جو رب خدا کی معرفت بخشتی ہے اور انسانی زندگی کا مقصد پورا کرتی ہے ۔ تمام مذاہب کا جلسہ ہوا اس میں آپ نے قرآن کریم کے ایسے معارف بیان فرمائے کہ سب کو تسلیم کرنا پڑا کہ آپکا مضمون سب پر غالب رہا ۔ آپ نے قرآن کو تمام دنیا کے مقابلہ میں پیش کیا اور اس کی فضیلت ثابت کی ۔ آپ کے سوا کسی کو یہ توفیق نہ ملی یہ علم قرآن تھا جو آپ کو دیا گیا ۔

97

آپ نے اسلام کو زندہ مذہب ثابت کیا

خدا نے فرمایا تھا ۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کہ اس نے اس رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ دین اسلام کو سب دینوں پر غالب کرے ۔ یہ کام کتنا مشکل ہے ۔ اس زمانہ میں سب طرف سے اسلام پر حملے ہیں اور بڑی بڑی طاقتوں کے حملے ہیں ۔ لامذہبیت کے حملے ہیں لیکن خدا کی بات بھی کس شان کے ساتھ آپ کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے یہ بہت بڑی تفصیل چاہتی ہے مختصر یہ کہ آپ نے اسلام کو زندہ مذہب ثابت کیا جس کے مقابل میں سب مذاہب مردہ ہیں ۔ خدا سے تعلق پیدا کرانے کی طاقت صرف اسلام میں ہے ۔ اسلام ہی انسان کو یہ شرف بخشتا ہے کہ یہ عاجز بندہ اس خدائے عظیم سے باتیں کرے ۔

خاص نسخے اجزاء سے معیاری ادویات بنانے والے

المنار دواخانہ ربوہ

تریاق سلیمانی

ربوہ کا مشہور و مقبول خوشذائقہ چورن

تبخیر معدہ ۔ بدہضمی اور پیٹ درد کیلئے

بچے بھی شوق سے کھاتے ہیں کے کروڑوں ذرات معدہ میں پہنچتے ہی امراض معدہ سے نجات دیتے ہیں ۔

محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور تحریر فرماتے ہیں :۔

"سرمہ حمید بھی آنکھوں کے لئے نعمت ہے ۔ سرمہ حمید جس دن سے استعمال کرنا شروع کیا ہے آنکھوں میں چبھن نہیں رہی ۔ درد آنکھوں کو خاصا سکون میسر آ گیا ہے ۔"

قیمت چھوٹی شیشی ایک روپیہ ۔ بڑی شیشی سوا روپیہ

کاجل نور چشم

سو فیصد خالص جوہر

آنکھوں کی صحت و صفائی اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ ۔

چھوٹی شیشی ۶۲ ۔ بڑی شیشی ۱/۰۰

منجن سلطانی

پائیوریا ۔ دانتوں کا ہلنا ، میل ، دانتوں کی درد ۔ مسوڑھوں کا ورم اور خون سے گوشت کا آنا میں مفید ہے ۔

قیمت ایک روپیہ ۔ پلاسٹک بوتل دو روپے

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب میں شمولیت پر ہم احباب جماعت کی خدمت میں

ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

احمدیوں کی کپڑے کی مشہور دکان

میسرز ملتان کلاتھ ہاؤس رجسٹرڈ

ٹیلیفون ۲۵۱۰

چوک بازار ملتان شہر کو یاد رکھیں

مالک

چوہدری عبدالرحمٰن

شربت خاص سادہ :۔ نزلہ ، زکام ، کھانسی ، انفلوئنزا اور موسم سرما کے اثرات سے محفوظ رکھنے کا تحفہ ۔ قیمت نمونہ شیشی سوا روپیہ

تریاق کبیر :۔ پیٹ درد ، ہیضہ ، قے ، متلی اور بچھو کے کاٹے کا کامیاب علاج ۔ قیمت ایک روپیہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

آپ نے اس خدا کا اپنے اوپر نازل ہوا ہوا کلام سب کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ خدا دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور سینکڑوں مثالیں پیش کیں دعاؤں کی جو بعینہٖ اسی طرح پوری بھی ہوئیں۔ بے اولادوں کو اولادیں دی گئیں۔ اور مشکلات اور مصائب میں گھرے ہوئے لوگوں کی مشکلات دور کی گئیں۔ لا علاج مریضوں کو شفا دی گئی۔ روحانی مردوں کو زندہ کیا گیا۔ مالی تنگیوں کو دور کیا گیا۔ کھوئی ہوئی عزتیں بحال کی گئیں۔ پیس ڈالنے والے حالات کو امن میں بدل دیا گیا۔ غرضیکہ ہر شعبہ میں آپ کی دعاؤں کو نہایت درجہ خرق عادت قبولیت دی گئی۔ آپ نے تبلیغ کیا کہ کوئی شخص اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے سوا کسی اور جگہ یہ برکات دکھا سکے لیکن کوئی منہ نہ دکھا سکا آپ نے بتایا کہ روحانی مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت اب صرف اسلام میں اور اس خیرالاولین والآخرین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں ہی ہے اور کسی جگہ یہ طاقت نہیں ملے گی۔ آپ نے بتایا کہ ہر قسم کے انسانی مسائل کا علاج صرف اسلام ہی میں ہے اور کسی میں نہیں۔ آپ نے اپنی کتابوں میں اس کی تفصیل بھی بیان کی۔ آپ نے بعض شدید معاندین اسلام کے متعلق قہری پیشگوئیاں بھی کیں جو ان معاندین کی ہلاکت کے ساتھ ہی سچائی اور اسلام کی فوقیت ظاہر کر گئیں۔ آپ نے اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے دلائل بھی ایسے زبردست دیئے کہ سب کو لاجواب کر دیا۔ ہاں فضول باتیں کرنے والے کا منہ کوئی بھی بند نہیں کر سکتا۔ غرضیکہ آپ نے ہر پہلو سے اسلام اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچائی اور اسلام کی سب مذاہب پر فوقیت کو ثابت کر کے اسلام کے غلبہ کی بنیاد رکھ دی۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ وقت جلد آجائے گا کہ ساری دنیا اسلام اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہوگا۔ یہ اللہ کی طرف سے فیصلہ ہو چکا ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔

حفاظت کا وعدۂ الٰہی

خدا نے آپ کو کہا تھا "انی حافظک" کہ میں تیری حفاظت کروں گا۔ ہم عجیب نظارہ دیکھتے ہیں کہ جب مخالفین نے آپ پر مقدمات بنائے اور آپ کو تباہ کرنے کی کوشش کی تو آپ کے خدا نے آپ کی کمال حفاظت کی۔ آپ پر مخالف طرح طرح سے ہلاک کرنے کے حملے کئے گئے لیکن کوئی کامیاب نہ ہوا۔ مولوی محمد دین صاحب قصوری جو میرے رشتہ داروں میں سے تھے۔ بتایا کرتے تھے کہ ابتداء میں جب وہ ابھی لڑکے ہی تھے ایک مرتبہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو ملے اور انہیں کہا کہ آپ چاہیں تو میں قادیان جا کر مرزا صاحب کو مار آتا ہوں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا۔ لڑکے تجھے کیا معلوم ہے کہ ہم کس قدر کوشش کر چکے ہیں لیکن وہ مرتا ہی نہیں۔ اس کے بعد مولوی محمد دین صاحب احمدی ہو گئے۔

ایک بغدادی مولوی نے آپ کے قتل کا فتویٰ دیا۔ آپ نے اس کے لئے ایک کتاب تحفۂ بغداد لکھی۔ اس میں آپ اپنی صداقت کے دلائل دینے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"ایّھا الاخ الصالح اسئل اللہ دعائک وحفظک وصالح عنایتک وھداک لا تخوفنی من سیف تبکی بہ ولا نار۔ وقد قتلنا قبل سیفک بسیف لا تعلمہ و ذقنا طعم نار لا تعرفھا۔ وانا ان شاء اللہ بعد ذالک من المنعمین ایھا العزیز۔ ان الذین اخلصوا قلوبھم للہ واسلموا وجوھھم للہ و شربوا کاسًا من حب اللہ فلا یضیعھم اللہ ربھم ولا یترکھم مولاھم ولو عاداھم کل ورق الاشجار وکل قطرۃ البحار وکل ذرۃ الاحجار وکل ما فی العالمین۔"

(تحفۂ بغداد ص)

یعنی اے میرے نیک بھائی خدا تجھے خوش رکھے اور تیری حفاظت کرے اور تیری حمایت کرے اور تیری آنکھ کھولے اور تجھے ہدایت دے تو مجھے تیز تلوار سے نہ ڈرا اور نہ ہی تیرے اور آگ سے اور ہم تیری تلوار سے پہلے ایک ایسی تلوار سے قتل کئے جا چکے ہیں جسے تو نہیں جانتا اور ہم نے ایک آگ کا مزہ چکھا ہے جسے تو نہیں پہچانتا۔ اور اب اس کے بعد ہم انشاء اللہ منعمین میں سے ہوں گے۔ اے عزیز جنہوں نے اپنے دل خدا کے لئے خالص کر دیا اور اپنے آپ کو بکلیۃً اس کے سپرد کر دیا اور اللہ کی محبت کا پیالہ پی لیا پس ان کا رب انہیں ضائع نہیں کرے گا۔ اور ان کا مولا ان کو چھوڑے گا نہیں اگر تمام درختوں کے پتے ان کے دشمن ہو جائیں اور تمام سمندروں کے قطرے اور تمام پتھروں کے سارے ذرات اور ہر چیز جو اس دنیا میں ہے۔

کیا آپ نے بھی حفاظت الٰہی کی مثال دیکھی؟ جو ہر جگہ آپ کے ساتھ رہی۔ اور کسی ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے کی طاقت نہ ہو سکی کہ آپ کو نقصان پہنچائے۔ آپ کے خلاف کئی مقدمات قائم کئے گئے لیکن آپ کے خدا نے آپ کو ہر ایک مقدمہ سے بری کیا۔ اور آپ کی عزت یا آپ کی جان کو ایک رتی بھر نقصان نہ پہنچایا جا سکا۔ ہر مقدمہ سے پہلے آپ کو برءت کا علم بھی دیا جاتا رہا۔

یأتون من کل فج عمیق

خدا نے کہا تھا "یأتون من کل فج عمیق۔ یأتیک من کل فج عمیق۔" یعنی لوگ تیرے ملنے کے لئے دُور دُور سے آئیں گے اور ان کی کثرت کی وجہ سے راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ اسی طرح تحائف بھی آپ کو دُور دُور سے آئیں گے۔ آپ ایک دُور افتادہ بستی قادیان کے رہنے والے تھے۔ جس کا کسی کو پتہ نہ تھا۔ آپ خود ایسی گمنامی کی حالت میں تھے کہ کوئی آپ کو جانتا نہ تھا دنیا سے الگ ہو کر ایک مسجد میں عبادت الٰہی کرنا اور قرآن پڑھنا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ پھر وہ کونسی طاقت تھی جس نے آپ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا اور آپ میں ایسی کشش رکھ دی کہ دُور دراز ممالک سے لوگ آپ کو ملنے کے لئے کھنچے آئے۔ یہاں تک کہ واقعی راستوں میں گڑھے پڑ گئے۔

ایک امریکن آپ کو ملنے کے لئے قادیان پہنچا۔ اس نے آپ کے سچا ہونے کی دلیل پوچھی آپ نے فرمایا کہ آپ کا آنا ہی میری صداقت کی دلیل ہے۔ میرے خدا نے پہلے سے مجھے بتایا ہوا ہے کہ دُور دراز ملکوں سے لوگ مجھے ملنے کے لئے آئیں گے۔ امریکن خاموش ہو گیا۔ تحائف بھی آپ کو اللہ تعالیٰ دُور دُور سے بھیجتا رہا اور آپ کا گھر تحائف سے بھرا رہا۔

سب برکتیں حضرت رسول مقبولؐ کی ہیں

خدا نے آپ کو کہا تھا "کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم" یعنی سب برکتیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔ پس مبارک ہے وہ استاد اور مبارک ہے یہ شاگرد۔ آپ نے بتایا کہ جو کچھ آپ کو ملا ہے سب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر
ثابت ہو چکا ہے ہمیشہ خریدتے
وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل
ملاحظہ فرمایا کریں۔
بڑی شیشی دو روپے — درمیانی ایک روپیہ — چھوٹی آٹھ آنے
دوران جلسہ پر گول بازار ربوہ میں
ہمارا سٹال ہوگا

زود جام عشق
طاقت کا بہترین تحفہ
قیمت خوراک ایک ماہ
پچیس روپے

اکسیر حیات
رئیسہ کی زائل شدہ طاقت
کو بحال کرتا ہے۔
قیمت خوراک دو ہفتہ چھ روپے

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی
کے لئے بہترین تحفہ۔
بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے
چھوٹی دس آنے
مگر
جلسہ سالانہ کے ایام کے لئے
بڑی شیشی ایک روپیہ
چھوٹی آٹھ آنے

ادویات ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ہر قسم کی طبی ضروریات کیلئے دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ سے رجوع فرماویں

سب علوم کے حقیقی سرچشمے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے جن علوم کو ظاہر کیا وہ اپنی شان میں نرالے ہیں۔ آپ کی کتابوں میں الہٰی علوم کے دریا بہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ نے اس خدا کو ظاہر کیا جو مدتوں سے اپنا چہرہ چھپائے ہوئے تھا۔ کوئی اس کا اہل ہی نہ تھا کہ اس پردہ کو اٹھائے۔ آپ نے ہمیں اس خدا کا قرب میسر کر دیا۔ علوم کچھ کوئی شاخ ایسی نہ رہی جو ہماری مقصود زندگی کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہو اور اسے چھوڑ دیا گیا ہو۔ آپ کی کتابیں اخلاق اور روحانیت کا نچوڑ ہیں لیکن آپ نے فرمایا:-

این چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمدؐ است

یعنی یہ رواں چشمہ جو میں مخلوق الٰہی کو دے رہا ہوں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک سمندر سے ایک قطرہ کے برابر ہے۔ سبحان اللہ فتبارک من علّم و تعلّم۔

اللہ تعالیٰ آپ کا متولّی تھا

آپ کو خدا نے کہا تھا کہ وہ آپ کا متولی اور متکفل ہوگا اور آپ کی ساری ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ جب آپ کو یہ کہا گیا تو آپ کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ بچے ہوئے ٹکڑوں پر آپ کا گزارہ تھا۔ لیکن اس خدائے عظیم کی کیا شان ہے۔ اس نے آپ کی ایسی کفالت کی کہ کوئی باپ اپنے عزیز ترین بیٹے کی بھی نہیں کر سکتا۔ آپ بے مال تھے آپ کو اس قدر مال دیا کہ اس کا شمار نہ رہا۔ اور قیامت تک وہ آپ پر مال قربان کرواتا رہے گا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگ دیئے کہ وہ آپ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مال خرچ کرنے میں انتہائی لذت محسوس کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ آپ کو کوئی شہرت حاصل نہ تھی خدا نے آپ کو لازوال شہرت اور عزت دی۔ آپ کو زمین سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دیا۔ انسانوں کے قلوب میں آپ کی ایسی عزت قائم کر دی کہ وہ آپ پر اپنا جان و مال قربان کرنا اپنی انتہائی خوش قسمتی یقین کرتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا کہ آپ پر اپنے تمام دل اور تمام جان سے قربان ہونے والے آتے رہیں گے۔ اور اس کثرت سے آئیں گے کہ مخالفین کی کوئی حیثیت ہی نہیں رہے گی۔ خدا نے انسانوں کے دلوں میں آپ کی محبت ڈال دی ایسی محبت کہ وہ آپ کے مطاع حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر درود بھیجتے ہیں اور آپ کی محبت میں آنسو بہاتے ہیں۔ آپ کو ایسی بیوی دی جو ناصالحات قانتات حافظات کی پوری مصداق اور عالی نسب تھی جو ہر رنگ میں آپ کی مددگار تھی اور غمگسار رہی۔ اس بیوی میں سے ایسی اولاد دی جو آسمان روحانی پر چاند اور ستاروں کی طرح چمکی اور خدمت اسلام میں نہایت درجہ ممتاز ہوئی اور جسے مسیح موعود کی آپ کا جانشین ہوئی۔ اُن کے مال اور عزت میں بھی برکت دی گئی۔ غرض کوئی انسانی ضرورت نہیں ہوئی جو خدا نے وہاب کی طرف سے پوری نہ کی گئی۔

مجھ جیسے عاجز اور بےمایہ انسان میں یہ طاقت نہیں کہ ان افضال الٰہیہ کو بیان کر سکے جو اس شخص پر کئے گئے جس پر خدا نے یہ کلام نازل کیا تھا۔ اور جو تذکرہ کیا گیا ہے نہایت مختصر اور ادھورا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ان افضال کی کوئی حد نہ رہی۔ انہوں نے ہر پہلو سے اس بندۂ خدا کو گھیر لیا اور خدا کے کلام کے ایک ایک حرف کو سچا ثابت کر دکھایا۔ پھر بھی یہ کیسا ظلم ہے کہ اس کلام کو افتراء سمجھا جائے۔ کیا افتراء اسی طرح کا ہوا کرتا ہے کہ اس کی ہر بات پوری شان کے ساتھ درست نکلے اور اس میں سے خدا کی معرفت اور محبت کی خوشبو آئے۔ اور وہ سعید روحوں کو اس طرح اپنی طرف کھینچے جس طرح شہد چیونٹیوں کو کھینچتا ہے یا مقناطیس لوہے کو۔ اس میں خدا کی عظمت اور شوکت نظر آئے اور پھر وہ عظمت و شوکت اپنے رنگ دکھائے۔ کیا دنیا میں کبھی ایسا ہوا ہے کہ کسی نے اتنے بڑے افترا کئے اور بچ رہا۔ نہ صرف بچ رہا بلکہ ترقی پر ترقی پاتا گیا۔ اور ترقی کے راستے میں دنیا کی کوئی طاقت روک نہ ڈال سکی۔

دعوت غور و فکر

ایک سعید انسان کو امر پر غور و فکر کرنا چاہیئے۔ جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وہ معاملہ ہو جو اوپر کے الہامات میں بیان ہوا ہے اس کی اطاعت سے باہر نکلنا خدا اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے باہر نکلنا ہے اور اس سے دشمنی رکھنا۔ ایسے شخص کی اطاعت اور محبت میں ہی نجات ہے۔ اتنی دلیری اور بے باکی سے خدا پر افتراء کرنے والا خدا تعالیٰ کے عبرتناک عذاب کے نیچے آنے سے نہیں رہ سکتا۔ کیا ان لوگوں کا حال نظر نہیں آیا جنہوں نے صرف چند ایک جھوٹے الہام بنائے۔ اور خدا کی طرف سے ماموریت کا دعویٰ کر دیا کیا ان میں سے کوئی خدا کے عذاب سے بچ سکا؟ پھر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے بارے میں خدا کا یہ قانون کیونکر بدل گیا نہیں وہ قانون بدلا نہیں۔ نہ ہی بدل سکتا ہے بلکہ یہ شخص واقعی محبوب خدا اور مامور الٰہی تھا۔ ان الہامات کا ایک ایک لفظ منادی کر رہا ہے اور آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ بھی گواہی دے رہا ہے۔ آپ کے ساتھ خدا نے پیار کیا اور خوب پیار کیا۔ آپ کی ہر مراد کو خدا نے پورا کیا اور خوب پورا کیا۔ آپ کو ہر لحظہ آگے سے آگے لے گیا اور خوب لے گیا اور آپ کی طرف وہ سعید روحوں کو کھینچ لایا اور خوب کھینچ لایا۔ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔ آپ اس کے کس کس حصہ کو دیکھیں گے وہاں تو ہر جگہ ہی خدا کا جلوہ نظر آتا ہے۔ خدا نے اس سے پیار کرنے والوں سے پیار کیا اور اس سے دشمنی رکھنے والوں سے دشمنی کی۔ کیا پھر بھی ایک خوف خدا رکھنے والے کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ کیا پھر بھی وہ اسکی غلامی میں داخل ہونے سے تحرز کرتا ہے۔ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

88

امانت تحریکِ جدید کی اہمیّت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی۔ اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اشوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ ایک تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔ اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زندہ نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے۔ پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہے اُسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے۔ یاد رکھو غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقعہ مل سکیگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے پس اللہ اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

بندوق پستول ریوالور و کارتوس وغیرہ ہر قسم خرید کرنے کیلئے قریشی محمود الحسن اسلحہ ڈیلر کچہری بازار سرگودھا

تاریخ اسلام

ابو عثمان حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ

(مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ کا اعجاز تھا کہ اسلام اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشد ترین دشمن ابوجہل کے گھر میں پیدا ہونے والا عکرمہ اپنی نیکی، قربانی اور شجاعت کی بدولت تاریخ اسلام میں ایک بلند مقام پا گیا اور رضی اللہ عنہ کے خطاب سے نوازا گیا۔

ہماری ماں ام سلمہؓ راوی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں دیکھا کہ ابوجہل کے پاس جنت کے انگور کا گچھا ہے۔ جب حضرت عکرمہؓ مسلمان ہوئے تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام سلمہؓ! یہ ہے میری خواب کی تعبیر (اسد الغابہ ابن اثیر جزری صفحہ)

ابوجہل اسلام کا سخت ترین دشمن تھا۔ اُس کی ساری زندگی اسلام کی مخالفت اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذا دہی میں گذری۔ عکرمہ بھی اس بارہ میں ابوجہل کے نقش قدم پر چلا۔ لیکن اسماء الرجال کی کتب کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ابوجہل کی طرح خباثت اور ظلم طبیعت میں نہ تھا۔ چنانچہ کتاب اسد الغابہ میں جہاں اس کی مخالفت اسلام کا ذکر ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ فما ظلم اُس کی طبیعت میں ظلم نہ تھا (اسد الغابہ)

اسلام کی تاریخ میں تین مواقع ثابت ہیں جب عکرمہ تلوار سونت کر اسلام پر حملہ آور ہوا۔ بدر کے دن اپنے والد کے ساتھ مکہ سے چل کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ میدان جنگ میں اپنے باپ کے ساتھ کھڑا تھا جبکہ معاذؓ بن عمرو بن جموح ابوجہل پر باز کی طرح جھپٹے اور اس کی ٹانگ پر ایسا وار کیا کہ ابوجہل زمین پر آ رہا۔ اس وقت معاذؓ پر جوان عکرمہ نے اُن کے شانہ پر وار کر کے بازو بے کار کر دیا تھا بازو لٹکتا رہا اور معاذؓ اسی طرح لڑتے رہے جب اس بازو کو روک محسوس کیا تو پاؤں کے نیچے لے کر زور سے پرے پھینک دیا۔ اس کے بعد معوذؓ بن عفراء نے ابوجہل پر حملہ کیا اور بقیہ کسر اُس نے پوری کر دی۔ لیکن ابھی جان باقی تھی کہ ابن مسعودؓ نے اس کی گردن کاٹ کر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس کا سر پیش کر دیا (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ بدر)

عکرمہؓ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ بہت جنگجو اور شہسوار تھا۔ اُحد کے دن اپنی بیوی ام حکیمؓ کے ساتھ شامل ہوا۔ دوسرے عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں پر یہ اور خالد بن ولید حملہ آور ہوئے تھے (طبقات کبیر)

تاریخ سے ثابت ہے کہ ابوسفیان نے بدر کے واقعہ کے بعد عکرمہؓ کو خاص طور پر مسلمانوں سے بدلہ لینے پر اکسایا تھا۔ اس کے بعد فتح مکہ کے موقعہ پر عکرمہ اور صفوان بن امیہ نے لوگوں کو خندمہ (ایک پہاڑی) پر مسلمانوں سے لڑنے کے لئے جمع کیا۔ یہاں خالد بن ولیدؓ راستہ میں اُن کی مڈبھیڑ ہوئی خالدؓ کے دستہ میں سے حبیش بن اشعرؓ اور کرز بن الفہریؓ شہید ہوئے اور ان کے تیرہ آدمی مارے گئے۔ لیکن صفوان اور عکرمہ دونوں بھاگ گئے۔

فتح مکہ اور عکرمہؓ

آٹھ ہجری رمضان کے مہینہ میں مکہ فتح ہوا۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھ آدمیوں کے متعلق اعلان فرمایا کہ انکو جہاں پاؤ قتل کر دو۔ اُن میں سے دو عورتیں تھیں جو ابن اخطل نے بطور کنچنیاں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ گا گا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو کرتی تھیں۔ مردوں میں سے ایک اخطل تھا جو کنچنیوں کا مالک تھا۔ دوسرا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھا۔ تیسرا مقیس بن صبابہ تھا جو بازار میں پکڑا گیا اور قتل ہوا۔ اس کی ایک کنچنی بھی قتل ہوئی دوسری نے چھپ کر بیعت کر لی۔ عکرمہ یمن کو بھاگ گیا۔

عکرمہ کی بیوی ام حکیم (اپنے چچا حارث کی لڑکی) زیرک اور عاقلہ تھی۔ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اور پھر حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عکرمہ کے لئے امان طلب کی۔ حضور صلعم نے عکرمہ کو امان دے دی۔ اس کی بیوی اس کے پیچھے یمن روانہ ہوئی۔ جب عکرمہ کشتی پر سوار ہو کر یمن کی جانب روانہ ہوا تو سمندر میں طوفان آ گیا۔ کشتی میں سوار لوگ لات، عزیٰ کی دہائی دینے لگے تو کشتی والوں نے کہا یہاں لات و عزیٰ (بت) کسی کام نہیں آ سکتے۔ خدا ہی ہے جو اس طوفان سے بچا سکتا ہے۔ اس پر عکرمہ نے دعا کی کہ اے خدا! اگر تو مجھے اب بچا لے تو میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لوں گا۔ اور یقیناً میں اُن کو معاف کرنے والا اور کریم پاؤں گا۔ (اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ) چنانچہ یہ اپنی بیوی کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

عکرمہ کو گلے سے لگا لیا

جب عکرمہؓ حضور صلعم کی خدمت میں پہنچے تو حضورؐ نے نہایت محبت سے اس کا استقبال کیا اور اُسے سینہ سے لگا لیا۔ زاد المعاد میں بالمستدرک حاکم میں ہے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سُنا کہ عکرمہؓ آ رہا ہے تو حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ دیکھو جب عکرمہ آ رہا ہے اُس کے باپ کو بُرا نہ کہنا اُسے تکلیف ہوگی۔

اکمال فی اسماء الرجال میں ہے کہ آپ نے اس واقعہ پر یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کی مثال کان کی ہے (کسی میں سونا کسی میں کوئی) جو جاہلیت میں بہتر تھا وہ اسلام میں بھی بہتر ہے بشرطیکہ وہ اسلام کو سمجھیں۔

عکرمہ آیا تو ندامت سے سر جھکا ہوا تھا۔ عرض کیا کہ میری بیوی نے کہا ہے کہ آپ نے مجھے امان دے دی ہے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" عکرمہ نے کہا۔

"اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و انت عبد الله ورسوله وانت ابر الناس و اصدق الناس واوفى الناس"

(مستدرک حاکم جزو سوم صفحہ ۲۴۲)

کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور آپ اس کے عبد (بندے) ہیں اور رسول ہیں۔ اور میں یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ آپ محسن ترین صادق اور حق کا خیال رکھنے والے ہیں۔

اور پھر کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے اسلام کی جو دشمنی کی ہے اس کے لئے خدا سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے معاف کر دے۔ رحیم و کریم آقا نے عکرمہ کے لئے دعا کی:

"اللهم اغفر لعكرمة كل عداوة عادانيها او موكب اوضع فيه يريد ان يصد عن سبيلك"

کہ اے اللہ! عکرمہ نے جو بھی عداوت کی اُسے معاف فرما اور تیری راہ سے لوگوں کو روکنے کی جو سعی کی اُسے بھی معاف کر دے۔

(مستدرک حاکم جزو سوم صفحہ ۲۴۲)

پھر عکرمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ ارشاد فرمائیں تاکہ میں اس کو حرز جان بناؤں۔ فرمایا:۔

"قل اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله وتجاهد فی سبیله"

تو خدا کی توحید اور میری رسالت کی منادی کر اور خدا کی راہ میں جہاد کر۔

عکرمہ نے عرض کی کہ اے رسول خدا! جتنی میں نے خدا کی راہ سے روکنے میں خرچ کیا۔ اُس سے دوگنا اسلام کی راہ میں خرچ کروں گا۔ اور جتنی جنگ و جدل کی ہیں ان سے دوگنی مجاہدانہ خدا کے دین کی اشاعت کے لئے کروں گا۔ اور اس پر آپ کو گواہ رکھتا ہوں۔

یہاں یہ امر مدنظر رہے کہ یہ وہ شخص کہہ رہا ہے جس نے کئی برس اسلام کی مخالفت کی۔ یہ فقرہ یقیناً اُن کی نیکی اور تلافی مافات کی خواہش اور اشاعت دین کیلئے اُن کے جوش پر دلالت کرتا ہے۔

عکرمہؓ میدان عمل میں

بیعت کے وقت عکرمہؓ نے جو کچھ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اس سے پتہ لگتا ہے کہ اُس کو تلافی مافات کا پورا احساس تھا اور اُس نے اُن وعدوں کو پورا کرنے کا عزم کر لیا تھا۔ اسد الغابہ کے مصنف لکھتے ہیں۔

"فاسلم وحسن اسلامه وكان من صالحي المسلمين"

کہ عکرمہ مسلمان ہوئے اور انکا اسلام بہت اچھا تھا اور وہ صالح مسلمان تھے۔

حافظ ابن عبداللہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب استیعاب میں لکھتے ہیں:۔

"ثم اجتهد فی العبادة"

کہ پھر وہ عبادت میں لگے رہتے اور یقیناً جو حقیقی عبادت کرتا ہے وہ اپنے دل کو دھوتا ہے۔ اور بارگاہ خداوندی کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ ایک واقعہ سے اُن کے ذوق عبادت اور عشق الٰہی کا اندازہ کیجئے مستدرک حاکم میں ہے۔ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ:۔

"كان عكرمة ابن ابى جهل ياخذ المصحف فيضعه على وجهه ويبكى ويقول كلام ربى كتاب ربى"

(مستدرک حاکم حدیث صفحہ ۲۴۳)

باقی صفحہ ۴۹

اولیاءِ کرام کے الہامات۔ رؤیا اور کشوف

(از مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

اسلام نے اپنے کامل متبعین کو فرش سے اٹھا کر عرش پر پہنچا دیا۔ فرشتوں نے اُن سے مصافحے کئے۔ اور خود خدا تعالیٰ اُن سے ہمکلام ہوا

یہ وہ نعمت عظمٰی ہے جس کی نظیر پیش کرنے سے دیگر مذاہب عاجز ہیں اور یہ نعمت امتِ محمدیہ میں آج بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جاری ہے

مذہب کا سب سے بڑا مقصد

مذہب کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے مضبوط رشتہ قائم ہو اور وہ اپنے ظرف کے مطابق صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بن جائے۔ اور اسے خدا کی طرف سے محبوبیت کا مقام حاصل ہو جائے۔ کیونکہ انسان کے اندر جس طرح محبت کا جذبہ مخفی رکھا گیا ہے اسی طرح محبت کئے جانے کی خواہش بھی اس کے اندر پیدا کی گئی ہے۔ اور انسان جب کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا محبوب اس کی محبت کے جواب میں اس سے محبت کرے۔ اپنے قرب میں اس کو جگہ دے۔ اس سے اظہار ملاطفت کرے، محبت سے کلام کرے اور ہمدردانہ سلوک کرے۔ سچ ہے ؎

دیدار گر نہیں تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

پس جب اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں اپنی محبت کا بیج بویا ہے تو یہ بھی ساتھ ہی تسلیم کرنا پڑے گا کہ سچے مذہب کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ بشارت دے کہ خدا تعالیٰ بھی محبت کے جواب میں اس بندہ سے محبت کرے گا۔ ورنہ یکطرفہ آگ لگا دینا اور تڑپ پیدا کر دینا۔ اور دوسری طرف اس کا جواب پیدا نہ کرنا ایک عذاب ہے اور یہ ہرگز تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ انسان کو خدا نے عذاب کے لئے پیدا کیا ہے کیا مذہب کا یہ مقصد ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کے دل میں ایک ایسی خواہش پیدا کر دے جو کبھی پوری نہیں کی جائے گی۔ ایک ایسی منزل کا پتہ بتائے جہاں تک پہنچنا کبھی ممکن نہ ہو گا؟ یہ مذہب کا ہرگز مقصد نہیں ہو سکتا۔ پس سچے مذہب کی علامت یہی ٹھہرتی ہے کہ وہ انسان کے دل میں جہاں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے ملنے کی تڑپ پیدا کرے وہاں ایسا راستہ بتائے جس پر چل کر انسان خدا کا محبوب بن جائے۔ اس کی ملاقات سے مسرور ہو اور اس کے کلام سے خوش وقت ہو۔ اس کی محبت کا مزا چکھے۔ تشنہ کام عشق کو نظارہ کا جام پئے۔ اور اپنے پیارے کی زیارت سے مشرف ہو۔ جو مذہب ایسا نہیں کرتا وہ دنیا کے لئے شفا نہیں بیماری ہے۔ دوا نہیں بلکہ درد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت جو مذہب ہمیں عطا فرمایا اور جسے اس نے دنیا کے لئے پسندیدہ مذہب ٹھہرایا وہ اسلام ہے اور مذاہب عالم میں صرف اسے یہ شرف حاصل ہے کہ اب اس کی پیروی ہی انسان کو محبوب الٰہی بنا دیتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

کہ اے لوگو! اگر تم خدا کے عاشق زار ہو تو میری پیروی کرو۔ یعنی اسلام کو دستور العمل بناؤ۔ خدا تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔

مقام محبوبیت

اس آیت کریمہ میں واضح ہدایت موجود ہے کہ انسان کو محض محبت الٰہی کے پیدا کرنے پر قناعت نہیں چاہئے بلکہ اس کے لئے ابھی محبوبیت کا درجہ باقی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اسے دیا جائیگا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے سچے متبعین میں سے ان کے وارث بنائے ہیں پس ان کی امت انکی وارث ہوتی ہے۔ وہ سب کچھ پاتے ہیں جو ان نبیوں کو ملا ہو بشرطیکہ وہ ان کے پورے متبع ہوں۔ اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ میں اشارہ فرمایا ہے۔ پس دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ نے افراد امت کو اپنا محبوب قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ محبوبوں کے سردار صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور آپ کے نمونہ پر چلیں۔"

پھر آیت کریمہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی تفسیر میں حضور علیہ السلام نے لکھا:-

"یہ بات واضح ہے کہ ہدایت کی اقسام میں کشوف، الہام، رؤیائے صالحہ، مکالمات ومخاطبات اور محدثیت شامل ہے۔ تاکہ ان کے ذریعہ قرآن کریم کے اسرار کھلیں اور یقین بڑھے۔ اس آیت کی غرض کے سوا انعام کے اور کوئی معنی نہیں کیونکہ یہ چیزیں ان سالکوں کا اصل مقصد ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان پر معرفت الٰہی کے حقائق کھلیں اور وہ اپنے رب کو اس دنیا میں ہی پہچان لیں۔ محبت اور ایمان میں ترقی کریں۔ اور دنیا سے منہ موڑ کر اپنے محبوب کا وصال حاصل کریں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس بات کی ترغیب دلائی ہے کہ وہ اسی کی بارگاہ سے انعام طلب کیا کریں۔ اسی نے انہیں یہ حکم بھی دیا کہ وہ ان نعمتوں کو عطا کرنے پر راضی تھا۔ بلکہ اس بات کا فیصلہ کر دیا تھا کہ اپنی ان نعمتوں میں سے کچھ حصہ ضرور دیا جائے گا۔ اور انہیں نبیوں کا وارث بنانا مقدر کیا۔ .... لیکن یہ سب کچھ متابعت اور ظلیت کے طور پر اور استعدادوں اور ہمتوں کے اندازہ کے مطابق ہے۔"

مکالمات الٰہیہ کا انعام

قرآن کریم بڑے زور کے ساتھ اس امر کا دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت محبوب الٰہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے مخاطبات و مکالمات الٰہیہ سے آپ کے متبعین کو سرفراز کیا جائے گا اور وہ محبوب خدا بنیں گے۔ البتہ قرآن کریم ان محبوبانِ الٰہی کی دو قسمیں قرار دیتا ہے۔ ایک وہ ہیں جنہیں منصب نبوت پر فائز کیا جائے گا اور انہیں بکثرت مخاطبات و مکالمات الٰہیہ سے نوازا جائیگا اور ان کا ماننا ضروری ہو گا۔ دوسرے وہ محبوبان الٰہی ہونگے جن سے خدا ہمکلام تو ہوگا لیکن ان کو یہ اذن نہ دیا جائے گا کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنے تئیں منوانے کے لئے پیش کریں۔ یہ لوگ اسلامی اصطلاح میں اولیاء اللہ کہلاتے ہیں۔ ان کی صحبت مغتنمات سے ہے۔ سلوک کے منازل طے کرانے میں ان کی پیروی نہایت مفید اور ایمان افروز ہوتی ہے۔ ان اولیاء اللہ کی شناخت کے لئے قرآن کریم یہ علامت بتاتا ہے:

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ الذین آمنوا وکانوا یتقون۔ لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذلک ھو الفوز العظیم۔

پوشیدہ نہ رہے کہ خدا کے ولیوں پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہی رہتے ہیں یعنی اپنے نفس پر کسی قسم کا خوف اور غم ان کو نہیں ہوتا۔ غیروں کی تکلیف کا خوف وغم انکا شعار ہوتا ہے۔ ان کے اپنے نفوس مطمئن ہوتے ہیں ہاں غیروں کی اصلاح کے لئے فکرمند۔ یہ لوگ ایمان دار اور متقی ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بشارات ہوتی ہیں دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں۔ خدا کے قانون کو کوئی بدل نہیں سکتا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ خدا کے ولی وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں نفس مطمئنہ حاصل ہو اور جو مومن ہوں متقی ہوں اور انہیں خدا کی طرف سے غیب کی باتیں بتائی جاتی ہوں۔ جن میں سے بعض اس دنیا میں واقع ہوتی ہیں اور بعض آخرت کے متعلق ہوتی ہیں۔ یہ اس لئے کہ ان کی کرامت ظاہر ہو اور ان کی کامیاب زندگی پر مہر تصدیق ثبت ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"فرمایا۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا۔ یعنی جن لوگوں نے اپنے قول اور فعل سے بتا دیا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر انہوں نے

استقامت دکھائی۔ ان پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ فرشتوں کا نزول ہو اور مخاطبہ نہ ہو۔ نہیں بلکہ وہ انہیں بشارتیں دیتے ہیں۔ یہی تو اسلام کی خوبی اور کمال ہے جو دوسرے مذاہب کو حاصل نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۲۰)

اسلام کے اس دعویٰ کے ثبوت میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے انسان محبوب الٰہی بن جاتے ہیں اور خدا ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اس دکھوں بندگی میں خدا کو پیش کیا جا سکتا ہے جس سے خدا ہمکلام ہوا۔ خاکسار ان میں سے چند اولیاء کرام کے الہامات، رؤیا اور کشوف بطور نمونہ پیش کرتا ہے۔ یہ الہامات اور کشوف صحابہ کرام کے زمانہ سے مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور تک میں نے درج کئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے بعد اولیاء امت کے بیشمار الہامات، رؤیا و کشوف اس کے علاوہ ہیں جن سے اکثر احباب باخبر ہیں اور خدا کے فضل سے خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہم میں موجود ہے جس کو خدا کے حضور یہ مقام حاصل ہے۔

صحابہ کرامؓ کو الہام

۱۔ "عن عائشۃ قالت لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما نجرد موتانا ام نغسلہ فلما اختلفوا القی اللہ علیھم النوم حتی ما منھم رجل الا و ذقنہ فی صدرہ ثم کلمھم مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ھو۔ اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ ثیابہ فقاموا فغسلوہ وعلیہ قمیصہ۔" (مشکوٰۃ باب الکرامات)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب صحابہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا۔ تو انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ حضورؐ کو کپڑے سمیت غسل دیں یا کپڑے اتار کر جیسا کہ ہم اپنے مُردوں کو نہلاتے ہیں۔ اس بارے میں انہوں نے اختلاف کیا۔ خدا نے ان پر نیند طاری کر دی اور ہر ایک کی ٹھوڑی سینے کی طرف جھک گئی۔ ناگہاں کسی بولنے والے نے گھر کے ایک گوشے سے کلام کیا کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ کون ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں ہی غسل دو۔ پس وہ کھڑے ہو گئے اور کپڑوں سمیت غسل دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خطبہ کی حالت میں حضرت ساریہؓ کے لشکر کے پسپا ہونے کا نظارہ دیکھا تو اسے دیکھ کر خطبہ کے دوران ہی بآواز بلند فرمایا یاساری الجبل (مشکوٰۃ باب الکرامات) اور یہی آواز لشکر میں حضرت ساریہؓ نے سُنی۔

۲۔ اذان کی بابت رؤیا:۔

عن عبد اللہ بن زیدؓ قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل لیضرب بہ الناس لجمع الصلوٰۃ طاف بی و انا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس۔ قال ما تصنع بہ قلت ندعوا بہ الی الصلوٰۃ۔ قال افلا ادلک علی ما ھو خیر من ذالک۔ فقلت لہ بلی۔ فقال تقول اللہ اکبر الی آخرہ۔ وکذا الاقامۃ فلما اصبحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بما رأیت۔ فقال انھا لرؤیا حق ان شاء اللہ۔ فقم مع بلال فالق علیہ ما رأیت فلیؤذن بہ فانہ اندی صوتا منک۔ فقمت مع بلال فجعلت القیہ علیہ ویؤذن بہ فقال فسمع بذالک عمر بن الخطاب وھو فی بیتہ فخرج یجر رداءہ یقول یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لقد رأیت مثل ما اری۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد۔ رواہ ابوداؤد والدارمی وابن ماجہ۔ (مشکوٰۃ باب الاذان)

حضرت عبد اللہ بن زید سے مروی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کی خاطر لوگوں کو جمع کرنے کے لئے ناقوس کا ارشاد فرمایا ایک دفعہ نیند کی حالت میں میں نے دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ میں ناقوس لئے میرے پاس سے گذرا۔ تو میں نے اسے کہا کہ کیا تم یہ ناقوس فروخت کرنا چاہتے ہو؟ اُس نے غرض پوچھی تو میں نے بتایا کہ ہم اس کے ذریعہ لوگوں کو نماز کے لئے بلائیں گے۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز کی طرف راہنمائی نہ کروں۔ ہاں میں جواب پاکر اُس نے کہا کہ تم یہ الفاظ کہا کرو۔ اس پر اس نے اللہ اکبر سے شروع کرکے آخر تک اذان کے الفاظ دہرائے اور کہا اسی طرح اقامت کہا کرو۔

جب صبح میں اٹھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اطلاع دی تو حضورؐ نے فرمایا۔ یقیناً یہ رؤیا سچی ہے پس بلالؓ کے ساتھ ہو کر اپنی رؤیا کے مطابق الفاظ دہراؤ۔ اور وہ انہیں بآواز بلند کہے۔ کیونکہ اس کی آواز زیادہ بلند ہے۔ اس پر بلالؓ کے ساتھ کھڑا ہو کر الفاظ بتانے لگا۔ اور انہوں نے اذان کہی۔

پھر حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ اذان حضرت عمرؓ بن خطاب نے اپنے گھر میں سُنی تو چادر گھسیٹتے (جلدی میں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کرنے والے کی قسم کہ میں نے بھی رؤیا میں ایسا ہی دیکھا ہے جیسا عبد اللہ نے۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔

۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

عن ابن عباسؓ قال رأیت جبرائیل مرتین۔"

(طبقات ابن سعد صفحہ ۲۳۳)

یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جبرائیل کو دو مرتبہ رؤیا میں دیکھا۔

۴۔ حضرت عمرؓ کا رؤیا:۔

"خطب الناس یوم الجمعۃ فحمد اللہ واثنی علیہ بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد ایھا الناس انی رأیت رؤیا لا اراھا الا بحضور اجلی رأیت ان دیکا احمر نقر فی نقرتین فحدثتھا اسماء بنت عمیس فحدثتنی انہ یقتلنی رجل من الاعاجم۔"

(طبقات ابن سعد ج ۳ صفحہ ۲۴۳)

ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ جمعہ میں خداؐ کے لائق حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ لوگو! میں نے بڑی واضح روشن رؤیا میں دیکھا کہ ایک سُرخ رنگ کے مُرغ نے مجھے دو ٹھونگے مارے ہیں۔" اور جب میں نے یہ رؤیا اسماء بنت عمیس سے بیان کی تو انہوں نے تعبیر کے طور پر کہا۔ مجھے کوئی عجمی شخص شہید کرے گا۔

۳۔ "رأی الحسن بن علی رضی اللہ عنھما عیسیٰ بن مریم علیھما السلام فی المنام فقال انی ارید ان اتخذ خاتما فما الذی اکتب علیہ فقال اکتب علیہ لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین۔"

(رسالہ قشیریہ صفحہ ۲۰۹ خطب الکلام فی تفسیر الاحلام صفحہ ۳)

ترجمہ۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک دفعہ خواب میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا اور کہا کہ میں ایک انگوٹھی بنوانا چاہتا ہوں اس پر کیا لکھوں؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا کہ اس پر لکھو "لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین"۔

۴۔ مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان معتبر عند دائرۃ المعارف دکن میں ایک رؤیا حضرت طارق فاتح اسپین کا لکھا ہے:۔

"انہ کان نائما فی المرکب وقت التعبر بہ وانہ رأی النبی صلعم والخلفاء الاربعۃ رضی اللہ عنھم یمشون علی الماء حتی مروا و بشرہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم بالفتح وامرہ بالرفق المؤمنین بالمسلمین والوفاء بالعھد۔"

ترجمہ:۔ ایک دفعہ حضرت طارقؓ نے اپنی مہم کے دوران سواری (کشتی) میں سوئے ہوئے تھے کہ انہوں نے رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم کو پانی پر چلتے دیکھا۔ اور جب وہ پاس سے گذرے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طارق کو فتح کی بشارت دیتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور ایفاء عہد کا ارشاد فرمایا۔

۵۔ "عن عمر بن عبد العزیز انہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام وابو بکر عن یمینہ وعمر عن شمالہ فقال لی یا عمر ان ولیت من امر الناس شیئاً فخذ بسیرۃ ھذین۔"

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے ایک دفعہ خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کے دائیں طرف حضرت ابوبکرؓ اور بائیں طرف حضرت عمرؓ تھے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے عمر! اگر تجھے لوگوں پر حکومت کا موقعہ ملے تو ان دونوں کی سیرت کو اپنانا۔

۶۔ "ذکر الخطیب فی تاریخہ ایضا ان ابا حنیفۃ رأی فی المنام انہ ینبش قبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فبعث من سأل محمد بن سیرین فقال صاحب ھذہ الرؤیا یثور علما لم یسبقہ الیہ احد۔"

(مرآۃ الجنان ج ۱ صفحہ ۳۱۲)

ترجمہ:۔ خطیب نے اپنی تاریخ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے خواب میں دیکھا کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر اکھیڑ رہے ہیں۔ تب انہوں نے ایک شخص کو حضرت محمد بن سیرین کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے تعبیر کے طور پر کہا کہ اس رؤیا کا دیکھنے والا علم میں وہ کمال حاصل کرے گا جس سے کسی نے سبقت نہ کی ہوگی۔

۷۔ حضرت امام شافعیؒ المتوفی ۲۰۴ھ رجب ۲۱۳

"قال الشافعی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی۔ یا غلام من انت فقلت من رھطک یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنوت منہ فاخذ

من ربقه المبارك فنفثت
فمي فاذر ريقه على لساني
وفمي وشفتي وقال اعني
بارك الله فيك "
(مرآة الجنان جلد ۳ صفحہ ...)

ترجمہ:۔ حضرت امام شافعیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ خواب میں انہوں نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ حضور صلعم نے دریافت فرمایا کہ اے غلام! تُو کون ہے۔ عرض کیا حضور آپ کے خاندان سے ہوں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا قریب آجاؤ۔ اور میں آپ کے قریب ہوگیا تو آپ نے اپنا لعاب لے کر میرے منہ کھولنے پر میری زبان منہ اور ہونٹوں پر اسے لگا دیا اور دعا کے ساتھ رخصت کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے۔

۸۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ

وحكي عن احمد بن حنبلؒ
قال كنت يوماً مع الجماعة
تجردوا و دخل الماء ۔
فاستعملت الحديث من
كان يؤمن بالله واليوم
الآخر فلا يدخل الحمام
الا بمئزر ولم اتجرد ۔
فرأيت تلك الليلة قائلاً
يقول لي يا احمد ابشر
فان الله قد غفر لك
باستعمالك السنة وجعلك
اماماً ۔ قلت من انت قال
جبريل ۔ "
(کتاب الشفاء قاضی عیاض صفحہ ۳۱)

ترجمہ:۔ فرماتے ہیں۔ ایک دن میں حمام میں غسل کرنے کے لئے گیا تو دیکھا کہ لوگ کپڑے اتار کر ننگے نہاتے ہیں۔ میں نے اس حدیث پر عمل کیا جو ارشاد نبوی ہے کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ حمام میں تہ بند کے بغیر داخل نہ ہو۔ لہٰذا میں نے کپڑے نہ اتارے۔ تب اس رات ایک شخص کو یہ کہتے سُنا کہ اے احمد! تجھے بشارت ہو۔ سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا اور تجھے امام بنایا کہ لوگ تیری اقتدا کریں گے بولنے والے سے میں نے پوچھا کہ تو کون ہے تو اس نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں۔

۹۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں:۔

"میرے دل میں ایک دفعہ شیطان کے دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی ایک دفعہ میں مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا کہ ایک بوڑھا مرد آیا جس کے دیکھنے سے مجھے نفرت ہوئی۔ جب میرے قریب آیا تو میں نے پوچھا۔ تو کون ہے؟ میری آنکھیں تجھے دیکھنے کی طاقت نہیں اور تیرے دیکھنے سے میرے دل میں وحشت پیدا ہو رہی ہے۔ اس نے کہا اے جنید: تیرے دل میں یہ کیا خیال پیدا ہوا کہ میں خدا کی ذات کے سوا غیر کو سجدہ کروں گا۔ جنیدؒ فرماتے ہیں کہ میں اس کے کلام سے حیران ہوا اور مجھے کوئی جواب بن نہ آیا۔ اس کے پیچھے مجھے آواز آئی۔

قل كذبت ولو كنت عبداً
مأموراً لما خرجت من
امره و نهيه فسمع
النداء من قلبي فصاح
وقال احرقتني بالله و
غاب۔ یعنی اے جنید! کہہ دو کہ تو جھوٹ بولتا ہے اگر تو خدا کا بندہ ہوتا تو اس کے حکم سے باہر نہ نکلتا۔ اور اس کی نہی سے تقرب نہ ڈھونڈتا۔ شیطان نے یہ آواز میرے اندر سے سُنی اور چیخ کر کہا کہ قسم خدا کی اے جنید تُو نے مجھ کو جلا دیا اور دفع ہوگیا۔"
(کشف المحجوب صفحہ ۱۹۵)

۱۰۔ حسین بن منصور حلاجؒ متوفی ۳۰۹ھ

"حسین بن منصورؒ کے متعلق روایت ہے کہ جب انہیں سزائے تازیانہ دی جا رہی تھی تو آپ کو ہاتف نے ندا دی یا ابن منصور لا تخف۔ اے پسر منصور خوف نہ کر۔"
(تذکرة الاولیاء صفحہ ۲۵۳)

۱۱۔ سید علی ہجویریؒ متوفی ۴۶۵ھ

فرماتے ہیں:۔
"ایک شخص نے گناہوں سے توبہ کی اور پھر گناہ کی طرف متوجہ ہوا۔ پھر پشیمان ہوا۔ ایک دن اپنے آپ سے کہنے لگا کہ اگر میں خدا کی بارگاہ میں گیا تو میرا کیا حال ہوگا؟ ہاتف سے آواز آئی۔ اطعتنا فشكرناك ثم تركتنا فامهلناك فان عدت الينا قبلناك۔ یعنی تُو نے ہماری اطاعت کی تو ہم نے تیری قدر کی۔ پھر تُو نے بے وفائی کی تو ہم نے تجھ کو مہلت دی پھر اگر اب تو ہماری طرف واپس آئے تو ہم تجھے قبول کریں گے۔"
(کشف المحجوب صفحہ ۳۵۷)

۱۲۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ متوفی ۵۶۱ھ

قال وكنت انا شاب
في سياحتي يقال لي ۔ يا
عبدالقادر اصطفيتك
لنفسي اسمع الصوت
ولا ارى القائل "
(بہجة الاسرار مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی ورق ۲۳ ۔ پبلشر مکتبہ اسلامیہ لاہور پاکستان)

یعنی جوانی کے ایام میں ایک سفر کے دوران مجھے کہا گیا کہ "اے عبدالقادر میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا۔" آپ فرماتے ہیں کہ میں آواز تو سُنتا تھا مگر کلام کرنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

"۵۵۹ھ میں ایک گروہ میں چند افراد آپ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے آپ بلند آواز سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ تم لوگ میرے ساتھ جلدی سے نکلو۔ چنانچہ سب نکل گئے اور چھت گر پڑی۔ آپ نے کہا کہ میں گھر میں تھا کہ مجھے الہاماً بتایا گیا کہ چھت گرنے والی ہے۔ میں ڈرا اور دوڑ کر نہیں آگاہ کیا۔"
(قلائد الجواہر صفحہ ۱۱)

۱۳۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ متوفی ۶۳۸ھ

فرماتے ہیں:۔
"رأيت الحق في النوم مرتين وهو يقول لي انصح عبادي ۔"
(فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۴۳ صفحہ ۳۴۲)

یعنی میں نے دو دفعہ خواب میں حق تعالیٰ کو دیکھا اور وہ مجھے فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو نصیحت کرو

کشف حضرت ابن العربي المتوفی ۶۳۸ھ "ابن العربي گفتہ ظهور مسيح يكون من بعد مضي خ ف ج من الهجرة "۔ آپ کی وفات ۶۳۸ھ میں ہوئی اور خ ف ج حروف الاعداد ۶۸۳ ۔ کچھ سال پہلے دیکھا ہوگا۔ اس سے اگر دس سال پہلے شمار کریں تو یہ ۱۳۲۱ بنتا ہے جو کہ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ہے۔

۱۴۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ متوفی ساتویں صدی ہجری

فرماتے ہیں:۔
من نمی گویم انا الحق یار میگوید بگو
چوں نگویم چوں مرا دلدار میگوید بگو
(دیوان معین الدین چشتیؒ صفحہ ۵۰)

دم بدم روح القدس اندر معینے می دمد
من نمے گویم مگر من عیسیٰ ثانی شدم
(دیوان معین الدین چشتیؒ)

95

۱۵۔ خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۶۶۴ھ عند البعض ۶۶۸ھ۔
"خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ نے ایک چلّہ کیا۔ اختتام پر آپ کو آواز آئی "اے فرید! تیرا چلّہ قبول ہوا"۔
(تذکرۂ اولیائے ہند جلد اصفحہ ۹۳)

۱۶۔ شیخ شمس الدین محمد بن الحسن حنفیؒ

متوفی ۸۴۷ھ۔
"وسمع سيدي محمد رضي الله عنه هاتفاً يقول بالليل ۔ يا محمد وليناك ما كانت بيد علي ابن وفا زيادة على ما بيدك فعرفت ان ذلك لايكون الا بعد موته فارسلت مخفياً من الفقراء يسأل عن بيت سيدي علي بحارة عبدالباسط فوجد الصائح انه قد مات ۔"
(طبقات الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۸۳)

ترجمہ:۔ میرے آقا محمد رضی اللہ عنہ نے ایک رات ہاتف کو یہ کہتے سُنا کہ "اے محمد ہم نے تجھے علی ابن وفا کی تاثیرات وبرکات کا والی کر دیا ہے اور وہ اس سے زیادہ ہیں جو تیرے اختیار میں ہے"۔ اس سے میں نے معلوم کیا کہ ایسا ان کی وفات کے بعد ہی ہو سکتا ہے چنانچہ میں نے فقراء میں سے ایک شخص کو تفتیش کے لئے بھیجا جو میرے آقا علی کے متعلق محلہ عبدالباسط میں دریافت کرتا رہا۔ حتیٰ کہ آخر ایک پکارنے والے کی صدا سُنی کہ وہ (علی) فوت ہوگئے ہیں۔

۱۷۔ علامہ شیخ جلال الدین السیوطیؒ

متوفی ۹۱۱ھ۔
كان الشيخ (جلال الدين السيوطي) رضي الله عنه يقول رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقظة فقال يا شيخ الحديث فقلت يا رسول الله امن اهل الجنة انا ۔ فقال نعم فقلت من غير عذاب يسبق فقال صلى الله عليه وسلم لك ذالك ۔
(لواقح الانوار شیخ عبدالوہاب الشعرانی صفحہ ۳۷)

ترجمہ:۔ حضرت شیخ (جلال الدین سیوطیؒ) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ بیداری کی حالت میں حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ انہوں نے فرمایا "اے شیخ الحدیث" میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! کیا

یعنی اہل جنت میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا۔ "ہاں"۔ اس پر میں نے پھر عرض کیا۔ یا حضرت: کیا بغیر کسی عذاب کے؟ اس پر حضور نے فرمایا۔ "تیرے لئے ایسا ہی ہے۔"

۱۸۔ حضرت مجدد الف ثانی رح

متوفی ۱۰۳۴ھ فرماتے ہیں :-

"میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت کشف دیکھا۔ اُن کے ہاتھ میں ایک طومانی کاغذ جیسا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مُہر ثبت کی۔ مضمون اس کا یہ تھا کہ مجھ کو مقام شفاعت پر کھڑا کیا گیا ہے۔ وہ اجازت نامہ شفاعت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد اور میں اُن کا فرزند ہوں۔ اور میں حرم شریف میں داخل ہو گیا۔ چھوٹی اور کلاں تراجمات المؤمنین بعض خدمات کے کرنے کا مجھے حکم صادر فرماتی ہیں۔"

(مکتوبات امام ربانی جلد ۳ مکتوب ۱۰۱)

۱۹۔ حضرت خواجہ محمد ناصر رح متوفی ۲ شعبان ۱۱۷۲ھ

"ایک بار آپ کو الہام ہوا کہ ہم نے تمہارے نام کو پسند اور قبول فرما لیا۔ اور تمہاری اولاد اور تمہارے معتقدین اور مریدوں کے لئے اس میں دونوں جہان کی برکات داخل فرما دیں۔ جو شخص از راہ عقیدت لفظ ناصر کو اپنی یا اپنی اولاد کے نام میں شامل کرے گا اس کی برکت سے ہمیشہ مظفر و منصور رہے گا اور آتش دوزخ اس پر حرام کر دی جائیگی۔ اور جو شخص اس کتاب یا خط کی پیشانی پر ھو الناصر تحریر کرے گا اس کتاب اور خط کے مطالب کو کامیابی ہوگی۔"

(میخانۂ درد صفحہ ۹۳)

۲۰۔ حضرت خواجہ میر درد رح متوفی ۱۱۹۹ھ

"خطاب ہوا کہ اے درد! والذین یمسکون بالکتاب واقاموا الصلوٰۃ انا لا نضیع اجر المصلحین۔"

(میخانۂ درد صفحہ ۱۳۵)

یعنی جو لوگ کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہوتے ہیں اور انہوں نے نماز کو قائم رکھا ہے ہم ایسے مصلحین کے اجر کو ضائع نہیں کرینگے۔

۲۱۔ حضرت شاہ ولی اللہ رح متوفی ۱۱۷۶ھ

الھمنی اللہ سبحانہ انی اعطیتک طریقا من السلوک هو اقرب الطرق واوثقها۔

(تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۳۳)

یعنی مجھے اللہ سبحانہ نے الہام میں کہا ہے کہ میں تجھے سلوک کا وہ طریق عطا کرتا ہوں جو سب سے قریب اور مضبوط راستہ ہے۔

۲۲۔ مولوی عبد اللہ غزنوی رح

متوفی ۱۲۹۸ھ۔

"مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم نے اپنی وفات سے کچھ دن پہلے اپنے کشف سے ایک پیشگوئی کی تھی کہ ایک نور آسمان سے قادیان کی طرف نازل ہوا مگر افسوس کہ میری اولاد اس سے محروم رہ گئی۔"

(ازالۂ اوہام جلد ۲ صفحہ ۷۰۳-۷۰۴ طبع اوّل)

۲۳۔ حضرت سید احمد بریلوی رح

متوفی ۱۲۴۶ھ۔

"آپ نے جب سفر حج کی مشکلات کے رفع کے لئے دعا کی فرماتے ہیں۔ میری یہ دعا اس ذات پاک نے مستجاب فرمائی۔ ارشاد ہوا۔ جب تو حج کرے گا تو یہ راستہ علی العموم کھول دیں گے۔"

(سید احمد شہید از غلام رسول مہر صفحہ ۱۹۳-۱۹۲)

۲۴۔ شاہ نعمت اللہ ولی رح۔

متوفی ۵۶۰ھ کی ایک طویل نظم سے چند اشعار :-

قدرت کردگار مے بینم
حالت روزگار مے بینم
از نجوم ایں سخن نمی گویم
بلکہ از کردگار مے بینم
حال ہند خراب مے یابم
جور ترک تتار مے بینم
چوں زمستاں بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم
دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم
احمد و دال مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم
مہدی وقت عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم

(اربعین فی احوال المہدیین مصنفہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید مطبوعہ مصری گنج کلکتہ ۲۵ محرم ۱۲۶۸ھ)

یہ الہامات، رؤیا، کشوف بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں۔ ورنہ ہر ملک میں جہاں جہاں اسلام گیا اس نے یہ تاثیر پیدا کی کہ اپنے کامل متبعین کو فرش سے اٹھا کر عرش پر پہنچا دیا۔ فرشتوں نے ان سے مصافحے کئے اور خدا تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوا۔

یہ نعمت عظمیٰ وہ رحمت الٰہی ہے جس کی نظیر پیش کرنے سے دیگر مذاہب کے لوگ عاجز ہیں اور جو آج بھی امت محمدیہ میں جاری ہے اور اس وقت خدا کا وہ برگزیدہ خلیفہ ہم میں موجود ہے جو گلشن دین کی آبیاری کا بنیادی فریضہ ادا کر رہا ہے اور جو مومنوں کے ازدیاد ایمان کا موجب ہیں۔

تیرے دیوانے مقام امتحاں تک آ گئے

جو مریض آخر مسیحائے زماں تک آ گئے
موت سے بچ کر حیاتِ جاوداں تک آ گئے

آگ خود بھڑکا رہے ہیں باغ میں کچھ باغباں
تند شعلے بلبلوں کے آشیاں تک آ گئے

عام بربادی کا منظر ہے برونِ میکدہ
زلزلوں کے سلسلے کہنہ جہاں تک آ گئے

کتنی گستاخی ہے اے ساقی! اک کچھ شوریدہ سر
لے کے پتھر ہاتھ میں رطلِ گراں تک آ گئے

تُو نے گردش تیز کر دی جام کی، اچھا کیا
میکشوں کے حال رقصِ قلب وجاں تک آ گئے

اہلِ دل گریاں ہیں اِک دُنیا نئی آباد ہو
لے کے یہ فریاد تیرے آستاں تک آ گئے

تُو نے ذوقِ بندگی کو اِس قدر بخشا عروج
تیری پابوسی کو اکثر آسماں تک آ گئے

اپنے دیوانوں کو دے حکم اِک نئی تخلیق کا
پھر مشیّت کے اشارے کُن فکاں تک آ گئے

جن کے کاسوں میں بھری رہتی ہے تقدیرِ خدا
کچھ برہنہ پا گدا ایسے یہاں تک آ گئے

بارگاہِ ناز میں اذنِ حضوری دے انہیں
بچ کے سب نظروں سے جو تیرے مکاں تک آ گئے

جو پسند آئے تجھے نذرانہ وہ فرما قبول
یار تیرے دَر پہ لے کر نقدِ جاں تک آ گئے

اپنے جانبازوں کو جانبازی کا دے اب اذنِ عام
پھر کر ہر دشت و صحرا وہ یہاں تک آ گئے

دو جہاں اِک جست میں اُن کی، سنبھال ان کا جنوں
کچھ گریباں چاک تیرے آستاں تک آ گئے

جان و دل در کف، کفن بر دوش، سر خم، لب بہ مُہر
تیرے دیوانے مقامِ امتحاں تک آ گئے

اِک پیامِ انقلاب تو ہے تیری ہر نظر
فیصلے سارے سمٹ کر تیری "ہاں" تک آ گئے

منتظر ہیں وہ کہ لے آئے زمیں پر تو انہیں
اب تو سب جلوے اُتر کر کہکشاں تک آ گئے

ہر بھری محفل میں جا کر سن چکے ہم گفتگو
دوستی کے تذکرے سُود و زیاں تک آ گئے

چاند سے آگے نکل دوڑے تبسم! اہلِ غرب
ایشیا کے رہنما زورِ بیاں تک آ گئے

(عبد الرشید تبسم ایم۔ اے۔ لاہور)

(بقیہ ص ۲۲)

یعنی عکرمہؓ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اس کو پاک کو اپنے چہرے سے لگا لیتا اور روتے ہوئے کہتا میرے رب کا کلام، میرے رب کی کتاب۔ یہ جذبہ ایک عاشق قرآن کا ہی ہو سکتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر ہے:

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

ابن حجر اپنی کتاب اصابہ میں لکھتے ہیں کہ جس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا، آپ نے عکرمہؓ کو ہوازن کی طرف عامل بنا کر بھیجا۔ ابوجہل کے گھر میں پیدا ہونے والا عکرمہ اب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فرزند بن چکا تھا۔ اب تو کسی حضور بھی اس کو ابوجہل کی طرف نسبت دینے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ اصابہ میں ایک روایت بھی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ عکرمہ بن ابوجہل کہا جائے۔

فتنہ ارتداد میں عکرمہؓ کی خدمات

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد عرب میں ایک عظیم فتنہ پیدا ہوگیا۔ اعراب نے سمجھا کہ یہ سب کچھ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تک تھا اب کسی نظام اور کسی اطاعت کی ضرورت نہیں۔ اب زکوٰۃ کی ادائیگی بھی نہیں کی جائے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو توفیق دی۔ نحیف اور لاغر جسم لیکن مضبوط روح کے مالک نے کہا کہ اگر اونٹ کی ایک رسی بھی روکیں گے تو بھی ان سے وصول کر کے رہوں گا۔ چنانچہ آپ نے جو مختلف اطراف میں لشکر بھیجے ان میں سے ایک کی قیادت عکرمہؓ کے سپرد کی۔ اور قبیلہ کی سرکوبی کے لئے انہیں عمان بھیجا۔ پھر عمان کے دوسرے قبائل میں ارتداد کی ہوا چلی تو عکرمہؓ نے وہاں پہنچ کر انہیں شکست دی اور بنی مہرہ کے کس بل نکالے۔

فتوحاتِ شام اور عکرمہؓ

فتنہ ارتداد کی اصلاح کے بعد حضرت عکرمہؓ نے شام کے جہاد میں حصہ لیا اور وہیں جان جان آفریں کے سپرد کی۔ یہاں عکرمہؓ نے ایمان، اخلاص اور شجاعت کے وہ پھول کھلائے کہ جن کی خوشبو سے چمنستان اسلام رہتی دنیا تک مہکتا رہے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں شام کے جہاد کا آغاز ہوا۔ حضرت عکرمہؓ اس جہاد میں شریک ہوئے۔ جب لشکر تیار ہوا تو مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر جرف جگہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لشکر کا معائنہ کیا۔ آپ کا ایک بڑے خیمہ کے پاس سے گذر ہوا۔ آپ نے دیکھا تو وہاں آٹھ گھوڑے بندھے ہیں۔ سامان حرب لگا ہوا ہے۔ آپ نے السلام علیکم کہا۔ اور فرمایا۔ اس تیاری کی وجہ سے عکرمہ کی مالی اعانت کرنی چاہیئے۔ مگر حضرت عکرمہؓ نے عرض کی کہ میرے پاس دو ہزار درہم موجود ہیں۔ اور فی الحال مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ (اسد الغابہ جزو رابع ص ۵)

حضرت عکرمہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کے وقت عہد کیا تھا کہ جتنا اسلام کی مخالفت میں خرچ کیا تھا اس سے دگنا اسلام کی خدمت کیلئے خرچ کروں گا۔ چنانچہ عکرمہؓ شام کو جانے والے مجاہدین کے ساتھ روانہ ہوگئے۔

رومی سلطنت سے جنگوں کا آغاز

رومی سلطنت کا مذہب عیسائی تھا۔ اور اُسے اپنی طاقت سلطنت اور تہذیب پر بڑا ناز تھا۔ اس نے اپنے پڑوس میں جو اسلام کو اُبھرتا دیکھا تو پوری قوت سے اسے روکنا چاہا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہؓ بن جراح، خالدؓ بن ولید، خالد بن سعید بن العاص، شرحبیل بن حسنہ، عمرو بن العاص جیسے جانباز کو بھجوایا۔

جمادی الاولیٰ ۱۳ھ میں اجنادین کے مقام پر رومی اور اسلامی فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔ رومی فوجوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی جبکہ مسلمانوں کی تعداد چالیس ہزار کے قریب تھی۔ شدید خونریز جنگ کے بعد کفار کو شکست ہوئی۔ ہرقل رومی حمص میں مقیم تھا۔ شکست کی خبر سے سخت دل برداشتہ ہوا اور انطاکیہ بھاگ گیا۔

دوسرا معرکہ فحل میں ہوا۔ جو اردن میں واقع ہے۔ تیسرا بڑا واقعہ مرج الصفر میں پیش آیا یہاں بھی رومیوں نے اپنی طاقت جمع کی گھمسان کا رن پڑا۔ اتنی شدید جنگ ہوئی کہ خون سے زمین سُرخ ہوگئی۔ چار ہزار کے قریب مسلمان زخمی ہوئے۔ خالد بن سعیدؓ بن العاص بھی اس جنگ میں شہید ہوئے۔ یہ جنگ محرم ۱۴ھ ہجری میں ہوئی۔

اس کے بعد سب سے بڑی جنگ یرموک میں لڑی گئی۔ ہرقل نے روم کے جزیرہ سے دو لاکھ سپاہی اکٹھے کئے۔ ہزاروں بشپ لشکر کے آگے صلیبیں لئے حضرت عیسیٰ کا نام لے کر فوجوں کو جوش دلاتے تھے۔ رومیوں نے اپنے آپ کو زنجیروں میں جکڑ لیا تھا اور یہ اس غرض کے لئے تھا کہ اُن کی صفوں کے پرے توڑے نہ جا سکیں۔ اور اس لئے کہ وہ میدان جنگ سے بھاگ نہ سکیں۔ اُن کا سپہ سالار جبلہ بن ایہم غسانی تھا۔ مسلمانوں کی تعداد چوبیس ہزار کے قریب تھی۔ ان میں سے ایک ہزار وہ مسلمان تھے جنہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا روئے مبارک دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ ایک سو تو بدری صحابہؓ ہی تھے۔

عکرمہؓ کی جانبازی

رومی نہایت بے جگری سے لڑے۔ ان جنگوں میں سے ایک میں (مؤرخین نے جنگ یرموک کہا ہے) ایک موقعہ ایسا آیا کہ رومی حملہ کے سامنے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اس وقت عکرمہؓ نے بلند آواز سے کہا:۔

"قاتلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کل موطن وافر منکم الیوم۔ ثم نادی من یبایعنی علی الموت"

(اسد الغابہ جزو رابع ص ۵)

یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگیں کیں۔ اور ہر معرکہ میں شریک رہا۔ اے کفار! کیا آج میں تم سے بھاگ سکتا ہوں۔ پھر کہا۔ مسلمانو! کون میرے ساتھ مرنے پر آمادہ ہے۔

چار سو نوجوانوں نے عہد کیا اور کفار کے لشکر میں گھس گئے۔ سارے زخمی ہوئے۔ عکرمہؓ اور اس کے دو لڑکے بھی شہید ہوئے۔ طبری میں آیا ہے کہ حضرت خالدؓ نے عکرمہؓ کے زخموں سے چور بچوں کے سر اپنے زانوں پر رکھ لئے۔ سر سہلاتے تھے اور اُن کے حلق میں پانی ٹپکاتے جاتے تھے۔

حضرت عکرمہؓ اس بے جگری سے لڑتے تھے کہ نیزوں کے اوپر جا چڑھتے تھے۔ چنانچہ سینہ اور چہرہ بری طرح زخمی ہوا تھا۔ اسد الغابہ میں ابن اثیر لکھتے ہیں:۔

"انه کان یرکب الاسنة حتی جرحت صدره و وجهه فقیل له اتق الله و ارفق بنفسك قال کنت اجاهد بنفسی عن اللات والعزی فابذلها لها افاستبقیها الآن عن الله و رسوله لا والله ابدا قالوا فلم یزد ذلك الا اقداما حتی قتل"

یعنی عکرمہؓ اس بے دردی سے لڑ رہا تھا کہ وہ نیزوں کے سامنے بڑھتا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کا سینہ اور چہرہ لہولہان ہوگیا۔ کسی نے کہا۔ عکرمہ! خدا کا خوف کر۔ ذرا دھیان کرو۔ عکرمہؓ نے جواب دیا کہ لات و عزیٰ کی خاطر جان کی پروا نہ کی، کیا آج اللہ اور اس کے رسول کی خاطر اس کو بچاؤں؟ اللہ کی قسم ایسا نہ ہوگا۔ اور وہ بڑھتا ہی گیا حتی کہ اسے شہادت نصیب ہوئی۔ ۹۱

اسد الغابہ میں ابن اثیر اور مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۲۴۲ میں حاکم نیشاپوری لکھتے ہیں کہ میدان جنگ میں حارث بن ہشام، عکرمہؓ اور عیاش بن ابی ربیعہ جاں بلب تھے۔ (استیعاب میں ان کی جگہ سہیل بن عمرو کا نام آتا ہے) حارثؓ کے پاس پانی لایا گیا۔ عکرمہ نے پانی کی طرف دیکھا تو حارث نے دیکھا کہ عکرمہ کو پانی کی طلب ہے۔ انہوں نے کہا عکرمہ کے پاس لے جاؤ۔ عکرمہ کے پاس پانی لائے تو عکرمہ نے دیکھا کہ عیاش پانی کی طرف تک رہے ہیں۔ انہوں نے کہا عیاش کو پانی پلایا جائے۔ جب پانی والا پانی لے کر عیاش کی طرف پہنچا تو عیاش آخری سانس لے رہے تھے۔ پانی والا پھر عکرمہ کے پاس گئے تو عکرمہ رضی اللہ کے پاس جا چکے تھے اور پھر وہ حارث کے پاس پانی لائے تو حارث بھی اس دنیا سے منہ موڑ چکے تھے۔ میدان جنگ میں ان شہداء نے کس ایثار اور اخوت کا درس دیا۔ اللھم صل علیھم و علی معاهد۔

شہادت کے بعد دیکھا تو عکرمہ کے جسم پر بہتر سے اوپر زخم تھے۔ آپ گھوڑے سے اُتر کر پیدل لڑتے تھے۔ جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ رومیوں کے ایک لاکھ سپاہی کٹ گئے۔ اور ہرقل شام سے یہ کہتا ہوا بھاگ گیا:۔

یا سوریة السلام۔ اے شام الوداع۔ (فتوح البلدان ص ۱۴۱)

اس جنگ میں ہندہ زوجہ ابوسفیان بھی شریک تھیں اور مسلمانوں کو اسی نعرہ سے جوش دلاتی تھیں "عضدوا الغلفان بسیوفکم" یعنی مسلمانو! رومی تمہاری تلواروں سے بچ کر نہ جائیں۔ اس جنگ میں حضرت زبیرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی زاد کفار کی صفوں کو چیر کر دوسری طرف نکل جاتے تھے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ بدر)

حضرت عکرمہؓ کہاں شہید ہوئے

تاریخ میں اس بارہ میں بہت اختلاف ہے کہ حضرت عکرمہؓ کہاں شہید ہوئے؟ استیعاب میں لکھا ہے کہ وہ یرموک میں شہید ہوئے۔ اسد الغابہ میں بھی یہی لکھا ہے

لیکن امام ابن حجر نے کہا کہ وہ اجنادین میں شہید ہوئے۔ اور وہ لکھتے ہیں کہ:

"کذا فی الجمھور حتی قال الواقدی
لا اختلاف بین اصحابنا فی
ذالک۔" (اصابہ فی معرفۃ الصحابہ)

کہ جمہور کا یہی خیال ہے کہ وہ اجنادین میں شہید ہوئے (اجنادین رملہ اور فلسطین کے درمیان واقع ہے) حتی کہ واقدی لکھتے ہیں کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عکرمہ اجنادین میں شہید ہوئے۔

مستدرک، امام حاکم نے بھی اسی رائے کی تائید کی ہے۔ چنانچہ وہ عکرمہ کے حالات میں لکھتے ہیں:۔

"ثم اجتھد فی القتال حتی
یوم اجنادین شھیدا
فی خلافۃ ابی بکر رضی اللہ
عنہ۔"

(مستدرک حاکم جلد ۳۔ ص۲۴۲)

کہ پھر عکرمہؓ جہاد میں مصروف رہے یہاں تک کہ اجنادین کے معرکہ میں شہید ہوئے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔

میری تحقیق میں مؤخر الذکر رائے زیادہ وثیق ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اجنادین کا معرکہ ۱۳ہجری میں ہوا۔ مرج الصفر کا ۱۳ہجری میں اور یرموک کا واقعہ ۱۵ہجری میں ہے اور مرج الصفر کے عنوان کے تحت علامہ بلاذری فتوح البلدان میں بیان کرتے ہیں:۔

"واستشھد یومئذ خالد
بن سعید بن العاص
ابن امیۃ و یکنی اباسعید
وکان قد اعرس فی
اللیلۃ التی کانت
الواقعۃ فی صبیحتھا
بام حکیم بنت الحارث
بن ھشام المخزومی
امرء عکرمۃ ابن ابی
جھل، فلما بلغھا
مصابہ انتزعت عمود
الفسطاط فقاتلت بہ
فیقال انھا قتلت
یومئذ سبعۃ نفس
و انا بھا الروح المخلوق"

(فتوح البلدان بلاذری ص۱۲۵)

کہ ابو سعید خالد بن سعید بن العاص بن امیہ مرج الصفر کے معرکہ میں شہید ہوئے اور اسی رات ان کی شادی ام حکیم بنت الحارث بن ہشام سے ہوئی تھی جو عکرمہ بن ابو جہل کی بیوی تھیں۔ اور جب ام حکیم کو یہ خبر ملی کہ خالد بن سعید شہید ہو گئے تو اس نے خیمہ کی چوب نکال لی اور سات کفار کو واصل جہنم کیا اور ابھی اس کی مانگ میں شادی کی خوشبو کا اثر باقی تھا۔

یرموک کا معرکہ بہر حال بلا اختلاف مرج الصفر کے بعد کا ہے۔ لہذا قطعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ حضرت عکرمہؓ اجنادین میں شہید ہوئے۔ اور جن کے متعلق یہ واقعات بھی اجنادین کے معرکہ میں ہی ظہور پذیر ہوئے۔

دوسری دلیل اس امر کی یہ ہے کہ کتب میں مذکور ہے کہ جب عکرمہ نے کہا تھا۔ من یبایعنی علی الموت تو ان جانثاروں میں ضرار بن ازور بھی شامل تھے۔ چنانچہ ان کی ٹانگ کٹ گئی تو یہ گھٹنے کے بل ہو کر لڑتے رہے یہاں تک کہ گھوڑوں کے نیچے کچلے گئے اور ان کے متعلق بھی مستدرک حاکم میں آیا ہے کہ یہ اجنادین میں شہید ہوئے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"قتل ضرار بن الازور
الاسدی یوم الاجنادین"

کہ ضرار بن ازور اجنادین میں شہید کئے گئے۔

مورخین کے اشتباہ کی شاید یہ وجہ ہے کہ دونوں جنگوں یعنی یرموک اور اجنادین میں معرکہ ایک جیسا اور ایک ہی نوعیت کا تھا۔

اس میں کیا شک ہے کہ عکرمہ نے بیعت کے وقت جن نگاہوں سے جو عہد کیا تھا انہوں نے اُسے پورا کر دکھایا انہوں نے اس عہد پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ ٹھہرایا تھا۔ یہ وہ خوش بخت وجود تھے جنہوں نے اپنی جانیں دے کر اپنے عہد کو پورا کیا۔ اور آج ان کی روحیں من بلندی کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ آیا اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے علمبردار ان کے نقش قدم پر گامزن ہو رہے ہیں یا نہیں۔

اے اللہ! تیری توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ تو ہمیں عزم حوصلہ اور توفیق دے۔ ہم بھی اس راہ کے مسافر ہوں اور ہماری زندگی اور ہماری موت اسلام کے لئے ہو جائے۔

یہی دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

نعت ختم المرسلین رحمۃ للعلمین

تجھ سے جہاں کی آبرو منبع فیض تیری ذات
عطر فشاں و پُر بہار تجھ سے ہے گلشن حیات

نام سے تیرے ہر طرف زمزمہ خیز محفلیں
ہے لب جبرئیل پر تیرا ترانہ صفات

حسن ازل کا مظہر تام بنا ترا وجود
تیرے ظہور سے کھلا راز جہان ممکنات

خلد نگہ بہشت دل اہل نظر کے واسطے
بام حریم پر ترے شام و سحر تجلیات

آب بقا ترا پیام تیرے نشاں یقیں فروز
زندگی بخش و جاوداں تیرے تمام معجزات

ایک نگاہ سے تری اُٹھ گئے جہل کے حجاب
ذہن بشر جھک اُٹھا جاتے رہے توہمات

عقل بھی آشنا ہوئی ذوق ملے ظہور سے
دم سے ترے بدل گئی فکر و نظر کی کائنات

ذرہ خاک ہوں مگر تجھ سے ہے مری آب و تاب
زندہ ہے میری آرزو زندہ مرے تخیلات

(ابوالحسن قدسی)

عوامی ایکسپریس بسیں

جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ جانے کے لئے لاہور اور سرگودہا سے عوامی ٹرانسپورٹ کارپوریشن آپ کی ہر ممکن خدمت کرے گی۔ واپسی پر سپیشل بسوں کا انتظام کیا جائے گا۔ لاہور سٹینڈ پر رانا عبدالرحمان سے رابطہ کیجئے۔

محمد علی ظفر منیجر عوامی ٹرانسپورٹ کارپوریشن سرگودہا

جماعت احمدیہ نے اسلام کی عالمگیر تبلیغ و ترویج کا جو مقدس جہاد آج سے اسّی برس قبل شروع کیا تھا اس کے نتیجہ میں اب خلافتِ ثالثہ کے عہد میں غلبۂ اسلام کی صبح صادق کا طلوع ہو چکا ہے۔ اسلام کی فتوحات کے میدان دور کا آغاز ہو چکا ہے۔ حضور اقدس نے جو تحریکیں جاری فرمائیں ان سب کا نقطہ مرکزی یہی ہے کہ جماعت ان تقاضوں اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے تیار ہو جائے جو اس مبارک دور میں پیش آنے والی ہیں۔

۹۷

خلافتِ ثالثہ کا مبارک عہد

اور

اس عہد کی اہم تحریکات

(از مکرم نذیر احمد صاحب خادم ربوہ)

خلافتِ راشدہ اور اسکی برکات و اہمیت

انبیاء کے سلسلہ کے بعد خلافت راشدہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ برکات ماموریت سے دنیا کو مستفیض فرماتا اور اس کے اغراض و مقاصد کی تکمیل و ترویج کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ خلیفۂ راشد احکام شریعت کو نافذ کرتا دین حق کو قائم کرتا، قرآن مجید کے حقیقی معانی و معارف لوگوں پر کھولتا اور قرآن و سنت کی روشنی میں اسوۂ رسول کا پرتو بن کر حکمت و دانش پر مبنی تدابیر اختیار کر کے اہل ایمان کا تزکیۂ نفوس کرتے ہوئے انہیں دین حق کے پکے خادم اور سچے جاں نثار بنا دیتا ہے۔ اسی لحاظ سے اس کا مقام مجدد سے بڑھ کر ہوتا ہے اور خلیفۂ راشد کی موجودگی میں کسی اور مجدد کی آمد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کہیں بھی مجددیت کی آمد کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ ... کے الفاظ میں اعمال صالح بجا لانے والے مومنوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلافت کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۵۷)

حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ (کنز العمال) کے مطابق ہر نبی کے بعد خلافت قائم ہوتی رہی ہے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی حضور کے چار بزرگ ترین صحابہؓ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے خلافتِ راشدہ قائم فرمائی اور پھر حضورؐ ہی کی پیشگوئیوں کے ماتحت درمیانی خرابی کے زمانہ میں نعمتِ خلافت سے اُمت محروم ہو گئی۔ مگر چونکہ حضور سید الانبیاء صلعم کے عظیم روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے مطابق دین کامل (اسلام) کی تکمیل اشاعت اور اس کے تمام ادیان پر غلبہ کو مقدر فرمایا تھا اس لئے رسول پاکؐ کے فرزند جلیل مسیح موعودؑ کے بعد تا قیامت نعمت خلافت کو جاری رکھنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے دائمی خلیفوں کا وعدہ دیا تا وہ ظلی طور پر انوار نبوت پا کر دنیا کو ملزم کریں اور قرآن کریم کی خوبیاں اور اس کی پاک برکات لوگوں کو دکھلائیں۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۶۳)

مسیح موعودؑ کے زمانہ میں خلافتِ راشدہ کے قیام کی پیشگوئی حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان الفاظ میں بیان فرمائی تھی کہ:۔

ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۶۱)

یعنی حضورؐ نے بعد خلافتِ راشدہ سے جب امت محروم ہو جائیگی تو پھر بادشاہت و ملوکیت کا دور آئیگا اور پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسے وقت مبعوث فرمایا جبکہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ گئے تھے۔ لوگ اسلام کی حقیقت اور قرآن کی صحیح تفسیر اور معارف سے عاری ہو چکے تھے تمام مذاہب کی طرف سے اسلام پر شدید حملے ہو رہے تھے اور مسلمان علماء و عالم اسلام کے اعتراضات کا جواب دینے اور اسلام کی مدافعت کرنے سے عاجز آ گئے تھے۔ ایسے وقت میں حضورؑ مبعوث ہوئے اور دنیا میں یہ اعلان فرمایا کہ:۔

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

نیز فرمایا کہ:

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

حضور علیہ السلام نے اپنا مقصد بعثت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔"

(رسالہ الوصیت)

حضرت اقدسؑ کے ان ارشادات سے دو باتیں واضح طور پر معلوم ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ آپ کا مقصد بعثت تمام دنیا پر توحید کا قیام اور اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت، حقانیت اور عظمت کو ساری دنیا میں قائم کرنا ہے۔ دوم یہ کہ آپ کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور آپ نے غلبۂ اسلام کے لئے تخم ریزی فرمائی ہے۔ آپ کے بعد شجرِ اسلام کی آبیاری و ترقی اس کی نشوونما اور کمال کا کام قدرت ثانیہ (خلافت) کے ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

(۱) "میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا ہوں اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔"

(۲) "تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔" (الوصیت صفحہ ۶)

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات کے تحت آپ کے وصال کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو قدرت ثانیہ (خلافت) کے پہلے مظہر حضرت مولانا الحاج نور الدین رضی اللہ عنہ بنے۔ آپ نے خلافت کی ضرورت و اہمیت پر اپنے دور میں بہت زور دیا۔ آپ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کو ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی کے طور پر کھڑا کیا۔ آپ نے اندرونی و بیرونی فتنوں کا مقابلہ کیا اور آپ کے ۵۲ سالہ عہد خلافت میں اسلام و احمدیت دنیا کے کناروں تک محیط ہو گئی اور دنیا کے چالیس ممالک میں تبلیغ کے مضبوط مراکز و مشن قائم ہو گئے۔ لاکھوں سعید روحیں دنیا کے ہر خطہ سے حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں۔ اسلام کی اشاعت کا یہ عدیم النظیر اور حیرت انگیز کام قدرت ثانیہ یعنی خلافتِ حقہ کی ضرورت و اہمیت کا نہایت روشن اور بیّن ثبوت ہے۔ افسوس کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونے والے چند افراد نے نعمت خلافت کا انکار کر دیا۔ حالانکہ امت کے کئی بزرگ اور عام مسلمانوں تک کو یہ اقرار کرنا پڑا کہ خلافت راشدہ کے قیام کے بغیر امت مسلمہ کو عروج اور اسلام کو استحکام نصیب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت مولانا سید اسمٰعیل شہیدؒ نے فرمایا کہ:۔

"زوال نعمت الٰہی یعنی ظہور خلافت راشدہ سے کسی زمانہ میں مایوس نہ ہونا چاہئے۔ اور اسے مجیب الدعوات سے طلب کرتے رہنا چاہئے اور اپنی دعا کی قبولیت کی امید رکھنا ..... شاید کہ یہ نعمت کبریٰ اسی زمانہ میں ظہور فرمائے اور خلافت راشدہ اسی وقت میں جلوہ گر ہو جائے۔"

(منصب امامت صفحہ ۶۶ اردو ترجمہ مطبوعہ [illegible])

علامہ اقبال نے مسلمانوں کے عالمگیر اتحاد و یکجہتی کے لئے خلافت راشدہ کو ضروری قرار دیتے ہوئے کہا کہ :-

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کاشغر
تاخلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
(بانگ درا)

علاوہ ازیں ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور کے قلم سے بے اختیار ہو کر اس حقیقت کا اظہار یوں ہوتا ہے کہ :-

"اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ بھی خلافت علی منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہوسکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور وہ اجڑا ہوا چمن پھر سے بن جائے اور بھٹکی ہوئی ملت اسلامیہ کی ناؤ شاید کسی طرح اس بھنور سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔"
(تنظیم اہلحدیث ۱۰ ستمبر ۱۹۶۹ء)

پس قرآن مجید، احادیث نبوی، ائمہ کے ارشادات، حضرت مسیح موعود سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے اور زمانہ کی ضرورت اور ہر درد مند دل کی فطرت کی یہ آواز ہے کہ غلبہ اسلام، اتحاد امت مسلمہ اور صحیح رنگ میں خدمت قرآن کا کام آج خلافت راشدہ ہی کے ذریعہ انجام پذیر ہو سکتا ہے۔

خلافت ثالثہ کا مقام اور شان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور خدائی وعدوں کے عین مطابق ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر "ناصر الدین" "ناصح الدین" حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ خلافت کی اہمیت کے بعد اور خلافت ثالثہ کی تحریکات کے ذکر سے پہلے خلافت ثالثہ کے مقام اور عظمت شان کو کچھ بیان بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک عظیم وجود اور موعود خلیفہ ہیں۔ حضور کا ذکر بنی اسرائیل کی قدیم روایات احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات نیز حضرت المصلح الموعود کے ارشادات میں وضاحت سے ملتا ہے چنانچہ بنی اسرائیل کی روایات کی کتاب "طالمود" باب پنجم ص ۳۲ مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۸ء میں یہ پیشگوئی مذکور ہے کہ :-

"۱ ۔ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کی بادشاہت (آسمانی بادشاہت) اس کے بیٹے اور پھر پوتے کو ملے گی۔"

۲ ۔ ایک حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی کی پشت پر ہاتھ رکھ کر فرماتے ہیں کہ "اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی ہوجائیگا لَنَالَهُ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ - تو ابنائے فارس میں سے ایک شخص یا زیادہ اشخاص اسے پھر واپس لے آئیں گے۔"
(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ)

واقعات نے اس امر کی تصدیق کر دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجل کی بجائے رجال کا لفظ بھی استعمال فرمایا تھا۔ یعنی ابنائے فارس میں سے ایک سے زائد اشخاص (حضرت مسیح موعود، حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) کو دنیا میں حقیقی ایمان کے ازسرنو قائم کرنے اور اسلام کی اصل تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنے اور قرآن کریم کے معارف و حقائق اور اس کی صحیح تفسیر بیان اور قرآنی انوار کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق ملی۔

۳ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے ... سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شقیں ظہور میں آجائیں۔"
(سبز اشتہار)

چنانچہ حضرت اقدس کے اس ارشاد کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی مشیت ایزدی کے تحت مقام خلافت پر متمکن کئے گئے۔

۴ ۔ حضرت مصلح موعود کی پیدائش کے کئی سال بعد حضرت اقدس کو الہام ہوتا ہے کہ :-

(الف) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ ۔ حضور اس الہام کو درج کرکے تحریر فرماتے ہیں کہ :-
"ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں۔"
(بدر ۱۸ اپریل ۱۹۰۶ء)

(ب) حقیقۃ الوحی ص ۹۵ پر حضور نے ایک الہام کا ان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں :-
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِيْ
ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا۔ یہ نافلہ ہماری طرف سے ہوگا۔"

(ج) حضرت اقدس کے مجموعہ الہامات "تذکرہ" کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ موعود نافلہ جس کا حضرت محمود کا لوٹ جسکر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ہمارا موجودہ امام عالی مقام ہی ہے۔ اور الہامات الٰہی میں آپ کے یہ تمام بھی وارد ہوئے ہیں: "ناصر الدین" "ناصح الدین" "فاتح الدین"

۵ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعمیر بیت اللہ کی حکمت اور اغراض و مقاصد پر متعدد پُرمعارف بصیرت افروز اور معرکۃ الآراء خطبات ارشاد فرمائے۔ اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مندرجہ ذیل الہام الٰہی کے مصداق ٹھہرے :-

"جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمت الہام کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرار ملکوتی سے حصہ ہے۔"
(تذکرہ ص ۸۰۵)

۶ ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ :-

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"
(الفضل ۸ اپریل ۱۹۱۵ء)

خلافت ثالثہ کا دور اسلام اور احمدیت کی فتح کا دور ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :-

"دیکھو ہم آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی۔" (انوار خلافت)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے اس ارشاد کے عین مطابق اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت اور عطا کردہ توفیق سے جماعت احمدیہ نے اسلام کی عالمگیر تبلیغ و ترویج اور قرآن کی اشاعت کا جو مقدس جہاد آج سے اسی سال قبل شروع کیا تھا اس کے نتیجہ میں اب خلافت ثالثہ کے عہد سعادت مہد میں غلبہ اسلام کی صبح صادق کا طلوع ہو چکا ہے اور اسلام کی فتح مبین کے مبارک دور کا آغاز ہو چکا ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ اسلام کا آفتاب عالمتاب پورے کمال کے ساتھ دنیا پر چمکے گا اور اقوام عالم فوج در فوج حلقہ بگوش اسلام ہونا شروع ہو جائیں گی۔ بلکہ ارض ربانی افریقہ میں تو اب بھی یہ تدریجی نظارہ دیکھا جاسکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"قرآن کریم کی کامیاب اشاعت اور اسلام کے غلبہ کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی کریمؐ کی وحی اور ارشادات میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں جو خوشخبریاں اور بشارتیں پائی جاتی ہیں ان کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔"
(خطبہ جمعہ ۸ اگست ۱۹۶۹ء بحوالہ انصار اللہ مئی ۱۹۶۹ء)

خلافت ثالثہ کی تحریکات کا نقطہ مرکزی

جب الٰہی جماعتوں کی ترقی کا زمانہ آتا ہے تو ان کی ذمہ داریاں پہلے سے بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اور خاص طور پر نئے داخلین اسلام کی تربیت انہیں دینی تعلیم سکھانے کی بڑی ضرورت ہوتی ہے ورنہ لاعلمی و جہالت کی وجہ سے نو مسلم کئی قسم کی بدعتوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اس اہم ضرورت اور حقیقت کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ :-

۱ ۔ "اب وہ انشاء اللہ وقت دور نہیں جب لوگ جوق در جوق احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونگے مگر جہاں کثرت سے لوگ احمدی ہونگے وہاں ان کی تعلیم و تربیت کے لئے معلم اور مربی بھی زیادہ درکار ہونگے۔"
(الفضل ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۹ء)

۲ ۔ "ہر احمدی کو دنیا کا رہبر اور قائد اور استاد بننے کی اپنے اندر اہلیت پیدا کرنی پڑے گی۔ اور پیدا کرنی چاہئے۔ کیونکہ آج بھی دنیا کو ان کے کچھ ہزار تعداد میں استادوں اور معلموں کی ضرورت ہے جو آج ہمارے پاس ہیں لیکن وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب اس ضرورت کی ہماری موجودہ جماعت کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہ ہوگی۔ بلکہ دنیا لاکھوں آدمی مانگے گی اور دنیا جماعت احمدیہ سے کہے گی ہم سیکھنے کیلئے تیار ہیں تم ہمیں آکر سکھاتے کیوں نہیں؟ کیا جواب ہوگا آپ کے پاس۔ اگر آپ ان مطالبات کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہونگے۔"
(الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء)

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے عہد خلافت کے اب تک کے پانچ سالہ دور میں جتنی بھی تحریکات

جاری فرمائی ہیں اُن کا محور اور نقطۂ مرکزی یہ ہے کہ جماعت ان تقاضوں اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو جائے جو اسلام کے کامل غلبہ اور فتوحات کے وقت اسے پیش آئیں گی یہ ضروریات اور تقاضے جان و مال اور وقت کی قربانیوں نیز جماعت کے افراد کی اصلاح و تربیت۔ بالخصوص نئی نسل اور آئندہ پود کو مستقبل کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بنانا، غلبۂ اسلام کے لئے پُرسوز عاجزانہ دعاؤں اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اور جذبۂ خدمت وغیرہ امور پر مشتمل ہیں۔

اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ

حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ۔ کہ امام مومنوں کے لئے ڈھال ہوتا ہے جس کے پیچھے ہو کر جس کی پیروی و اطاعت کرتے ہوئے اور جس کا سہارا لے کر مومن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

اس فرمانِ نبوی کی رُو سے مومن ایک رشتہ میں منسلک ہوتے ہیں اور ایک ہی جذبِ الاطاعت امام کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہمہ وقت تیار و ہوشیار رہتے ہیں اور اس یقین پر پختگی سے قائم ہوتے ہیں کہ امام وقت اور خلیفۂ راشد کی بصیرت کبھی بھی کسی دینی امر میں خطا نہیں کر سکتی۔ بلکہ وہ جو سکیم دیتا اور جو تحریک جاری کرتا ہے وہ اسلام کے مستقبل، ترقی اور مومنوں کے اتحاد کا موجب ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

> "اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی رُوح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفۂ وقت ہو اس کی تیار کردہ سکیم ... کو مدّنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں۔"
> (الفرقان ۵۹)

خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ براہ راست اسی کا تائید یافتہ اور مؤید ہوتا ہے۔ اُس کی ہر تحریک دراصل خدائی تحریک ہوتی ہے اسلئے مومنوں کو ہر آن خلیفۂ وقت کی ہر آواز اور تحریک پر عمل کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

خلافتِ ثالثہ کی جاری فرمودہ تحریکات

ذیل میں وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ کے ارشاد قرآنی کے مطابق بطور نمونہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات کا اختصار سے ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک

دسمبر ۱۹۶۵ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے احباب جماعت کے سامنے غلبۂ اسلام کے ضمن میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک مالی تحریک پیش کی جس میں پچیس لاکھ روپیہ جمع کرنے کی تجویز تھی۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۵ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس فنڈ سے "فضل عمر فاؤنڈیشن" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جائیگا اور اس سے جو آمد ہوگی وہ غلبۂ اسلام کے اُن عظیم الشان کاموں کی تکمیل پر خرچ ہوگی جنہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا۔ حضور نے اس تحریک کے مطلوبہ روپیہ کی وصولی کے لئے تین سال کا عرصہ مقرر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک میں غیر معمولی برکت ڈالی یہاں تک کہ مقررہ میعاد کے اندر اندر پاکستان اور بیرون پاکستان کی جماعتوں نے اپنے پیارے امام کی آواز پر والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے پچیس لاکھ کی بجائے قریباً چالیس لاکھ روپے کی گرانقدر رقم پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ یہ مبارک ادارہ قائم ہو چکا ہے۔ اس مبارک فنڈ کے تحت قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت علمی کتب کی تصنیف اور تحقیق ساڑھے تین لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک عظیم الشان لائبریری کی عمارت کی تعمیر کے کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۔ تحریک تعلیم القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسری اہم تحریک تعلیم قرآن پاک کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

> "ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ دو تین سال کے اندر ہمارا کوئی بچہ ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم پڑھنا نہ آتا ہو۔"
> (الفضل ۲۴؍۹)

پھر حضور نے فرمایا:-

> "میں پھر تمام جماعتوں کو، تمام عہدیداران خصوصاً امرائے اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا سکھانا۔ اس کے علوم کو حاصل کرنا ... اتنا ضروری ہے، اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے ... اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔"
> (الفضل ۸ جولائی ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا کہ:-

> "جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں۔"
> (الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۶ء)

حضور نے احباب جماعت کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

> "قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔ ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو۔ صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔"
> (الفضل ۱۴ فروری ۱۹۶۶ء)

غلبۂ اسلام کے لئے جماعت کے ہر فرد کا قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونا کس قدر ضروری ہے اور حضور کے قلب اطہر میں کس شدت سے تعلیم القرآن کی تحریک کو کامیاب بنانے کا احساس ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل امور سے کیا جا سکتا ہے:-

اوّل۔ حضور نے جماعت کی تمام تنظیموں مثلاً خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور تمام عہدیداران خصوصاً امرائے اضلاع اور ہر موصی کے ذمہ یہ کام لگایا ہے کہ وہ تعلیم القرآن کے اہم ترین کام کو ہر جماعت، ہر محلہ اور ہر گھر میں جاری کریں اور اس کی نگرانی کریں۔ ہر موصی دو مزید افراد کو قرآن کریم پڑھنا سکھائے۔

دوم:- حضور نے تعلیم القرآن کی تحریک کی تکمیل کے لئے ایک اہم تحریک وقف عارضی کا اجراء فرمایا۔

۳۔ وقف عارضی کی تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا میں نظارہ دکھایا کہ زمین ایک سرے سے دوسرے سرے تک نور سے منور ہو گئی ہے اور پھر وہ نور بشکل لفظی ذکر کی عظیم بشارت کے الفاظ میں ڈھل گیا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ:-

> "جو نور میں نے اس دن دیکھا وہ قرآن کریم کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور وقف عارضی کی سکیم کے تحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔"
> (الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

اس سلسلہ میں حضور نے جماعت کے ہر طبقہ اور ہر فرد سے یہ مطالبہ فرمایا کہ وہ سال میں کم از کم ایک یا زیادہ مرتبہ دو سے لے کر چھ ہفتہ تک کے ایام کو وقف کرے۔ اور حسب استعداد اپنے خرچ پر اور کرایہ پر مرکز کی طرف سے مقرر کردہ جماعت میں جائے اور وہاں دیگر تربیتی و اصلاحی امور کے علاوہ خاص طور پر اُن تمام افراد کو قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ پڑھائے جو پہلے نہیں جانتے۔ حضور نے اس ضمن میں فرمایا کہ:-

> "ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضاکار چاہئیں جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے لئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو وہاں قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کے لئے دیں تا یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے۔"
> (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت نے حضور کی اس تحریک پر بھی والہانہ انداز میں لبیک کہی چنانچہ اس وقت طلباء، اساتذہ، وکلاء، مربیان، تاجر پیشہ احباب غرضیکہ ہر طبقہ کے افراد ہزاروں کی تعداد میں اس تحریک میں حصہ لے چکے ہیں۔ اور لے رہے ہیں مگر ابھی "زرخیز ہاں گن کہ ازدیاد منوز" کے تحت احباب کو اس کثرت سے "وقف عارضی" کی مبارک سکیم میں حصہ لینا چاہیئے کہ جن جماعتوں میں وقف عارضی کے وفود جاتے ہیں ان میں ان وفود کی آمد کا تسلسل برابر قائم رہے تاکہ ایک کے بعد دوسرا وفد تعلیم القرآن کے کام کو تسلسل سے جاری رکھ سکے۔

اللہ تعالیٰ نے اس تحریک میں بے انداز برکت رکھی ہے۔ جو احباب وقف کرتے ہیں اُن کی اپنی اصلاح بھی ہوتی ہے۔ جماعت میں تعلق و مودّت اور محبت کا جذبہ بڑھتا ہے اور ان ایام میں واقف اپنے اندر خاص روحانی تغیر محسوس کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں بچے اور بڑے اس مبارک تحریک کے نتیجہ میں قرآن کریم یا اس کا کچھ حصہ سیکھ چکے ہیں۔ اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ ہمارے جو مبلغین کئی کئی سال بیوی بچوں اور وطن سے دور تبلیغ اسلام کے جہاد میں مصروف ہیں اُن کی کتنی عظیم قربانی ہوتی ہے۔ ہمارے پیارے امام کا کتنا بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہم سب کے لئے بھی اپنے گھروں سے باہر نکل دو یا چھ ہفتہ تک خدا کی خاطر وقف کرنے کی

93

کے تحت عظیم ثواب و اجر کے حصول کا موقع پیدا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک تحریک میں بار بار حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور نے احمدی مستورات کو بھی اس سعادت میں حصہ لینے کا موقعہ عطا فرمایا ہے کہ جو بہنیں وقف عارضی کی سکیم کے تحت اپنے ایام وقف کریں وہ اپنے ہی گاؤں شہر اور محلہ میں وہ دن گذاریں۔ اور بچوں بچیوں اور مستورات کی اصلاح و تربیت اور انہیں قرآن کریم پڑھانے کا مقدس فریضہ ادا کریں۔ پس ہماری بہنوں کو بھی کثرت سے اپنے نام حضور کی خدمت میں پیش کر کے اس جہاد میں حصہ دار بننے کی سعادت حاصل کرنی چاہیئے۔

۴۔ وقف بعد ریٹائرمنٹ کی تحریک

وقف بعد ریٹائرمنٹ کی تحریک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملازم پیشہ یا کاروباری احباب کے لئے جاری فرمائی۔ اس کے لئے دوران ملازمت یا دوران کاروبار ہی اپنے وقف کی درخواستیں حضور کی خدمت میں بھجوائی جاتی ہیں۔ جن احباب کا وقف حضور منظور فرما لیتے ہیں اُن کے لئے سالانہ دینی نصاب مقرر کر دیا جاتا ہے جس کا سال کے آخر پر امتحان بھی لیا جاتا ہے۔ اس طرح ملازمت یا کاروبار سے فارغ ہونے تک واقفین حضرات ضروری دینی علوم سے واقفیت حاصل کر کے تبلیغ اسلام اور جماعتی خدمات کے قابل بن جاتے ہیں۔ اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بعد از ریٹائرمنٹ جہاں ضرورت ہو دینی خدمت پر مامور فرما دیتے ہیں۔ یہ ایک بڑی ہی مبارک تحریک ہے اور جب کوئی خوش نصیب اپنے آپ کو وقف کرتا ہے اُسی روز سے اللہ تعالیٰ کے حضور وہ اجر و ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اس تحریک میں بہت سے احباب حصہ لے چکے ہیں جن میں سے بعض مغربی افریقہ اور اندرون پاکستان خدمت دین کے لئے منتخب کیا جا چکا ہے۔ ہمارے تمام ملازم پیشہ اور دیگر کاروباری حضرات کو اپنے آقا کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نام حضور کی خدمت میں پیش کر دینے چاہئیں تا کہ وہ ابھی سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جائیں اور انہیں حسب اخلاص و نیت جہاد کا ثواب ملتا رہے۔

۵۔ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ کی تحریک

باہمی ہمدردی و اخوت کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے تمام عہدہ داران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدہ دار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ اگر کسی وجہ سے آپ کا محلہ یا جماعت اس محتاج کی مدد کرنے کے قابل نہ ہو تو آپ کا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں۔ میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے گا کہ میں ایسے غرباء کی ضرورتیں پوری کر دوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ ایک اہم ذمہ داری ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کو ہر وقت یاد رکھیں۔"

(الفضل ۱۰ر مارچ ۱۹۶۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد جماعت کے ہر عہدہ دار پر بڑی اہم اور نازک ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ اول تو ہر عہدہ دار کو مقامی طور پر احباب جماعت میں تحریک کر کے ہر ضرورتمند اور محتاج کی محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نہ کہ اپنی کسی ذاتی غرض کے مدنظر، مدد کرنی چاہیئے لیکن اگر وہ مقامی طور پر اس امر سے قاصر ہیں تو اُن کا (عہدیداران کا) فرض ہے کہ وہ قابل امداد اور محتاج افراد کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اطلاع بھجوائیں۔ اگر کوئی عہدیدار ان دونوں باتوں میں سے کسی پر بھی عمل نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی اس مجرمانہ غفلت کی وجہ سے جوابدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے منشاء کے مطابق عمل کرتے ہوئے اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

۶۔ مجلس ارشاد کا قیام

احباب جماعت کے ذہنی و علمی ارتقاء اور دینی امور و مسائل میں غور و فکر اور تحقیق کے ذوق کی نشو و نما کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس ارشاد مرکزیہ کا قیام فرمایا ہے جس کے اجلاسات عموماً ہر ماہ مسجد مبارک ربوہ میں حضور کی نگرانی اور زیر صدارت منعقد ہوتے ہیں جن میں جماعت کے علماء و اہل علم اصحاب حضور کی طرف سے منظور شدہ موضوعات پر اپنے تحقیقی مقالے پیش کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پاکستان کی مندرجہ ذیل تیرہ بڑی جماعتوں میں بھی مجلس ارشاد کے اجلاس منعقد کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے جس کیلئے حضور نے مربیان و امرائے اضلاع کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ ۱۔ کراچی ۲۔ حیدر آباد ۳۔ کوئٹہ ۴۔ ملتان ۵۔ ساہیوال ۶۔ ربوہ ۷۔ لائلپور ۸۔ سرگودھا ۹۔ سیالکوٹ ۱۰۔ راولپنڈی ۱۱۔ پشاور ۱۲۔ چٹاگانگ ۱۳۔ ڈھاکہ

خدا کے فضل سے اس مبارک تحریک کے نتیجہ میں جماعت میں بڑا مفید لٹریچر پیدا ہو رہا ہے اور بہت سے علمی مسائل حل ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۷۔ اتحاد بین المسلمین کی تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے سفر یورپ سے واپسی پر اگست ۱۹۶۷ء میں غلبہ اسلام کے ایک اہم تقاضا کے طور پر مسلمانان پاکستان کو ایک نہایت اہم تحریک فرمائی۔ چنانچہ حضور کی اس تحریک کا ذکر کرتے ہوئے روزنامہ "جنگ" کراچی اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ر اگست ۱۹۶۷ء میں رقمطراز ہے کہ :-

"احمدیہ فرقہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے تجویز پیش کی ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو سات سال کی مدت کے لئے یہ طے کر لینا چاہیئے کہ وہ آپس کے اختلافات بھلا کر دنیا میں اسلام کی تبلیغ کے لئے سر توڑ کوشش کریں گے اور اس عرصہ میں ایک دوسرے پر کسی قسم کی نکتہ چینی نہیں کریں گے۔"

ظاہر ہے کہ حضور کی یہ تحریک مسلمانوں کے اتحاد و غلبۂ اسلام اور ہادی برحق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بے حد مفید نتائج کی حامل تھی مگر برا ہو تعصب و اندھی مخالفت کے جذبہ کا کہ بہت سے فرقوں کے لیڈروں نے اس مبارک تحریک کی مخالفت پر کمر باندھ لی اور اس طرح تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کے ارشاد قرآنی کو ٹھکرا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درد بھرا یہ شعر بے اختیار یاد آ گیا ہے کہ :-

"قوم کے ظلموں سے تنگ آ کر مرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے"

۸۔ تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء

تحریک جدید حضرت مصلح موعودؓ کی جاری فرمودہ وہ عظیم الشان مبارک تحریک ہے جس کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ اس میں چندہ دینے والوں کے دفتر اول و دوم کا اجراء حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ اب ۱۹۶۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کے لئے جنہوں نے کہ دفتر اول و دوم میں حصہ نہیں لیا تھا دفتر سوم کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"چاہیئے کہ ہر فرد جماعت جو دفتر اوّل و دوم میں شامل نہیں ہو سکا اب دفتر سوم میں شامل ہونے کی جلد از جلد سعادت حاصل کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس غرض کے لئے زیادہ جد و جہد کریں اور امراء صاحبان پورا پورا تعاون کریں۔"

(الفضل ۱۶ر نومبر ۱۹۶۶ء)

پس مبارک ہیں وہ عہدہ دار اور افراد جماعت جو عملی طور پر خلوص و انشراح سے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کے غلبہ کی خاطر تحریک جدید کے دفتر سوم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور دوسرے بھائیوں اور بہنوں کو حصہ لینے کی تلقین کرتے ہیں۔

۹۔ احمدی بچوں اور بچیوں کیلئے چندہ وقف جدید کی تحریک

وقف جدید پاکستان بھر کے دیہاتی علاقوں میں اصلاح و ارشاد کا کام جاری کرنے اور پیغام حق پہنچانے کی وہ نہایت اہم خدائی تحریک ہے جسے ۱۹۵۷ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"میرے دل میں چونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے نازل کرے گا۔"

(الفضل ۸ر جنوری ۱۹۵۸ء)

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے احباب نے کثرت سے اس تحریک میں حصہ لیا اور بیسیوں مخلصین نے ایک ایک دو دو کنال سے دس دس ایکڑ تک زمین بھی وقف کی۔ ۱۹۵۸ء میں چندے کی آمد ۵۹۱۹۷ روپیہ اور زمین کی پیداوار ۱۷۷۱ روپے کے مقابلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وصال کے سال ۱۹۶۵ء میں اس آمد میں دوگنا اضافہ ہوتے ہوئے چندے کی رقم ۱۰۱۵۴۱۸ روپے اور زمین کی آمد ۶۴۱۶ روپیہ تک پہنچ گئی مگر اہم وقف جدید کے کام کی وسعت کے لئے یہ رقم بھی بالکل ناکافی تھی لہذا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے شعبۂ اطفال و ناصرات کا قیام کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

۹۶

۱۔ "میں نے آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو۔ اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کردو۔۔۔۔ اس تحریک میں جتنے روپے کی ضرورت تھی اس میں تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں جو کمی رہ گئی ہے اس کا بار تم اٹھا لو اور پچاس ہزار روپیہ اس تحریک کے لئے جمع کرو۔"

۲۔ وہ بچے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں یعنی ان کی عمریں سات سے پندرہ سال تک کی ہیں اگر وہ مہینہ میں ایک چونی وقف جدید میں دیں تو جماعت کے سینکڑوں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن پر ان کے بچوں کی قربانی کے نتیجہ میں کوئی ایسا بار نہیں پڑے گا کہ وہ بھوکے رہنے لگ جائیں۔"

۳۔ "وہ غریب خاندان جن کے دلوں میں نیکی کرنے اور ثواب کمانے کی خواہش پیدا ہو۔۔۔۔ ایسے خاندان کے سارے بچے مل کر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دیں۔ اس طرح اس خاندان کے سارے بھائی اور بہنیں ثواب میں شریک ہو جائیں گے۔ لیکن یہ رعایت صرف ان خاندانوں کیلئے ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔"

۴۔ بعض ماں باپ اپنے چھوٹے بچوں کو کوئی دونی یا چونی دیتے ہیں جو وہ ضائع کر دیتے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ:۔

"اگر مائیں ایسے چھوٹے بچوں کو وقتی خوشی کے سامان پہنچانے کے لئے پیسہ، آنہ، دونی یا چونی دے دیں۔ پھر انہیں ثواب پہنچانے کی خاطر تھوڑی دیر کے بعد ان سے وہی پیسہ، آنہ، دونی یا چونی وصول کر کے وقف جدید میں دے دیں اور اس طرح ان کے لئے ابدی خوشیوں کے حصول کے سامان پیدا کر دیں تو وہ بڑی ہی اچھی مائیں ہوں گی اپنی اولاد کے حق میں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت کو اپنے بچوں کے ہاتھوں سے دلوانا چاہئے تاکہ یہ چندہ وہ خلیفہ وقت کے حکم سے اسلام کی ترقی کے لئے دے رہے ہیں (چندہ وقف جدید دلوانا چاہئے تاکہ ان کے دلوں میں دین کی محبت اور دین کی خاطر قربانی کا جذبہ ابھی سے پیدا ہو اور کوشش یہ ہونی چاہئے کہ حضور کی بیان فرمودہ مذکورہ بالا چاروں شقوں کے مطابق حسب حیثیت تمام احباب جماعت اس چندہ میں اپنے بچوں کو شامل کریں۔

۱۰۔ بدرسوم کے خلاف جہاد

خلیفہ راشد کا ایک اہم کام یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ مومنین کی تطہیر کے سامان کرے۔ انہیں سنت نبوی پر قائم رکھے اور تمام بدعتوں اور ایسے امور کا قلع قمع کرے جن کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہ ہو۔ جو امور اسوۂ رسولؐ اور خلفائے راشدین کے خلاف ہوں اتباع اسوۂ اور خلیفہ وقت کے نمونہ کی پیروی ہی اصل اسلام ہے۔ جو شخص نیکی کے خود تراشیدہ طریقے اختیار کرتا ہے وہ گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو وہی نیکی اور نیکی کا وہی طرز عمل پسند ہے جو سنت نبویؐ سے ثابت ہو۔ باقی سب طریقے مردود ہوتے ہیں چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بدعات اور بدرسوم کے خلاف اعلان جہاد کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"میں ہر احمدی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں اس پاکیزگی کو قائم کرنے کے لئے جس پاکیزگی کے قیام کیلئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے ہر بدعت اور بدرسم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے۔"

(الفضل ۳ر جولائی ۱۹۶۶ء)

تمام احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی کسی غیر اسلامی رسم کا ارتکاب دیکھیں اسے پوری کوشش اور جدوجہد سے دور کریں اور جماعت کو عین اسلامی تعلیمات پر قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مبارک تحریک کے نہایت خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔

۱۱۔ مجالس موصیان کا قیام

رسالہ الوصیۃ کے اغراض و مقاصد کی تعلیم و تکمیل کے لئے حضور نے ہر جماعت میں ایک مجلس موصیان قائم کرنے کا ارشاد فرمایا اور اس کا ایک صدر مقرر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس تحریک کی طرف جماعت نے کما حقہٗ توجہ نہیں دی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"کچھ عرصہ ہوا کہ موصیان اور موصیات کی تنظیم قائم کی گئی تھی اور میرا ارادہ تھا کہ بعض کام اس تنظیم کے سپرد کروں لیکن کچھ روکیں بیچ میں پیدا ہوتی رہیں۔ اور صرف تنظیم ہی قائم ہوئی۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ تنظیم قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے سے اپنا کام شروع کرے۔"

(الفضل [illegible] اپریل ۱۹۶۹ء)

۱۲۔ تسبیح و تحمید، درود شریف، استغفار اور خاص دعاؤں کی تحریکات

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کے عالمگیر تبلیغی جہاد کے نتیجہ میں خلافت ثالثہ میں اسلام و احمدیت کی فتح کے دور کا آغاز ہو چکا ہے۔ سورۃ النصر سے معلوم ہوتا ہے کہ جب فتح کا دور آتا ہے تو اس وقت مومنوں کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور استغفار کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کریں تاکہ مومنین کے دلوں میں کبر و غرور پیدا نہ ہو۔ وہ ہر کامیابی کو محض فضل الٰہی اور نصرت باری کا نتیجہ سمجھیں۔ اپنی بے مائیگی اور واقعۃً محض ہیچ ہونے کے احساس پر قائم رہتے ہوئے دور فتح کے تقاضوں اور ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرتے رہیں۔ اور ہر فتنہ اور شر سے محفوظ رہنے اور حاسدین و معاندین کی تدبیروں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعائیں کثرت سے کرتے رہیں چنانچہ انہیں امور کے پیش نظر حضور نے مندرجہ ذیل دعائیں اور درود مقررہ تعداد میں پڑھتے رہنے کی جماعت کے ہر فرد کو تاکید فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ ۲۵ سال سے زائد عمر والے روزانہ ۲۰۰ مرتبہ۔ ۱۵ تا ۲۵ سال عمر کے ۱۰۰ مرتبہ۔ ۷ تا ۱۵ سال کے بچے ۳۳ مرتبہ اور چھوٹے بچے تین مرتبہ پڑھیں۔ (الفضل ۲۲ر مارچ ۱۹۶۹ء)

۲۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بکثرت پڑھنے کی تحریک فرمائی۔ (بحوالہ الفضل ۲۷ر جون ۱۹۶۹ء)

۳۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ ۲۵ سال سے اوپر عمر کے مرد و خواتین کم از کم ۱۰۰ بار۔ ۲۵ سے ۱۵ سال کے درمیان والے ۳۳ بار۔ ۱۵ سے ۷ سال عمر والے گیارہ بار اور سات سال سے چھوٹے تین بار روزانہ پڑھیں۔ (بحوالہ الفضل ۲ر جولائی ۱۹۶۹ء)

۴۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔ بکثرت پڑھنے کی تاکید فرمائی (بحوالہ الفضل ۱۶ر اکتوبر ۱۹۶۹ء)

۵۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ ہر فرد جماعت کم از کم ۳۳ بار روزانہ پڑھے۔ (بحوالہ الفضل ۱۶ر فروری ۱۹۶۹ء)

۱۳۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات

مورخہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۶۹ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ ہال کراچی میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے تمام احباب جماعت کو یہ اہم تحریک فرمائی کہ:۔

"میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں۔۔۔۔۔ ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور ان کے معانی بھی آنے چاہئیں اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آنی چاہئے۔ اور پھر ہمیشہ دماغ میں مستحضر بھی رہنی چاہئے۔"

حضور نے ان آیات کی اہمیت اور ان میں سے بیان کردہ مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"ان آیات میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ عروج اسلام پر یہ دنیا تین گروہوں میں بٹ جائے گی۔ ایک مومنین کا گروہ ہوگا جو اپنی تمام ذہنی اور جسمانی قوتوں اور صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربان کر دے گا۔ دوسرا منکرین اسلام کا گروہ ہوگا اور تیسرا منافقین کا گروہ ہوگا۔ جو ہماری آستینوں میں گرا ہوا ہوگا اور اخوت مسلمہ کے اجتماعی نظام میں زہر پھیلا رہا ہوگا۔"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء)

اسلام کی فتح اور ترقی کے زمانہ میں منافقین حسد کی آگ میں جل کر بھی اپنا

وریشہ دوانیوں اور مکر و فریب کی انتہائی باریک راہوں سے بظاہر ہمدرد بن کر مومنین کی متاعِ ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی اور اُن کے اتحاد میں رخنہ اندازی کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلام کو آج تک جتنا نقصان منافقوں نے پہنچایا ہے کفار نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا۔ اور کفار یوں بھی کھلے طور پر مخالفت کرتے ہیں۔ اُن کا پہچاننا مشکل نہیں۔ مگر منافق بڑی خطرناک چالیں چلتا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ان سترہ آیات کی روشنی میں اپنے اندر اہل ایمان کی صفات پیدا کرے کفار کے مقابلہ کے لئے وہ ذرائع استعمال کرے جو روحانی ذرائع خلیفۂ وقت جماعت کو مہیا فرماتا ہے اور منافقین کو ان سترہ آیات میں بیان کردہ علامات سے پہچان کر اُن کی چالاکیوں اور فریبی چالوں سے محفوظ رہے اور دوسروں کو محفوظ رکھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے زور دے کر ہر فردِ جماعت کو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"مجھے آپ کی سعادت مندی اور جذبۂ اخلاص اور اُس رحمت کو دیکھ کر جو ہر آن اللہ تعالیٰ آپ پر نازل کر رہا ہے اُمید ہے کہ آپ میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیات کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں۔ مرد بھی یاد کریں گے۔ عورتیں بھی یاد کریں گی۔ چھوٹے بڑے سب ان سترہ آیات کو ازبر کریں گے۔"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء)

۱۴۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ ترین اور اہم تحریک "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کا قیام ہے۔ حضور نے گذشتہ اپریل میں مغربی افریقہ کے چھ ممالک کا دورہ فرمانے اور وہاں کی تبلیغی ضروریات کا جائزہ لے کر پاکستان اور بیرون پاکستان کی جماعتوں سے یہ مطالبہ فرمایا ہے کہ وہ مغربی افریقہ میں ہیلتھ سنٹر یعنی طبی مراکز، مزید تعلیمی ادارے اور تبلیغی مراکز قائم کرنے کے لئے کم از کم ۵۰ لاکھ روپیہ اس فنڈ کے لئے دیں۔ الحمد للہ کہ اس مبارک منصوبہ کے زیر اہتمام ایک ہیلتھ سنٹر اور دو سکول جاری بھی ہو چکے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ:-

"میں افریقہ کے ان ممالک سے جو فوری وعدہ کر کے آیا ہوں وہ قریباً ۲۵-۳۰ ہسپتال کھولنے کا ہے...... اور قریباً ...... ہائی سکول ان ممالک میں بنانے ہیں۔"

نیز فرمایا کہ:-

"جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم تیس ہیلتھ سنٹر (طبی امداد کے لئے) اس سال کے اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ہی ضروری کام ہے۔"

(الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۷۰ء)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے تین تقاضے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودات کے مطابق نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک کے تین تقاضے ہیں۔

اوّل یہ کہ تمام احباب جماعت اس کی کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

دوم یہ کہ احمدی ڈاکٹرز اور ٹیچرز صاحبان افریقہ میں قائم ہونے والے ان طبی مراکز اور سکولوں کے لئے کثرت سے اپنے نام حضور کی خدمت میں پیش کریں۔

سوم یہ کہ احباب جماعت صفِ اوّل میں کم از کم پانچ ہزار، صف دوم میں کم از کم دو ہزار، صف سوم میں کم از کم پانصد روپیہ اور اس سے نیچے جتنی کسی کو توفیق ہو وہ اس فنڈ میں چندہ دے۔

اسوقت تک بہت سے ڈاکٹرز اور اساتذہ بھائی اپنی خدمات حضور کی خدمت بابرکت میں پیش کر چکے ہیں اور کئی لاکھ نقد رقوم اور وعدے بھی آ چکے ہیں مگر ابھی مخلصین جماعت کے لئے اس عظیم جہاد میں حصہ لینے کی کافی گنجائش ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے پیارے آقا و امام کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے حضور کی ہر تحریک پر والہانہ اور دیوانہ وار لبیک کہنے والے ہوں تا ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اور تا ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حیات طیبہ ہی میں اسلام کے کامل غلبہ کا دن دیکھ لیں۔ خدا کرے کہ اسلام کا آفتاب عالمتاب پورے جلال و کمال کے ساتھ مستقبل قریب ہی میں ساری دنیا کو منوّر کر دے۔ اور خدا کرے کہ نعمتِ خلافت تا قیامت ہم میں قائم رہے۔ اور خدا کرے کہ ؎

شیطاں کی حکومت مٹ جائے اور اُس کی جگہ
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفےٰ ہو

آمین یا ارحم الراحمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک مفید مشورہ

ہمارے شہر ربوہ کی بنیاد اذن الٰہی کے ماتحت اُس اولوالعزم بندے کے مبارک ہاتھ سے رکھی گئی تھی جو خدائے ذوالجلال والاکرام کی عنایات بے پایاں کو جذب کرنے والا اور جو حسن و احسان میں جری اللہ فی حلل الانبیاء کا نظیر تھا۔ اور جس کو چاند کرنے والا تھا۔ اس بستی کی تمام سڑکیں اور گلیاں جو گرد، مٹی اور ریت سے اٹی رہتی ہیں اور برسات کے ایام میں کیچڑ اور دلدل سے بھر جاتی ہیں ایک دن سب پختہ ہو جائیں گی۔ اور ہمارا یہ شہر ترقی کرتے کرتے عروس البلاد بن جائے گا۔ پس ہمارا فرض ہے کہ مصلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس یادگار کی جلد جلد ترقی کا خاص خیال رکھیں۔

ربوہ کی زمین پاکستان کے دوسرے شہروں سے مختلف ہے۔ دوسرے شہروں میں ربوہ کی طرح کلر اور شور نہیں پایا جاتا جو عمارات کو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ اور جو ہمارے افسران تعمیرات اور انجینئر صاحبان کے لئے دردِ سر کا موجب رہا ہے۔ لیکن اس دردِ سر کا علاج موجود ہے اور یہ خامی بہت حد تک دُور ہو سکتی ہے۔ یعنی ربوہ میں کلر کے بد اثرات کا علاج سیمنٹ بلاک ہیں۔ اگر سیمنٹ بلاک سے مکان بنایا جائے تو کلر کے مضرات سے محفوظ رہے گا۔

ہمارا یہ مشورہ بلا دلیل نہیں ہے کیونکہ عوام الناس کی تشفی کے لئے ہمارے پاس ایک عملی ثبوت موجود ہے۔ ایک دوست نے ازراہ دانشمندی و دُور اندیشی غالباً ۱۹۵۳ء میں اپنا مکان محلہ دارالیمن میں سیمنٹ بلاک سے بنانا شروع کیا تھا۔ اور ابھی دیواریں چھت تک ہی پہنچی تھیں کہ کسی وجہ سے تعمیر رُک گئی۔ اور تا حال یہ مکان ادھورا پڑا ہے۔ لیکن گذشتہ سترہ اٹھارہ برس کے عرصہ میں ان دیواروں کو نقصان نہیں پہنچا۔ اور تا حال تمام دیواریں صحت سے قائم ہیں۔ اگر یہ دیواریں سیمنٹ بلاک کی نہ ہوتیں تو آج ایک دیوار بھی قائم نہ رہتی۔

ربوہ کے احباب خوب جانتے ہیں کہ کلر سے مکانات کو سخت نقصان پہنچتا ہے اور بار بار مرمت کرانا پڑتی ہے۔ کبھی دیواروں کا پلستر اکھڑ جاتا ہے تو کبھی فرش ٹوٹ جاتا ہے۔ جن مکانوں میں اینٹ کے LINTOL ڈالے گئے ہیں سب کو توڑ کر ازسرِ نو بجری کے LINTOLS بنانا پڑا ہے۔ بعض مکانوں کی دیواریں بھی ازسرِ نو تعمیر کی گئی ہیں اور چار دیواریاں تو کثرت سے خستہ حالت میں ہیں اور یہ سب کلر کے اثرات کا نتیجہ ہے۔ اس لئے دانشمندی اسی میں ہے کہ مکان سیمنٹ بلاک سے بنایا جائے تاکہ آئے دن مرمت کے غیر ضروری اخراجات سے نجات حاصل ہو۔

سیمنٹ کی دیواریں مضبوط ہوتی ہیں اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ماہرین کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ کنکریٹ کا کام پچاس سے سو سال تک مضبوطی پکڑتا چلا جاتا ہے۔ یعنی جوں جوں اس کام پر وقت گذرتا ہے توں توں مضبوط ہوتا جاتا ہے۔

فی زمانہ سیمنٹ بلاک کا کام تمام دنیا میں عام ہو گیا ہے۔ ہمارے اپنے ملک پاکستان میں بھی اس کا رواج دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ بلکہ کراچی میں تو مکانات عام طور پر سیمنٹ بلاک سے ہی بنتے ہیں۔

پس جو احباب اب ربوہ میں مکان تعمیر کرانے کا ارادہ رکھتے ہوں اُن کے لئے مناسب ہو گا کہ سیمنٹ بلاک کے بارے میں ضرور غور کریں۔ اور ربوہ میں ہم سے ضرور مشورہ کریں۔ انشاء اللہ العزیز اُن کے لئے مفید ثابت ہو گا۔

المشتہر

غوری کنسٹرکشنز دارالصدر غربی الف

کوٹھی شیخ بشیر احمد صاحب۔ ربوہ

(دسمبر ۱۹۷۰ء)

95

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم قرآن

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیرت مبارکہ کا ایک زریں باب آپ کا علم قرآن ہے اور آپ کی سیرت کے اس باب کا جتنا بھی مطالعہ کیا جائے اس کا ہر پہلو زیادہ روشن ہے اور انسان ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہے جب آپ کے بیان کردہ قرآنی معارف و نکات کا مطالعہ کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی آپ کے متعلق یہ الہامی بشارت تھی تا کہ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ چنانچہ یہ پیشگوئی اپنی پوری شان و جلال کے ساتھ منصۂ شہود پر آئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو جو علم قرآن دیا اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

"مجھے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے علوم سے بہت کچھ دیا ہے اور حق یہ ہے کہ اس میں میرا کا کوشش کا دخل نہیں وہ صرف اس کے فضل سے ہے"

اگر حضور کی تفسیر قرآن کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے تو سب سے نمایاں امر جو آپ کے علم قرآن میں دکھائی دیتا ہے وہ آپ کے قائم کردہ اصول تفسیر ہیں اور جس کا اظہار آپ نے تفسیر کبیر کے مختلف مقامات پر فرمایا ہے۔ اور ان اصول تفسیر کی بنا پر ہی آپ کی تفسیر بے مثال ہوتی ہے۔ اور آپ کی تفسیر کبیر میں اتنا تنوع ہے کہ مطالعہ کرنے والا خاص دلچسپی محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ علامہ نیاز فتح پوری نے حضرت رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر اور آپ کے علم قرآن کا مطالعہ کر کے بعد تحریر کیا:

"تفسیر کبیر جلد سوم آجکل میرے سامنے ہے اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحر علمی آپ کی وسعت نظر آپ کی غیر معمولی فکر و فراست آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔ کاش کہ میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے ھؤلاء بناتی کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تا دیر سلامت رکھے۔"

(ملاحظات نیاز فتح پوری)

(۲)

خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو غیر معمولی رنگ میں علم قرآن سے نوازا اور قرآنی نص کے وسیع سے وسیع تر معارف اور حقائق بیان کرنے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص ذوق عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ مثال کے طور پر قرآن کریم کی سب سے چھوٹی سورت بلحاظ الفاظ کے سورۃ الکوثر ہے۔ جس کی صرف تین آیات ہیں۔

انا اعطینٰک الکوثر۔
فصل لربک وانحر۔
ان شانئک ھو الابتر۔

لیکن اس سورت کی جو تفسیر آپ نے بیان فرمائی ہیں وہ بڑی تقطیع کے ایک سو تیس صفحات پر مشتمل ہے اور اس سورت کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب اور ان کی سیرت مبارکہ کے معطر پھولوں کا عطر نکال کر اپنے کمال علمی انداز میں پیش فرمایا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مخالفین کے سارے کے سارے اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر قدیم وجدید تفاسیر کا مطالعہ صرف اس سورت الکوثر تک ہی محدود رکھا جائے اور پھر دیانتداری کو ملحوظ رکھا جائے تو انسان حضور کی تفسیر پڑھ کر عش عش کر اٹھتا ہے اور آپ کی وسعت نظر اور تبحر علمی کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ قرآن کریم کی سب سے چھوٹی سورت کی تفسیر کس طرح ایک بحر زخار کا رنگ رکھتی ہے انسان اس کے مطالعہ سے روحانی تسکین محسوس کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پھولوں کو دیکھ کر محظوظ ہوتا ہے اور اس کی معطر خوشبو سے دماغ میں نئی روشنی آتی ہے عاجز نے ایک دفعہ بیروت کی ایک علمی سوسائٹی کے افراد کے سامنے سورت الکوثر کی وہ تفسیر بیان کی جو حضور کی تفسیر کا گویا خلاصہ در خلاصہ تھی تو سامعین بے حد ہی محظوظ ہوئے۔ حضور رضی اللہ عنہ کی غیرت اسلامی اور حمیت دینی نے اسلامی نظریات اور اخلاقیات کی فضیلت کے اظہار کرنے میں جو علمی انداز اختیار فرمایا ہے اس کی بہترین صورت ہمیں حضور کی تفسیر قرآن میں نظر آتی ہے۔

قرآنی نص کو معنوی رنگ میں وسعت دینے کے لئے حضور نے ایک طریق یہ اختیار فرمایا ہے کہ اگر ایک لفظ کے عربی لغت میں کئی معانی ہیں تو آپ نے اس قرآنی آیت کے معانی ومعارف ان سب معانی کو مد نظر

دیکھتے ہوئے مختلف زاویوں سے بیان فرمائے ہیں اور اس علمی انداز سے آپ کی تفسیر میں معارف اور علوم کا بحر مواج دکھائی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر سورت الماعون کی تفسیر میں پہلی آیت قرآنی

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ

کے تحت فرماتے ہیں:-

دین کے عربی زبان میں تیرہ معنے ہیں
(۱) الجزاء والمکافاۃ بدلہ اور بدلہ یا جزا
(۲) الطاعۃ۔ فرمانبرداری
(۳) الحساب۔ حساب لینا
(۴) القھر والغلبۃ والاستیلاء کسی پر غلبہ پانا اور اس پر فائق ہو جانا
(۵) السلطان۔ بادشاہت اور حکومت
(۶) التدبیر۔ تدبیر
(۷) ما یعبد بہ اللہ۔ وہ حرکات وسکنات یا الفاظ جن کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے جن کو ہم نماز پڑھنا کہتے ہیں (۸) الملۃ دین یا نظام جماعت
(۹) الورع۔ جن باتوں سے رکنے کی خواہش
(۱۰) الحال۔ حالت یا کیفیت
(۱۱) القضاء والقدر جسے تقدیر کہتے ہیں
(۱۲) العادۃ۔ عادت کا ہو جانا
(۱۳) الشان۔ ایک خاص حالت

اب حضور رضی اللہ عنہ نے ان معانی کو چسپاں کرتے ہوئے اس سورت کی تفسیر تحریر کی ہے اور یہ تفسیر ۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ نئے مضامین۔ علمی نکات اور دلربا انداز اور تفاصیل پر یہ تفسیر مشتمل ہے اور انداز بیان نہایت ہی پر رونق۔ لطیف اور بلیغ ہے اور کسی قسم کا اس میں ابہام کا شائبہ نظر نہیں آتا اور اس تفسیر کے انداز تحریر میں وجدانی کیفیت ہے اور قرآن کریم کی شان کو معنوی رنگ میں بلند کرنے میں حضور کو خاص اعجازی انداز حاصل ہے۔ قرآنی معارف اور نکات کی حکمت۔ فلاسفی اور اس کے عمیق مقاصد بیان کرنے میں آپ کو خاص دسترس حاصل ہے۔ چنانچہ علمی طبقہ پر آپ کے علم قرآن اور تفسیر کا گہرا اثر ہے۔ اس سلسلہ میں مشہور ادیب اور علمی شخصیت جناب اختر اورینوی ایم اے ڈی لٹ صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی (بہار) کی آراء کو پیش کرتا ہوں وہ لکھتے ہیں:-

"حضرت مرزا محمود احمد کے تحقیقی کارناموں میں کلام مجید تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر ہیں تا کہ مطالعہ ہی یہ تفسیر کبیر مختلف سمتیں بخشی تمام حضرت کی علم قرآن کا بیش بہا خزانہ بیش شاہکار کا انکار کی جو"

ہے تفسیر قرآنی کی یہ دولت
سرحدی دنیا اور حقیقی کے لئے
لاکھوں سلطنتوں اور ہزار ہا
ہزار جنتوں سے افضل ہے
. . . . اس عظیم
تفسیر میں تعلیمات اسلامی کا
فلسفہ نہایت عمدہ طور پر پیش
کیا گیا ہے۔ دوسرے مذاہب
کی تعلیموں اور معروف فلسفوں
سے موازنہ و مقابلہ بھی عالمانہ و
منصفانہ رنگ میں کیا گیا ہے اسلامی
تعلیمات کی پُر شوکت عظمت
سے دل کو نہایت راحت و تسکین
ملتی ہے اور ذہن کو وسعت
حاصل ہوتی ہے۔ اس تفسیر کا
انداز نظر عصری اور سائنسی
بھی ہے۔ فلسفیانہ اور حکمتی
بھی اور وجدانی و عرفانی بھی

حضور کے علم قرآن کے سلسلہ میں قرآنی رموز۔ استعارات۔ تشبیہات اور مجازات کا حل بھی بہت بڑا کارنامہ ہے چنانچہ آپ نے اجیاد موتی تسخیر جبال تسبیح طیور۔ منطق الطیر۔ ہدہد۔ نملۃ وغیرہ کا حل ایسے علمی انداز سے فرمایا اور آپ نے اصولی رنگ میں استعارہ کے متعلق فرمایا:۔

"حقیقت یہ ہے کہ استعارہ کے صحیح استعمال کے بغیر مضمون صحیح طور پر ادا ہی نہیں ہو سکتا۔ مثلاً عام طور پر جب کسی شخص سے کوئی حماقت کا کام سرزد ہو تو اسے گدھا کہہ دیا جاتا ہے یا کوئی دلاور شخص ہو تو اسکے متعلق ہم شیر کا لفظ استعمال کر دیتے ہیں"

(فضائل القرآن)

(۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے علم قرآن و تفسیر نویسی کی نمایاں خصوصیات مختصراً مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ آپکی تفسیر نویسی میں قرآنی آیات اور سورتوں کی ترتیب و تنظیم کو مدنظر رکھا گیا ہے اسی سلسلہ میں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کی ترتیب کو مدنظر رکھا جائے اور اس پر غور اور تدبر کرنے کی عادت ڈالی جائے تو بعض کی بحث سی مشکلات خود بخود حل ہو جاتی ہیں (تفسیر کبیر سورۃ مریم)

۲۔ قرآنی مفردات کے ترجمہ اور تفسیر میں عربی زبان کی مایہ ناز ڈکشنریوں تاج العروس۔ کلیات ابی البقاء المنجد۔ مفردات۔ اقرب الموارد لسان العرب۔ قاموس سے مدد لی گئی ہے اور حل لغات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

۳۔ آپ کی تفسیر میں مختلف مستشرقین نے جو قرآنی تعلیمات پر اعتراض کئے ہیں بالخصوص نولڈکے۔ پادری وہیری ڈاکٹر سیل اور سر ولیم میور وغیرہ کے جوابات مدلل انداز میں دئے گئے ہیں۔

۴۔ آپ کے علم قرآن اور تفسیر نویسی کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو پیشگوئیاں مستقبل کے متعلق ہیں ان کو آپنے تفصیل سے بیان کر کے ثابت فرمایا ہے کہ پیشگوئیاں جو قرآن کریم میں موجود تھیں اس زمانہ میں ان کا ظہور ہو چکا ہے اور یہ پوری ہو چکی ہیں حالانکہ پہلے مفسرین نے ان پیشگوئیوں کو قیامت پر چسپاں کیا ہے مگر یا جو پیشگوئی ابھی ان کی سمجھ میں نہ آتی تھی اسے انہوں نے قیامت کے حوالہ کر دیا۔ مگر حضور نے ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا کہ یہ پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ مثلاً یاجوج ماجوج سے مغربی اقوام اور روس ایٹم بم اور دوسرے جنگی اسلحہ کی پیشگوئی۔ نہر سویز اور نہر پانامہ کی پیشگوئی۔ فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام اور ایک عرصہ کے بعد اسلامی پرچم کے لہرانے کی پیشگوئی وحشی قوموں کے متمدن ہو جانے کی پیشگوئی۔ قیام پریس اور کتابوں کی بکثرت اشاعت کی پیشگوئی۔ علم طبقات الارض کی وسعت۔ چاند اور مریخ کے زمین کے ساتھ وابستہ ہونے کی پیشگوئی۔ قیام جمہوریت اور بادشاہتوں کی بربادی کی پیشگوئی مواصلات کے وسیع ذرائع۔ دخانی جہازوں ہوائی جہازوں کی ایجادات کے متعلق پیشگوئی۔ مختلف اقوام عالم میں زندگی کے دورے۔ مغربی اقوام کی اخلاقی تباہی وغیرہ وغیرہ پیشگوئیاں ہیں۔ جن کا پورا ہونا حضور نے ثابت فرمایا ہے۔

۵۔ آپکا علم قرآن و تفسیر۔ قرآنی تعلیمات سے روشناس کرانے کا بہترین کامیاب وسیلہ ہے اور اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اگر مذہب خدا کا اتارا ہوا کلام ہے تو سائنس خدا کا فعل ہے اس سلسلہ میں کافی معلومات آپ کی تحریر کردہ تفسیر کبیر میں موجود ہیں

۶۔ آپ کے علم قرآن میں بہت سی انکشافات ہیں۔ مثلاً سورۃ التین میں مذہبی ادوار کا ذکر۔ اصحاب کہف کے متعلق تاریخی انداز میں جدید تحقیق۔ ذوالقرنین کی شخصیت کے متعلق فیصلہ کن جدید تحقیق۔ حروف مقطعات کے متعلق اور ان کی مفصل اقسام بالکل نئے انداز میں بیان کی گئی ہیں

۷۔ قرآنی قصص کی تاریخی تفاصیل تاریخی اور سائنٹفک علمی انداز میں تحریر کر کے بیان کیا گیا ہے کہ اقوام کے احوال و کوائف آئندہ بھی پیش آ سکتے ہیں اور ان سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

۸۔ قرآن کریم کے مختلف مقامات پر جو رؤیا مذکور ہیں ان کی صحیح تفسیر بیان کی گئی ہے۔

۹۔ موازنہ مذاہب کے سلسلہ میں آپنے قرآنی آیات و تعلیمات کی روشنی میں اسلام کو اکمل اعلیٰ اور ارفع مذہب مدلل طور پر ثابت کر دکھایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء سے افضل بھی مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے ثابت کر کے بتلایا ہے کہ آپ ہی خاتم النبیین ہیں۔

۱۰۔ قرآن شریف سے مختلف اقوام عالم کی تاریخ بیان کر کے اور ان کے عروج و زوال کی داستان بیان کر کے قرآن نے اسلام کو انتباہ کیا ہے اور ان کو اخلاق کے قیام کی طرف توجہ دلائی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے علم قرآن کا ذکر کرتے ہوئے مولانا ظفر علی خان نے احرار کو مخاطب کر کے یہ کہا۔

احرارو! کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود احمد کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے قرآن کا علم ہے"

(ایک خوفناک سازش ص ۱۹۶)

جلسہ سالانہ پر آنے کی تیاری بھی دیکھ

جلسہ سالانہ پر آنے کی تیاری بھی دیکھ — جذبۂ حسنِ عمل کی آئینہ داری بھی دیکھ
مظہرِ حسنِ تکلم۔ شانِ دینِ احمدی — اک جہانِ رنگ و بو کی دل گرفتاری بھی دیکھ
دیکھ کر ربوہ کو جسم و جاں معطر ہو گیا — اس چمن کی چار سو عالم میں گلباری بھی دیکھ
تلخیٔ دوراں کا نقش لوحِ دل سے مٹ گیا — آسمانوں سے نزولِ رحمتِ باری بھی دیکھ
ہم تو ہیں اغیار کو مسلم بنانے کیلئے — اور وہ مسلم کو کافر، یہ ستم کاری بھی دیکھ
اہلِ ایماں مرتے ہیں حق و صداقت کیلئے — اہلِ باطل کی سیہ کاری و عیاری بھی دیکھ
"آسماں پر دعوتِ حق کیلئے اک جوش ہے" — حق کی خاطر اہلِ افریقہ کی بیداری بھی دیکھ
قافلہ پہنچا ہی سمجھو منزلِ مقصود پر — قافلہ سالار کا اندازِ تیاری بھی دیکھ
بڑھ رہا ہے رات دن نصرت جہاں ریزرو فنڈ — ملتِ احمد کا حسنِ فرمانبرداری بھی دیکھ
ہے سرِ تسلیم خم آقا کے ہر فرمان پر — یوں جماعت کی خلافت سے وفاداری بھی دیکھ
اللہ اللہ اس قدر ہے نیک کاموں کا ہجوم — واعظوں کی عالموں کی گرم گفتاری بھی دیکھ

شوکتِ اسلام کے دن آ رہے ہیں جلد شوقؔ
قصرِ دیں پر حضرت ناصر کی گلکاری بھی دیکھ

محسن اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات

۹۶

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام۔ علیک الصلوٰۃ علیک السلام

(از جناب [illegible] احمد صاحب سیالکوٹی۔ واقف زندگی)

(۱)

تمام عالم کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ جب تک خدائے قدوس کی طرف سے سید الانبیاء حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدسہ ظہور میں نہیں آئی تھی انسانیت پر انتہائی مظالم توڑے جا رہے تھے اور ہر طرف وحشت و بربریت کا مجسم نظر آتا تھا جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مطابق صاحب اقتدار اور صاحب اقتدار شخصیتوں نے اپنے ماتحت انسانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ کوئی قانون تھا نہ تہذیب و شرافت۔ عدل نہ ہی کسی شریعت کے احکام کی پابندی تھی۔ ہر کوئی من مانی کرتا اور دوسروں کو غلامی کی سلاسل میں جکڑنے کے لئے شب و روز ایک کر دیتا غرض انسانیت نام نہاد انسانوں کے ہاتھوں بری طرح [illegible] کا شکار دکھائی دیتی تھی یہاں تک کہ اگر آج [illegible] قبل کی [illegible] داستانوں کو دہرایا جائے تو انسانیت کے جسم پر لرزہ طاری ہو جائے۔

ایسے خطرناک اور پُر ظلمت دور میں محسن انسانیت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اور آپ نے کفرستان میں بھی "انسانیت زندہ باد" کا فلک بوس نعرہ بلند فرمایا اور فرمایا کہ میرے آنے سے پہلے جو کچھ ہوا سو ہوا لیکن اب انسانیت کے مقام کو اونچا کیا جائے گا۔ غلامی کی پارینہ زنجیریں کٹ جائیں گی۔ اسود و احمر کے درمیان جو خلیج حائل ہے اسے دور کیا جائیگا۔ بلحاظ انسان سب برابر ہیں کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہاں اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تم میں سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہی ممتاز و محترم ہے جو نیکی اور تقویٰ میں امتیازی مقام رکھتا ہو۔

ہمارے مقدس آقا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نسل انسانی کو احکام الٰہیہ سے آگاہ فرمایا جن پر عمل پیرا ہو کر انسان ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اتنا اونچا ہو جاتا ہے کہ وہ نہ صرف خود [illegible] حاصل کر سکتا ہے بلکہ دوسروں کے لئے قابل رشک وجود بن سکتا ہے۔

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی دور بین نگاہ نے مشاہدہ کیا کہ اہل عرب ہی نہیں دنیا کے دیگر لوگ بھی خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی الوہیت سے غافل ہو کر معبودان باطلہ کے چنگل میں گرفتار ہیں۔ اور بجائے معبود حقیقی کے آگے سجدہ ریز ہونے کے وہ لات و منات، عزیٰ، یغوث، نسر اور ہبل اور جو بت پرستوں کی نظر میں عظمت [illegible] کے سامنے سرنگوں رہے ہیں تو ماحی شرک و بدعت حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے آواز توحید بلند کرتے ہوئے بھی آسمانی کے الفاظ میں فرمایا کہ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا یعنی ہم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور ہم اس کا کسی کو ساجھی قرار نہیں دیتے۔

محسن اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ پہلا احسان تھا جو آپ نے انسانیت پر کیا کہ ان کو جھوٹے معبودوں سے نجات دلا کر خدائے واحد کے آستانہ الوہیت پر اپنی قوم کے سر جھکا دیئے۔ یہاں تک کہ کعبۃ اللہ توحید خداوندی کا ہمیشہ کے لئے مسکن بن گیا اور آج کروڑوں نہیں اربوں انسان اسے اپنا قبلہ تصور کرتے اور اس کی جانب منہ کر کے شب و روز خدا تعالیٰ کی عبادت میں محو نظر آتے ہیں۔

(۲)

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل انسانیت نے اس امر کی بنا پر ہمیشہ ٹھوکریں کھائیں اور جادہ مستقیم سے بھٹک گئی کہ [illegible] کی راہ انبیاء کو بھی تھی کہ ان کی صداقت سے انبیاء علیہم السلام سے انکار کیا جانے لگا تھا۔ روحانی تاجدار سید الانبیاء حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ یعنی دنیا کی ہر قوم میں ہادی مبعوث کئے گئے ہیں۔

پھر فرمایا قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ (سورۃ البقرہ) یعنی کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی۔ اور جو نازل کیا گیا حضرت ابراہیم، حضرت اسمٰعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب اور ان کی اولادوں کی طرف اور جو کچھ دیا گیا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو اور جو کچھ دیا گیا دیگر انبیاء کو ان کے رب کی طرف ان سب پر ہم ایمان لاتے ہیں اور ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم خدا تعالیٰ کے فرمانبردار اور مطیع ہیں۔

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جملہ انبیاء کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے انسانیت پر یہ دوسرا احسان فرمایا اور اس حقیقت کو ام نشرح کیا کہ اگر خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامورین اور مرسلین دنیا میں مبعوث نہ ہوتے تو انسانیت روحانی اعتبار سے ہمیشہ ظلمت کدوں میں یاس و ناامیدی کا شکار بنی رہتی اور اس کا کوئی بھی پرسان حال نہ ہوتا۔ انبیاء علیہم السلام تشریف لاتے اور انہوں نے آدم کے بیٹوں کو جہاں معبود حقیقی کا پتہ دیا وہاں روحانی اور تمدنی احکام بیان فرما کر انسانیت کے معاشرہ کو چار چاند لگا دیئے۔

(۳)

دنیا میں سرمایہ دار اور مفلس۔ چھوٹے اور بڑے کی تمیز کو [illegible] عظمت و ذلت کا رنگ دیا جاتا ہے۔ اور اسی بنا پر نہ صرف زمانہ جاہلیت میں عرب کے باشندے ہی بلکہ عصر حاضر میں بھی مادہ پرست اور مذہب کی حقیقی روح اور تعلیم سے ناآشنا لوگ دوسروں کو اپنے سے کمتر اور ذلیل قرار دیتے ہیں اور اپنی بڑائی اور عظمت کا تذکرہ اکثر ان کی زبانوں پر جاری رہتا ہے۔ ایسے ہی انسانیت کش نظریات نے بعض دنیا میں امن و امان کو قرار حاصل نہیں۔ [illegible] اور مرد فسادات نے انسانیت کو بدنام کر رکھا ہے اور تختہ مظالم پر ہزاروں بے گناہ اور مظلوم انسانوں پر وحشت و بربریت کے مجسمہ لوگ ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں کہ خدا کی پناہ۔

ہمارے پیارے آقا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی دگرگوں اور خطرناک حالات کے پیش نظر قرآنی الفاظ میں اہل دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (سورۃ الحجرات) یعنی اے لوگو! تم سب کو ہم نے مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اس لئے تم سب بلحاظ انسانیت برابر ہو۔ ہاں تم کو مختلف قبیلوں میں اس لئے تقسیم کیا گیا ہے تا تم ایک دوسرے کو آسانی سے شناخت کر سکو۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ تم میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہے۔

اگر دنیا کی تمام مہذب اور متمدن کہلانے والی قومیں محسن انسانیت کی بتائی ہوئی شاہراہ پر گامزن ہو جائیں تو آج ساری دنیا پر امن کا پرچم لہرا سکتا ہے اور انسان [illegible] کا سانس لے سکتا ہے یہ ایک تیسرا احسان تھا جو پاکوں کے سردار رسولوں کے فخر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نسل انسانی پر کیا ہے۔

(۴)

آج کے دور میں تنگ حالی اور مفلسی کا احساس انسان کو آرام کی نیند سونے نہیں دیتا اور پاکستان ہی میں کیا دنیا کے تقریباً باقی سب ملکوں میں مختلف تحریکیں اور پارٹیاں معرض وجود میں آ کر انسانی حقوق کی حفاظت کا نعرہ بلند کر رہی ہیں۔ غریب الحال لوگ قسم قسم کے معاشی مصائب و آلام کا شکار ہو بیٹھے ہیں۔ غرض انسان کی بے چینی اور اضطراب انتہا تک پہنچ چکا ہے۔ لیکن اگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ یہ اس لئے ہے کہ دنیا والوں نے انسانیت کے محسن اعظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیئے ہوئے قیمتی سبق کو نظر انداز کر دیا ہے جو یہ ہے کہ ساری کائنات کا خالق و مالک رب السموات والارض ہے جب اسی کی ربوبیت عامہ ہے اور امیر و غریب کو یکساں اس کے قائم کردہ نظام ارضی و سماوی سے فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔ مثلاً خورشید و قمر کی روشنی برابر سب کو فیض پہنچا رہی ہے دن رات کا نظام ہے تو اس سے تمام بنی آدم یکساں مستفید ہو رہے ہیں سمندروں اور دریاؤں وغیرہ کا پانی ہے تو وہ سب کی تشنگی بجھا رہا ہے۔ پھر آسمان سے بارش کے نزول کی صورت میں دنیا میں کھیت اپنے اندر کے بیجوں کو باہر نکالتے اور قدرت خداوندی کے شہکار پیش کرتے ہیں اور ان میں غلہ اور دیگر اجناس کی قسم کی [illegible] اشیاء معرض وجود میں آ کر انسانی ضرورت کو پورا کرتی ہیں۔ اسی طرح پھل از قسم سیب ناشپاتی۔ انار۔ آم۔ کیلے۔ امرود اور انگور وغیرہ ایسے میوہ جات انسانوں کا پیٹ پالتے ہیں اور انسانی نظام صحت کو برقرار رکھنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اس صورت حال کو دیکھ کر چاہیئے تھا کہ انسان ان باتوں سے سبق حاصل کرتا اور ذی ثروت لوگوں کا اولین فرض تھا کہ وہ اپنے دیگر غریب بھائیوں کا بھی خیال رکھتے۔ اور خداداد استعدادوں کے سبب اللہ تعالیٰ نے جو انہیں مال و دولت دیا تھا اس میں سے [illegible] انسانوں کا بھی حق دیتے اور [illegible] کا خیال رکھتے اور اللہ تعالیٰ کی [illegible] کی مختلف صورتوں کو اختیار کرتے ہوئے [illegible] لیکن [illegible]

پھٹے نظر آتے ہیں۔ اور اکثر ایسے ہیں جو اپنا اوڑھنا اور بچھونا دنیا اور اس کے مال و متاع کو ہی تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ انہیں سمجھنا چاہئیے کہ جب خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اور وہ برابر سب کی ربوبیت کرتا ہے تو ہم کیوں نہ مفلس اور غریب انسانوں کے کام آئیں اور اپنے اندر صفت ربوبیت پیدا کرکے اس کے خدائی فضلوں اور انعاموں کے وارث ٹھہریں۔

محسن انسانیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو غریب کی غربت، یتیم کی یتیمی اور مسکین کی مسکینی کا انتہائی احساس رہتا تھا۔ اور حضور اس وقت تک چین نہیں لیتے تھے جب تک ضرورت مند انسان کی مدد نہ فرمائیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہر آن صدقہ و خیرات فرماتے اور اپنے نفس پر دوسرے کو ترجیح دیتے۔ اور اس کی ضرورت پوری فرماتے۔

اسلام نے انفاق فی سبیل اللہ پر خاص زور دیا ہے۔ اور قرآن کریم میں اکثر مقامات پر مختلف پیرایہ میں ایسے احکام بیان کئے گئے ہیں جن میں محتاجوں کی ضرورت کا احساس کرایا گیا ہے اور ان پر خرچ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

یعنی جو لوگ مال و زر جمع کرکے رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور نہ ہی خیرات کرتے ہیں انہیں آخرت میں سخت قسم کا عذاب دیا جائیگا۔

پھر ارشاد ہوتا ہے:۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا

(سورۃ الدھر)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے ایسے بندوں پر خوش ہے جو اسی کی محبت کی بنا پر محتاجوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ گویا مسلمانوں کو اپنے ہی غریب بھائیوں کی مدد کرنے کی ہدایت کی گئی ہے بلکہ حکم عام ہے اور اسلام ایک قوم یا ایک خطہ کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ تمام قوموں اور ملکوں کے لئے خدا تعالیٰ نے اس دین کو نازل فرمایا ہے۔

پس قرآن کریم کی روشنی میں انسانیت کے محسن اعظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل دنیا کو یہ سبق دیا ہے کہ ہر غریب کی غربت کا احساس پیدا کرو اور اپنی کمائی میں سے اس کا حق بھی نکالو تا وہ اور اس کے اہل و عیال اپنا پیٹ پال سکیں۔ اور غربت کی مسکینوں سے ایک حد تک نجات پا سکیں۔ یہ چوتھا احسان ہے جو ہمارے محسن اور مقدس آقا حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانیت پر کیا ہے۔

(۵)

ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نسل انسانی پر جو احسانات فرمائے ہیں ان کو شمار انسان کے بس کی بات نہیں۔ لیکن یہ امر حد درجہ افسوسناک اور حیرت و استعجاب کا باعث ہے کہ دنیا کے اکثر لوگوں نے احسانات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو فراموش کرکے محسن اعظم کی عالی شان اور ارفع مقام کو نہیں سمجھا۔ اور وہ بجائے آپ کی ذات ستودہ صفات کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھنے کے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کے لائے ہوئے دین اسلام پر ناپاک حملے کرکے اپنی کم باطنی کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں۔ حالانکہ چاہئیے تھا کہ دنیا والے ایسے مربی و محسن آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت اور تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہوتے اور شب و روز آپ پر درود و سلام بھیجتے لیکن جہاں دنیا میں احسان فراموش لوگ پائے جاتے ہیں وہاں خدا تعالیٰ کے ایسے بھی لاکھوں انسان دنیا میں موجود ہیں کہ جو شاہ مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دلی عقیدت و محبت رکھتے اور حضور انور اور دین اسلام کی خاطر زر و مال کیا جانیں تک نچھاور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ غرض ایک جہان ہے جو پاکوں کے سردار رسولوں کے فخر حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح معنوں میں دلدادہ و شیدا ہے اور آج دنیا میں ہزاروں خوش قسمت افراد جماعت احمدیہ میں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسانات کو از سر نو غافل انسانوں تک پہنچا کر انہیں خادمان محمدؐ میں شامل کر رہے ہیں۔

حضرت رسول عربی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری زندگی ہی خدمت اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمد و ستائش میں گذری ہے۔ کیا نظم اور کیا نثر، کیا عربی اور کیا فارسی اور کیا اردو میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے آقا و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسے دلکش پیرایہ میں مدح سرائی کی ہے کہ جسے پڑھ کر انسانی روح وجد میں آنے لگتی ہے وقت نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں زیادہ تفصیل سے لکھا جائے۔ حضور علیہ السلام کی کتب میں سے دو اقتباسات ہدیہ ناظرین و قارئین کرکے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام رقم فرماتے ہیں:۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہ مل سکتی تھی۔"

(سراج منیر صفحہ ۷۲ طبع اول)

نیز فرماتے ہیں:۔

"یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے ہزار ہزار درود و سلام اس پر ..."

یہ کس شان کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اور اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی

ایس۔سی کالج

شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور

سیشن ۱۹۸۰ء

داخلہ جاری ہے

اردو، بنگالی، پشتو، عربی، انگریزی شارٹ ہینڈ
پٹ مین، سوئی، ڈپلائن، گریگ، ۔۔۔ کا طریقہ کار ہے

میعاد کورس صرف تین ماہ

کل فیس ایک سو پچاس ۱۵۰ روپے صرف

واقف زندگی احباب کو صفت
(تصدیق امیر جماعت کی ضروری ہے)

شرافت اللہ شیخ کوثر ۔۔۔ جاوید کوثر جاوید
گولڈ میڈلسٹ ۔ سکرٹری

بی ایچ ڈی۔ ایم ایس۔ ڈی
ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس انڈیا
پرنسپل ڈائریکٹر

شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فون ۶۳۲۸۲

مایوس اور لاعلاج مریضوں کے علاج کیلئے کامیاب مجرب دوائیں

بواسیر خونی بادی کا مکمل علاج۔ نیوپائلٹز کورس ۸/-
کمزوری اور سوکھے پن کیلئے بہترین دوا۔ سنڈو ویٹ ٹانک ۲/۵۰
عورتوں کی جملہ شکایات کی بہترین دوا۔ فیلی ٹانک مکمل کورس ۱۶/-
مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ سپیشل ڈراپس ۶/-
تمام شکایات دور کرکے طاقت پیدا کرنے کیلئے۔ نیوپاور ٹانک ۵/-
پائیوریا، مسوڑھوں کیلئے۔ پائیوریا کیور ۴/-

ذیابیطس کے مکمل علاج کیلئے۔ ڈاکٹر کارڈ ڈراپس ۲/-
دائمی قبض کی کامیاب اکسیر دوا۔ کونسٹی پیشن ۳/-
دماغی طاقت اور بال کالے کرنے کیلئے۔ بیوٹی برین ٹانک ۲/-
گردہ اور مثانہ کی پتھری کیلئے۔ کڈنی اینڈ بلڈر سولوشن ۵/-
نزلہ، زکام، کھانسی، بخار کیلئے۔ ۔۔۔ ۲/- ۔ ۴/۵۰
۔۔۔ ۶/-

فہرست مجربات جس میں نایاب مطب کی تمام ادویات ہیں ۲۰ پیسے میں طلب فرماویں۔

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

اکسیر پائیوریا۔ مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) کیلئے اکسیر

چھوٹی شیشی ۱/۵۰ ۔ بڑی شیشی ۲/۵۰

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ

"ناصر دواخانہ" گول بازار ربوہ فون نمبر ۳۳

جان گداز ہوتی۔ اس نے خدا سے
جو اس کے دل کے راز کا واقف
تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام
اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور
اُس کی مُرادیں اس کی زندگی میں اُسکو
دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک
فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر
اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا
دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ
ذریّت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک
فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے
اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُسکو
عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ
سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے
ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت
کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہونگے اگر
اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی
ہم نے اُسی نبی کے ذریعہ پائی۔ اور
زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی
کامل نبی کے ذریعہ اور اُسی کے نُور
سے ملی اور خدا کے مکالمات اور
مخاطبات کا شرف بھی جس سے
ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اُسی
بزرگ نبی کے ذریعہ ہمیں میسر آیا۔
اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ
کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت
تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک
ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۶)

اے خدا تعالیٰ کے سب سے پیارے اور مقدس
نبی! تیری حمد و ستائش کہاں تک کی جائے۔ تیرا تو
نام ہی محمدؐ ہے۔ تو دنیا میں آیا اور تو نے پژمردہ
دلوں کو حیات ابدی کا پیغام دیا۔ تیرے مبارک
ہاتھوں برسوں کے رُوحانی مُردے آن کی آن میں
زندہ ہو گئے۔ تو آیا اور تیری بعثت سے ایک
جہان جاگ اُٹھا اور دنیا کے چپہ چپہ پر لا الٰہ الا اللہ اور
خدا تعالیٰ کی توحید کی مشعلیں روشن ہو گئیں۔ مظلوموں
کی دادرسی تو نے کی۔ محتاجوں کا سہارا تو بنا۔ یتیموں
اور مسکینوں کے سروں پر تو نے شفقت کا ہاتھ رکھا
بیوگان جن کے سہاگ کٹ چکے تھے تو نے انہیں
تسلی دی کہ کوئی فکر اور غم نہ کرو اللہ تعالیٰ تمہارا
خالق و رازق ہے۔ وہی تمہاری کشتی حیات سلامتی
کے ساحل پر پہنچائیگا اور اپنے فضل سے تمہاری حاجتیں
پوری فرمائیگا۔ غرض ہمارے آقا و مولیٰ حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزندانِ آدم پر ان گنت
احسانات کئے ہیں۔ لاکھوں درود و سلام ہوں اس
محسن انسانیت پر اور اسکے مقدس صحابہ رضوان اللہ علیہم پر
محمد عربیؐ زندہ باد"

یاد رکھنے کی باتیں

یہ انتہائی خوبصورت کتابچہ مجلس
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد
مبارک پر احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے
شائع کروایا ہے۔ سال کے بعد ہر بچے اور
بچی سے اس کا امتحان لیا جائے گا۔

ہدیہ صرف ۔ ۵۰ پیسے

اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ کی دیگر مطبوعات مثلاً دینی معلومات
احادیث الاخلاق، مسلم نوجوانوں کے سنہری
کارنامے، مشعل راہ، منتخب الفرقان کی
تمام مطبوعات، رسالہ الفرقان اور ریویو
کی پرانی نایاب جلدیں، رسالہ خالد کا دورہ
از ریفا، تفسیر کبیر کی نایاب جلدیں
اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دیگر کتب مناسب
نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہم سے
رجوع فرمائیں۔

نوٹ: جلسہ سالانہ کے ایام میں
ہمارا اسٹال گول بازار میں ہوگا۔

حمید بک ایجنسی
کوارٹر نمبر ۱۴ تحریک جدید ربوہ

الضیاء فارمیسی کی خاص پیشکش

بالوں کا بہترین ٹانک
ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
MEDICATED

بالوں کو سفید ہونے اور گرنے سے روکتا
ہے۔ نئے بال پیدا کرنے، بڑھانے اور سیاہ
کرنے میں لاثانی ہے۔ سر کے درد، گنج اور
سکری کو دور کرتا ہے۔
ڈرمیکس کریم جلدی امراض کی بہترین کریم
کیل، چھائیوں، زخم، پھوڑے، خارش وغیرہ
میں اکسیر ہے۔ ورم سوزش کو دور کرتی ہے
میڈیکیٹڈ پاؤڈر (MEDICATED)
دانتوں کی جملہ امراض۔ پائیوریا کی مخصوص
صفائی اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ
زخم لوشن۔ سوزن بچھو۔ تازہ زخم خواہ کتنا
گہرا کیوں نہ ہو ایک ہی دفعہ استعمال سے
خون بند ہو کر زخم مندمل ہوجاتا ہے۔
جلسہ سالانہ پر نرخوں میں خاص رعایت
آپ بھی آزمائیے۔ بار بار خریدئیے!
تیار کردہ: الضیاء فارمیسی تحت بازار ربوہ
ربوہ کے جنرل سٹور اور میڈیکل سٹور سے خریدئیے

"اسلام کا وراثتی نظام"

۹۶

فضل عمر فاؤنڈیشن کے انعامی مقابلہ ۱۹۶۸ء میں انعام حاصل کرنیوالا مقالہ مصنفہ عبدالرشید غنی
ایم۔اے ایل ایل بی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ جسے اس موضوع پر ہر مکتب فکر سے خراج تحسین حاصل ہو چکا
ہے۔ وراثت کے تمام مسائل پر سیر حاصل بحث اور تمام ممکنہ صورتوں کا حل بذریعہ امثال
پیش کیا گیا ہے۔ فلسفہ نظام وراثت اور دیگر سوالات کے جوابات۔ وکلاء اور جج صاحبان کیلئے نعمت غیر مترقبہ
فقہ کے طلباء کیلئے مفید کتاب۔ حجم ۲۵۰ صفحات چھپائی آفسیٹ۔ قیمت آٹھ روپے

عمر کا کوئی دور ہو —— خوشی کا کوئی لمحہ ہو

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

کے زیورات سے بڑھ کر بیش قیمت و بے مثال تحفہ کوئی نہیں
تشریف لائیے اور ملاحظہ فرمائیے

ربوہ میں پی آئی اے
کا خاص بکنگ اور
ریزرویشن آفس

سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے والے پاکستان اور غیر ملک سے
آنے والے حضرات کی سہولت کے لئے پی آئی اے نے
گول بازار ربوہ میں ایک خاص بکنگ اور
ریزرویشن آفس قائم کیا ہے۔
سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے والے حضرات پاکستان کے
کسی بھی شہر یا بیرون ملک کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ
اور ریزرویشن اب ربوہ ہی میں کرا سکیں گے۔
زرمبادلہ اور اسٹیٹ بینک سے متعلق
دوسرے کاموں کے سلسلے میں لائل پور میں
پی آئی اے کا دفتر آپ کی ہر ممکن مدد کرے گا۔

PIA

پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز

PIA-132-6-73

تریاق معدہ — معدہ اور پیٹ کی بیماریوں کیلئے مفید دوا — قیمت فی شیشی ۲/۵۰ روپے — ناصر دواخانہ
گول بازار ربوہ فون ۳۳
گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۳

کیا اسلامی کتب میں سکھ قوم کے قیام کی کوئی پیشگوئی ہے؟

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کے ہر ایک مذہب میں اپنے اپنے رنگ میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں اور اسلام میں بھی آئندہ زمانہ سے متعلق متعدد پیشگوئیاں موجود ہیں جو مخبر صادق حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علام الغیوب اللہ تعالیٰ سے علم پا کر بیان فرمائی ہیں اور ان میں مسلمانوں کے عروج و زوال اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے متعلق بہت کچھ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ احمدیہ نقطۂ نگاہ سے جماعت احمدیہ کا قیام ان پیشگوئیوں کا ہی ظہور ہے۔

بھاتا کلیان داس جی اداسی سادھو نے مجھے اپنی بعض تصانیف حال ہی میں بھجوائی ہیں ان میں ایک کتاب سچی کھوج (یعنی تحقیق حق) چار جلدوں پر مشتمل ہے اس کی پہلی جلد میں بھاتا کلیان داس جی نے گورو نانک جی اور سکھ قوم سے متعلق دیگر مذاہب کی بعض پیشگوئیاں بھی درج کی ہیں اور اسی سلسلہ میں انہوں نے احادیث نبویہ اور قرآن مجید سے بھی بعض پیشگوئیاں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان میں سے ایک پیشگوئی بخاری کے حوالہ سے یوں پیش کی ہے کہ:

قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
آخرۃ زمان نانک
انشاء اللہ الحکم
الاحق فی التبیعین

(سچی کھوج جلد اول ص...
سچی کھوج جلد سوم ص...)

بھاتا کلیان داس جی نے اس کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ:

"کہا محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہ میرے پچھوں نانک شاہ جگیاسو ہوسی... میں اپنی قوم نوں حکم دیندا ہاں کہ اوہ اس نوں منے۔"

(سچی کھوج جلد اول ص...
سچی کھوج جلد سوم ص...)

بھاتا جی کی تقلید میں بعض اور سکھ لیڈروں نے بھی اس "حدیث" کو گورو نانک جی کی صداقت میں پیش کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو کشف الغطا ص... و سچا گوردوارہ ص... و رسالہ گورو نانک سندیش گوردوارہ گزٹ ۱۹۶۱ء و اخبار سنت سپاہی گوردوارہ گزٹ ۱۹۶۲ء وغیرہ)

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی بے معنی "حدیث" صحیح بخاری میں تو کجا کسی بھی حدیث کی کتاب میں درج نہیں ہے اور کلیان داس جی نے اس کے جو معنے بیان کئے ہیں وہ بھی ان الفاظ کے مطابق نہیں ہیں۔ انہوں نے اب جس عبارت کا حوالہ دیا ہے اس سے متعلق ان کا بیان ہے کہ:

"ایہہ حدیث امام صاحب دے نام لکھی ہوئی ہے۔ جس دے بارے کوئی شک عادت نے نال سمجھیا ہے۔ بخاری دی درشٹی وچ ... لائبریری وچ ہے۔"

(سچی کھوج جلد اول ص...)

الغرض حقیقت یہی ہے کہ اس قسم کی بے تکی عبارت کسی بھی حدیث کی کتاب میں نہیں ہے یہ تو کسی صاحب نے خود گھڑ کی صورت ہی گھڑ دی ہے۔ جسے سکھ گوردوارے نے حدیث تصور کر کے بغیر سوچے سمجھے گورو نانک جی پر چسپاں کر دیا ہے۔

بھاتا کلیان داس جی نے اس تعلق میں قرآن شریف سے بھی ایک پیشگوئی بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ:

"یاایھا الذین اٰمنوا من
یرتد منکم عن دینہ
فسوف یاتی اللہ بقوم
یحبھم ویحبونہ۔
اذلۃ علی المومنین اعزۃ
علی الکفرین یجاھدون
فی سبیل اللہ ولا یخافون
لومۃ لائم۔"

(سچی کھوج جلد اول ص۲۳
سچی کھوج جلد سوم ص...)

کلیان داس جی کی نقل میں ایک اور سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

ایک نویں قوم جیدا ثبوت گورو تیغ بہادر نے چاندنی چوک وچ اورنگ زیب نوں قرآن دے راہیں اس طرح سوجھت کیا

یاایھا الذین اٰمنوا
من یرتد منکم عن
دینہ فسوف یاتی
اللہ بقوم اعزۃ علی
الکفرین اعزۃ علی
المومنین یجاھدون
فی سبیل اللہ۔

(اخبار ... ۱۹۶۰ء
و رسالہ ...)

اس سکھ ودوان نے قرآن مجید کی آیت بھی صحیح طور پر درج نہیں کی جو اس کی جہالت کو واضح کر رہی ہے اس نے "یحبھم و یحبونہ" کے الفاظ تو سرے سے ہی حذف کر دیئے ہیں۔ اذلۃ علی المومنین کی بجائے اعزۃ علی المومنین لکھ دیا ہے۔ اور آیت کی ترتیب بھی نظر انداز کر دی ہے۔ بھاتا کلیان داس جی نے قرآن شریف کی یہ آیت پیش کر کے یہ استدلال کیا ہے کہ:

"حضرت محمد صاحب اس آیت وچ دسدے نے کہ جیہڑے مسلمان نے جدوں اپنے دین وچ بہتان لگاں دے منن گے اوس ویلے ضرور پیدا ہووے گی اک قوم جو نام جپن والے ساریاں نال پیار کرے گی تے نام جپن والے اوس قوم نال پیار کرن گے۔ اور قوم مہربانی کرن والی ہووے گی۔ نام جپن والیاں تے تکڑا ہووے گی ظالماں دے مقابلے تے اور گھر چھڈے گی دھرم دے واسطے۔ تے انہیں ڈرے گی اوہ ظالم حاکماں توں"

(سچی کھوج جلد اول ص...
سچی کھوج جلد سوم ص...)

بھاتا جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:

"قوم توں مراد اوتار ہوندا ہے۔ کیونکہ اوتار توں بنا قوم کدے پیدا نہیں ہو سکدی ...... سو اوہ اوتار پیدا ہووے گا۔ جو آپ دی اتے اس دی قوم دی ساریاں نال پیار کرے گی اتے اپنے جدوں گھر چھڈے گی اور دھرم واسطے چھڈے گی۔ اتے ظالم پاسوں نہیں ڈرے گی تے جدوں وی مقابلہ کرے گی اوس وقت دے حاکم نال جو ظالم لوکاں نال لڑے گی۔"

(سچی کھوج جلد اول ص۲۵)

جہاں تک کلیان داس جی کے اس استدلال کا تعلق ہے کہ اس آیت میں یہ پیشگوئی مذکور ہے کہ مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ مقدر تھا کہ جبکہ وہ دین سے بے بہرہ ہو جائیں گے اور اسلام پر عمل کرنا ترک کر دیں گے۔ اس سے ہم بالکل متفق ہیں۔ چنانچہ اسی زمانہ سے متعلق مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ:

یاتی علی الناس زمان
لا یبقی من الاسلام الا
اسمہ ولا من القرآن
الا رسمہ۔ مساجدھم
عامرۃ وھی خراب
من الھدی علماءھم
شر من تحت ادیم السماء
من عندھم تخرج الفتنۃ
وفیھم تعود۔

اور ہمیں اس سے بھی اختلاف نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے زمانہ میں ایک قوم کھڑی کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ کیونکہ اسلام کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ:

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون۔

(سورۃ حجر ع ۱ پ ۱۴)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے ہی اسلام کو نازل کیا ہے اور وہی اس کا محافظ ہے۔ ہم مہاتما کلیان داس جی کی اس بات سے بھی متفق ہیں کہ قوم بغیر ہادی کے نہیں ہو سکتی۔ اس بارے میں قرآن شریف کا واضح ارشاد ہے کہ:۔

وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ

(سورۃ الرعد ع پ۱۳)

قرآن شریف کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے کہ جس طرح برات دولہا کے بغیر نہیں ہو سکتی اور جماعت امام کے بغیر نہیں کہلا سکتی۔ اسی طرح قوم کے لئے ہادی کا ہونا از حد ضروری ہے۔ بغیر ہادی کے قوم نہیں بن سکتی۔ اس کے لئے تعداد ضروری نہیں۔ البتہ مہاتما کلیان داس جی نے اس سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اس سے ہم متفق نہیں اور نہ کوئی اہل علم اس سے متفق ہو سکتا ہے کیونکہ وہ نتیجہ قرآن شریف کی مقدس تعلیم اور خود اس آیت کی منشاء کے سراسر خلاف ہے۔

قرآن شریف کی اسی آیت میں اس قوم کی پہلی نشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ "یحبھم ویحبونہ" کی مصداق ہوگی مہاتما کلیان داس جی نے اس کا ترجمہ یہ بیان کیا ہے کہ

"جو نام جپن والے سادھواں نال پیار کرے گی تے نام جپن والے اس قوم نال پیار کرن گے۔"

(سچی کھوج جلد اول ص۱۴)

اور دوسرے صاحبوں نے تو آیت کے اس حصے کو سرے سے ہی حذف کر دیا ہے اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ:۔

"ان سے وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) محبت کرتا ہوگا اور وہ اس (یعنی اللہ تعالیٰ) سے محبت کرتے ہوں گے"

گویا کہ دنیا کے اکثر لوگ ان سے محبت نہیں کریں گے اور انہیں بھی دنیا کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ پر کوئی لگاؤ نہیں ہوگا

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں اپنے پاس سے کوئی بات وضع کرنے کی ضرورت نہیں۔ قرآن مجید خود ہی اس کی وضاحت کرتا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ۔

اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

(آل عمران ع پ۳)

یعنی اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے تو اس کی یہی ایک صورت ہے کہ تم صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے رسول کی پیروی اختیار کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا

اس آیت کریمہ کی رو سے "یحبھم ویحبونہ" کی یہ تفسیر ہوئی کہ وہ قوم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والی ہوگی نہ کہ اسلام سے الگ تھلگ کوئی قوم

اس کے اندر یہ پیشگوئی بھی موجود ہے کہ اس دنیا کے مدعیان اسلام جو خود "من یرتد منکم عن دینہ" کا مصداق ہوں گے اس پر یہ الزام دیں گے کہ اس نے اپنا نیا ہادی مان کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور پیروی سے انحراف کر لیا ہے۔ اسی بات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کر دیا ہے کہ میں ان سے محبت کرنے والا ہوں گا اور وہ مجھ سے محبت کرنے والے ہوں گے اور دوسری جگہ یہ بیان کر دیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے جو اس کے رسول کی پیروی کرتے ہیں لہٰذا وہ قوم یا جماعت اسلام کے مخالف لوگوں پر مشتمل نہ ہوگی بلکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلاموں اور فرمانبرداروں کی جماعت ہوگی اور اس کا ہادی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ایک خادم ہوگا۔

قرآن شریف کے اور بھی متعدد مقامات پر اس بات کی صراحت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں مرقوم ہے کہ

(۱) ان اللہ یحب المحسنین ہ
(سورۃ بقرہ ع پ۲)

(۲) ان اللہ یحب التوابین ہ
(سورۃ بقرہ ع پ۲)

(۳) ان اللہ یحب المتقین ہ
(سورۃ آل عمران ع پ۴)

(۴) واللہ یحب الصابرین ہ
(سورۃ آل عمران ع پ۴)

(۵) ان اللہ یحب المتوکلین ہ
(سورۃ آل عمران ع پ۴)

(۶) ان اللہ یحب المقسطین ہ
(سورۃ مائدہ ع پ۶)

(۷) ان اللہ یحب المتطھرین ہ
(سورۃ توبہ ع پ۱۱)

(۸) ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص ہ
(سورۃ صف ع پ۲۸)

قرآن شریف کی ان آیات میں یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں، پاکیزگی اختیار کرنے والوں۔ پرہیزگاری، صبر کرنے والوں۔ توکل کرنے والوں۔ انصاف کرنے والوں اور باطنی پاکیزگی اختیار کرنے والوں اور اس کی راہ میں صفیں باندھ کر جہاد کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

قرآن کریم کی ان آیات کی روشنی میں جب "یحبھم ویحبونہ" کے ارشاد خداوندی پر غور کیا جائے تو اس سے یہی واضح ہوگا کہ جس قوم کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے تنزل کے زمانہ میں اسلام کی حفاظت کے لئے کھڑا کرے گا۔ وہ جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرنے والی ہوگی۔ وہاں اس کا شیوہ دوسروں پر احسان کرنا۔ اللہ کی طرف بار بار رجوع کرنا۔ تقویٰ اختیار کرنا، صبر کرنا۔ توکل کرنا۔ انصاف کرنا۔ باطنی صفائی اختیار کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں صفیں باندھ کر جہاد کرنا ہوگا۔

قرآن شریف میں اس قوم کی دوسری نشانی "اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین" بیان کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ بعض سکھ دوستوں نے اس نشانی کو "اعزۃ علی المؤمنین اور اعزۃ علی الکافرین" بیان کیا ہے جو سراسر غلط اور قرآن شریف کی منشاء کے خلاف ہے۔

اس سے یہ امر واضح ہے کہ اس قوم کے لوگ مومنوں پر شفقت کرنے والے اور کافروں کے لئے سخت ہوں گے۔

قرآن شریف کے دوسرے مقام پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی یہی نشانی بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

محمد رسول اللہ والذین
معہ اشداء علی الکفار
رحماء بینھم
(سورۃ فتح ع پ۲۶)

یعنی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کافروں پر سخت اور مسلمانوں سے شفقت کرنے والے ہوں گے

اس سے یہ امر واضح ہے کہ وہ قوم اسلام سے کوئی الگ نہیں ہوگی بلکہ صحابہ کی مثیل ہوگی۔

اس پیشگوئی میں تیسری بات یہ مرقوم ہے کہ وہ قوم جہاد فی سبیل اللہ کرنے والی ہوگی۔ جیسا کہ یجاھدون فی سبیل اللہ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ اور قرآن کریم کے دوسرے مقامات پر جہاد کے متعلق یہ مرقوم ہے کہ:۔

98 وتجاھدون فی سبیل
اللہ باموالکم وانفسکم
(صف ع پ۲۸)

وجاھدھم بہ جھادا
کبیرا
(فرقان ع پ۱۹)

یعنی۔ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اسلام کی تبلیغ اور قرآن کریم کی اشاعت جہاد کبیر ہے۔

نیز قرآن شریف کے ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:۔

قل ھذہ سبیلی ادعوا
الی اللہ علی بصیرۃ
انا ومن اتبعنی
(سورۃ یوسف ع پ۱۳)

قرآن مجید کی اس مقدس آیت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے پیروکاروں کا کام لوگوں کو دلائل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا بیان کیا گیا ہے

قرآن مجید کی اس پیشگوئی میں اس قوم کی چوتھی نشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خائف نہیں ہوگی۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم اسلام کے فدائیوں کی قوم ہوگی اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور پیروی میں اشاعت اسلام میں مصروف ہوگی۔ مگر لوگ اسے طعنے دیں گے اور اس پر کفر کے فتوے لگائیں گے اور اس کے خلاف دل آزاریاں اور ریشہ دوانیاں کرنے میں مصروف ہوں گے۔ لیکن وہ اس مخالفت سے بے پرواہ ہو کر اپنا کام تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کرتی چلی جائے گی۔ اور کوئی بڑی سے بڑی مخالفت اسے اپنے کام سے ذرہ بھر دور نہ کر سکے گی۔ "ولا یخافون لومۃ لائم" کی یہی تفسیر ہے۔

پانچویں نشانی اس میں یہ مرقوم ہے کہ وہ قوم دن رات اپنے مالوں اور جانوں سے تبلیغ اسلام کرنے پر نازاں نہیں ہوگی اور نہ کوئی فخر کرے گی بلکہ وہ اسے محض اپنے رب العزت کا فضل سمجھے گی کہ اسے دین کی خدمت کے لئے چن لیا گیا ہے اور دنیا کے کونے کونے میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پرچم لہرانا اس کے سپرد کر دیا ہے ذلک

تسخیر معدہ، پریشانی، خوف و وہم کی کامیاب علاج گاہ۔ ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۳۳
گول کچہری بازار لائلپور۔ فون نمبر ۲۰۵۲

فضل اللہ یؤتیہ من یشاء کے الفاظ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

اس پیشگوئی کے آخر میں واللہ واسع علیم کے الفاظ ہیں۔ جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو بہت وسعت بخشے گا۔ کیونکہ واسع کے معنے وسعت دینے والا بھی ہیں گویا کہ وہ قوم حیرت انگیز وسعت حاصل کرے گی اور اس کا نام زمین کے کناروں تک پھیل جائے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں دنیا پر یہ واضح ہو گا کہ اسلام کا خدا ہی علیم ہے جس نے قبل از وقت بتا دیا تھا کہ مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جو اپنے تن من اور دھن سے اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہوگا اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے اسلام کو پھر سے زندگی بخشے گا۔

اس سے قبل یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ہم بھاتا گلیان داس جی کی اس بات سے متفق ہیں کہ اس پیشگوئی میں ایک قوم کے ظہور کی پیشگوئی کی ہے اور اس میں کوئی کلام نہیں کہ "ولکل قوم ھاد" کے ارشاد خداوندی کے مطابق ہادی کے بغیر قوم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یہ بھی درست ہے کہ اس پیشگوئی کا تعلق اصل میں ایک ہادی کے ظہور سے ہے۔ بھاتا جی نے گورو نانک جی پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ:۔

"اس آیت وچ جو دسی ورک آئے نے اوہ سارے ہی سری گورو نانک دیو جی دے اتے اگے آپ جی دی قوم تے پورے ہوندے نے۔"

(سچی کھوج جلد اول ۳۵)

اب سوال یہ ہے کہ کیا گورو جی کو ایسا کوئی دعویٰ تھا اور یقیناً نہیں تو یہ معنی سست اور گورو جی پر چسپاں نہیں ہو سکتے۔ جب ہم اس بات کو پیش نظر رکھ کر کتب کی ورق گردانی کرتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ گورو صاحب کو ایسا کوئی دعویٰ نہ تھا۔ چنانچہ خود سکھ مؤرخین اس کے معترف ہیں۔ جیسا کہ ایک صاحب کا بیان ہے کہ:۔

"گورو جی سے لے کر گورو گوبند سنگھ جی تک خود کو بڑا یا اوتار یا رسول کچھ بھی نہیں کہتے تھے اور کوئی دعویٰ نہیں نہیں کیا۔"

(ماہنامہ سنسار دیار امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۳۸ء)

ایک اور سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"ہندوستان میں سکھ گورو صاحبان سب سے پہلے ایسے پورکھ ہوئے ہیں جنہوں نے خود کو پیغمبر یا خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلانے کے رتبہ کا ادعا نہیں کیا۔"

(گورومت درشن ص ۳۵)

اس کے علاوہ متعدد سکھ ودوانوں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ گورو نانک جی نے گورو اوتار یا نبی معجزہ ہونے کا کوئی دعوے نہیں کیا تھا (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ ایڈیشن دوم۔ گورو گرنتھ تے پنتھ ص۔ جگت جیوتی رسالہ ۱۲ و رسالہ پریتم دسمبر ۱۹۶۰ء)

ایک اور ودوان نے اس بارہ میں یہ حقیقت بیان کی ہے کہ:۔

"گورو کلا دیا اللہ کو اُن سے سونیا جاتا ہے گورو سکھوں کو ... کا صرف وہ حق رکھتا ہے ہر شخص کو یہ حق حاصل نہیں خود کیا کا جیڑا زاہد اور عابد کیوں نہ ہووے۔"

(رہتنامہ جلد اوّل ۲۳)

پس یہ درست ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے ہادی دنیا میں یہ اعلان کیا کرتے ہیں کہ وہ مامور من اللہ ہیں۔ کسی کو ہادی۔ گورو۔ اوتار یا پیغمبر مقرر کرنا لوگوں کا کام نہیں۔

ان حوالجات سے یہ عیاں ہے کہ خود سکھ ودوان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ گورو نانک جی ہادی برحق یا مامور من اللہ ہونے کا کوئی دعوے نہ تھا۔

قرآن مجید کی پیشگوئی فسوف یاتی اللہ بقوم میں جس قوم کے ظہور کا ذکر ہے۔ بھاتا گلیان داس جی کے نزدیک وہ سکھ قوم ہے جو ان کے خیال کے مطابق گورو نانک جی کے ذریعہ وجود میں آئی ہے۔ لیکن خود سکھ ودوان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سری گورو نانک جی کے زمانہ میں موجودہ سکھ قوم کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ یہ تو سری گورو گوبند سنگھ جی کے ذریعہ سری گورو نانک جی کی وفات سے ۱۹۰ سال بعد ۱۷۵۶ء بکرمی مطابق ۱۶۹۹ء میں ظہور میں آئی تھی۔ گورو جی نے ۱۵۹۶ء بکرمی مطابق ۱۵۳۹ء میں وفات پائی تھی۔

سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو نانک جی نے کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں ڈالی تھی۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

"گورو جی نے کسی نویں دھرم دی نیہہ نہیں رکھی۔"

(پنجابی پرکاش پٹیالہ ارلیس ۱۹۴۹ء)

بھاتا گلیان داس جی کے اپنے فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک اور اداسی ودوان سری گنگیشور انند جی بیان کرتے ہیں کہ:۔

"سری گورو نانک جی نے کسی نئے مت کی سنتی بنا نہیں کی وہ تیاگی جاتے تھے ..... ان ایہ اصول نے اپنا کوئی اتر ادھیکاری ٹیکٹ نہیں کیا۔"

(فرزند منو ہے ست مصنفہ ۱۹۹)

اس سلسلہ میں ایک اور سکھ ودوان نے جہاں تک بھی سے بڑھ کر مضحکہ خیز پوزیشن اختیار کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"قرآن مجید دیچ سکھ قوم دے سنسار دیچ آون دی اُکت پیشگوئی ہے جیہڑا جتم گورو تیغ بہادر جی دی قربانی دے بعد خالصہ پنتھ دی مسرج دا ہے۔"

(رسالہ سکھ دا آنا امرت سر جنوری ۱۹۶۰ء
و اخبار پنجابی پرکاش جسوں دسمبر ۱۹۶۰ء)

اب ناظرین خود ہی اندازہ لگائیں کہ یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ جو قوم سکھ مؤرخین کے بقول گورو نانک جی کی وفات سے ۱۹۰ سال بعد وجود میں آئی ہے۔ اسے گورو نانک جی کی طرف کیونکر منسوب کیا جا سکتا ہے۔ اور اسے قرآن مجید کی پیشگوئی کا مصداق کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

الغرض نہ تو گورو نانک جی کا کوئی ایسا دعویٰ تھا کہ وہ مامور من اللہ ہیں اور نہ ان کے ذریعہ کوئی قوم اس دنیا میں وجود میں آئی۔ اس صورت میں وہ قرآن مجید کی کسی پیشگوئی کا مصداق کیونکر ہو سکتے ہیں۔

ہز ایکسیلنسی الحاج ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف

"مکرمی حکیم مبارک احمد خان صاحب طبیہ عجائب گھر کو بڑی خوبی اور تندہی سے چلا رہے ہیں اور اس ادارہ سے یونانی ادویہ اعلیٰ قسم کی دستیاب ہوتی ہیں۔ طبیہ عجائب گھر اعلیٰ پیمانے پر خدمت خلق بجا لا رہا ہے۔ اور رفاہ عام کا ایک اہم شعبہ ہے جس پر حکیم مبارک احمد خان صاحب بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔"

فہرست ادویہ کارڈ آنے پر مفت ارسال ہوگی

طبیہ عجائب گھر امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

دلکشا پرفیومری کمپنی

جو قادیان کی سب سے پہلی کمپنی ہے۔ جس نے اعلیٰ درجہ کے

تیل و عطر

تیار کئے تھے۔ اس دفعہ بھی بر موقعہ جلسہ سالانہ اپنی مصنوعات پیش کر رہی ہے۔ آپ یہ اشیاء ربوہ میں ہمارے اپنے سٹال گولبازار میں جنرل مرچنٹس۔ اور زنانہ نمائش گاہ سے خرید سکتے ہیں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ

مکان ۱۴ مین سٹریٹ ۳۵ نسبت روڈ۔ لاہور

جوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج مکمل کورس مبلغ ۲ روپے ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۴
گوالمنڈی بازار لاہور۔ فون ۲۵۴۲

بھاتا کلیان داس جی نے اس سلسلہ میں یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ قرآن مجید کی اس پیشگوئی میں مذکورہ قوم اسلام سے باہر ہوگی۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ :-

"ایہہ آیت دسدی ہے کہ جو اوناں آوے گا اوہ کوئی نویں قوم وچ ہووے گا۔ یعنے اک نویں قوم پیدا کرے گا۔"

(سچی کھوج حصہ اوّل ۳۵)

ایک اور مقام پر کلیان داس جی نے قرآن شریف کی ایک اور آیت پیش کی ہے اور اس سے بھی عجیب و غریب استدلال کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ

"وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم

اور جیکر پھر جاؤ گے اپنے دین توں تاں اوہ بدل دیوے گا اک ہور قوم تہاتھوں جہاں تے اوہناں دی مثال تہاڈے ورگی نہیں ہووے گی"

(سچی کھوج حصہ سوم ۲۵)

بھاتا جی نے اس آیت کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ

"اس آیت وچ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) جی نے دسیا ہے کہ جدوں مسلمان اپنے دھرم وچ کمیاں پیدا کر کے اوہنوں چھڈ دین گے تاں اوہ دا اجگہ اک ہور قوم پیدا کر دیوے گا تے اوس قوم دے اصول دکھرے ہون گے مسلماناں نالوں ..... اس آیت وچ ایہہ اوس قوم دے اصول اسلام دا ورگے نہیں ہوں گے .....

ایہہ وڈی ہی آسانی سری گورو نانک جی نے پوریاں ہو گیاں نے کیونکہ سری ست گورو دیو جی دے سارے اصول مسلماناں توں دکھرے نے"

(سچی کھوج حصہ سوم ۲۶)

بھاتا کلیان داس جی نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جب مسلمان اسلام پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اسلام کو چھوڑ دے گا۔ اور ایک نیا مذہب اور نئی قوم پیدا کر دے گا۔ حالانکہ قرآن مجید کی آیات میں تو یہ مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کے سامان پیدا کرے گا اور ایک ایسی قوم کھڑی کر دے گا جو صحابہ کے مثیل ہوگی۔ اور وہ اسلام کی خاطر اپنی جانیں اور اموال پیش کرنے سے دریغ نہیں کرے گی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان پیشگوئیوں کا تعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کی قائم کردہ جماعت۔ جماعت احمدیہ سے ہے۔ جو حضور کے ذریعہ اسلام کی حفاظت کے لئے وجود میں آئی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعویٰ ہے کہ :-

"میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے" (ایک غلطی کا ازالہ)

نیز :-

"مگر یہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت۔ اور اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی دکھلائی جائے"

(چشمہ معرفت ص ۳۲۴)

99

بھاتا کلیان داس جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :-

"اس آیت وچ اک لفظ ہے کہ ضرور ہی اک قوم آوے گی ایہہ لفظ قادیان والے (حضرت) مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تول نبی نہیں جیں دیندا ہے۔ کیونکہ اس نے کوئی نویں قوم پیدا نہیں کیتی اور حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) دے مننے والے ہن ....

(حضرت) مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے وی قوم وچ پیدا نہیں ہوئے تے اوہ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) دے ہی منن والے سنے تے نہ اوہناں کوئی قوم پیدا کیتی ہے۔ (سچی کھوج جلد اوّل ۳۶)

بھاتا کلیان داس جی نے اس سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا ہے۔ وہ ان کے عدم تدبر کا نتیجہ ہے

کوئٹہ میں اخبار الفضل کے علاوہ ہر قسم کی کتب اور سامان سٹیشنری اور جنرل سٹور خریدنے کے لئے ہمارا پتہ یاد رکھیں !

باسط سٹور۔ شارع فاطمہ جناح - کوئٹہ

سلسلہ احمدیہ کی روایات اور قادیان کی پاکیزہ زندگی کو یاد رکھنے کیلئے

حضرت قاضی اکمل صاحب کی نظموں کا مجموعہ

نغمۂ اکمل

نوجوانوں اور بچوں کے پاس ہونا ضروری ہے جلسہ سالانہ پر کتب فروشوں سے دستیاب ہوگا

بدر بک بیورو - ربوہ

بہتر سے بہتر گندم کی پیداوار حاصل کرنے کیلئے

(N.P.K) بی۔ ایف ۴۶

دانہ دار کیمیاوی کھاد کی صرف دو بوری فی ایکڑ استعمال کریں۔

پیداوار زیادہ
مضبوط جڑیں
قد آور تنا
بھرا ہوا دانہ

تین اثر والی کیمیائی کھاد نائٹروجن - فاسفورس اور پوٹاش کی مرکب ہے۔ اس کا استعمال آپکو خوشحال بنادیگا۔

اپنے قریبی ڈیلر سے طلب فرمائیں - (ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں -!)

نیشنل کیمیکل انڈسٹریز - پوسٹ بکس نمبر ۱۱۵۲ - لاہور

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون ۵۲۶۳۶

سرمہ ممیرا خاص ککرے، دھند، جالا، پانی بہنا، آنکھوں کی سرخی، پپوٹوں کی خارش کا دشمن - قیمت ۳ ماشہ ایک روپیہ -

بیوٹی لوشن موسم سرما کا خاص تحفہ - کیل، چھائیاں اور چہرہ کے بدنما داغ دور کرنے میں یکساں مفید - قیمت فی شیشی ایک روپیہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کی پیشگوئی "فسوف یاتی اللہ بقوم" میں جس قوم کے پیدا ہونے کا ذکر ہے وہ اسلام سے باہر نہیں ہو گی بلکہ اسلام کے اندر ہی اس کا ظہور مقدر تھا۔ اور اس کا بانی جس کے ذریعہ وہ قوم وجود میں آنی تھی مسلمان ہی ہو گا۔ کیونکہ اس قوم کے قیام کا مقصد اسلام کی مخالفت نہیں بلکہ حفاظت ہے اور وہ نام کے مسلمانوں کو کام کے مسلمان بنانے پر مامور ہو گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بھی ہے کہ:۔

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند
(تذکرہ صفحہ ۴۹۵)

جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالف اور مشہور احراری لیڈر چوہدری افضل حق صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق ایک مرتبہ حقیقت بیان کی تھی کہ:۔

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے قبل اسلام جسد بے جان تھا۔ جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام سے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چونکا دیا مگر حسب معمول جلد ہی خواب گراں طاری ہو گئی مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں سے تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا ایک مختصر سی جماعت اپنے اردگرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں صفحہ ۴۲)

جماعت احمدیہ کے قیام سے قبل مسلمانوں کی جو ابتر حالت تھی اسے دوسرے لوگوں نے بھی بیان کیا ہے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ:۔

"نہ مسلمان مذہبی تعلیم پر کاربند ہیں۔ نہ ہندو، نہ عیسائی، نہ سکھ۔ صرف چند لوگ رسمی طور پر ایمان لاتے ہیں مثلاً وہ خدا کے قائل نہیں۔ بلکہ دنیا کے پرستار ہیں۔"

(خیر پنجاب ۲۰ اگست ۱۹۲۳ء)

الغرض "فسوف یاتی اللہ بقوم" کی مصداق جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس وقت قائم کیا جبکہ اسلام جسد بے جان تھا اور مسلمانوں میں سے تبلیغی حس بالکل مفقود ہو چکی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کے ذریعہ پھر سے زندگی کی روح پیدا کر دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلام خود کلیان دوس بھی کو بھی مسلم ہے اور اس کا اظہار وہ اپنی کتب میں بھی متعدد مقامات پر کر چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت سے متعلق یہ فرمایا تھا کہ:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی ...... دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

ایک سکھ ودوان نے جماعت احمدیہ سے متعلق

لیڈیز پارچات

خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان

الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵ انارکلی لاہور

کو یاد رکھیں

ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں کریپ پرنٹ۔ کاٹن پرنٹ۔ ٹشو ساٹن۔ بروکیڈ شنیل۔ کشمیری شالیں اور سٹولز کا تازہ سٹاک موجود ہے تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵۔ انارکلی لاہور

یہ بیان کیا ہے کہ :-
"مسلماناں وچ کل دا پیدا ہوئیا اک فرقہ احمدیاں دا ہے۔ اس نے تھوڑے ہی سمے وچ پرچار نال اپنے مت نوں جو انتر راشٹری جاما پہنا دتا ہے اوہ حیران کرن والی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پہلے اس مت دا بانی مرزا غلام احمد قادیانی مان نال ایہہ دعوے کرکے گیا سی کہ خدا میری تبلیغ نوں زمین دے کناریاں تک پہنچاؤں گا۔ اوہ دن دور نہیں جب دنیا وچ اکو ہی مذہب ہوئے گا یعنی محمد مسلم تاں ایس وچ سچائی کجھ نہیں دسدی ہے"
(اکالی پتر کا جالندھر ۸ ستمبر ۱۹۲۶ء)

پس جب یہ حقیقت واضح ہے کہ مسلمانوں کے زوال کے وقت اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کے لئے جس قوم کو کھڑا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے وہ اسلام کی تائید اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والی ہوگی نیز اخلاق، خدا کی طرف بلانے والی ہوگی۔ تقویٰ، صبر، توکل، انصاف، باطنی صفائی اور خدا تعالیٰ کی راہ میں سختیوں باوجود جہاد کرنا اس کا طرۂ امتیاز ہوگا۔ نیز وہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے۔ فضول خرچی میں مبتلا ہونے۔ خیانت کرنے، تکبر کرنے، فخر کرنے، فساد پھیلانے اور ہر قسم کے گند سے پرہیز کرنے والی ہوگی جیسا کہ "یحبهم و یحبونه" کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ اور وہ صحابہ کی مثیل جماعت ہوگا۔ وہ مومنوں پر شفقت کرنے والی اور کافروں کے لئے سخت ہوگی۔ جیسا کہ اذلة على المومنين اعزة على الكافرين سے واضح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ :-

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی

علامہ اقبال نے ایک مرتبہ جماعت احمدیہ سے متعلق یہ شہادت دی تھی کہ :-
"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے"

فرقہ قادیانی لکھتے ہیں :-
(مت شیشہ پر ایک عمرانی نظر)
قرآن مجید کی پیشگوئی سے یہ بھی واضح ہے کہ وہ جماعت اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والی ہوگی۔ اس کے باوجود اس کی بے حد مخالفت کی جائے گی۔ مگر وہ اس مخالفت سے خائف نہیں ہوگی اور دین اسلام کی خدمت میں بدستور لگی رہے گی۔ چنانچہ اسی بناء پر اس پیشگوئی میں "یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومة لائم" کے الفاظ رکھے گئے ہیں۔ اور یہ سب نشانیاں ایک ایک کرکے جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کی مخالفت سے متعلق اپنی پیاری جماعت کو یہ تعلیم دی ہے کہ
"دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے" (کشتی نوح صفحہ ۳۴)

ایک عجیب بات یہ ہے کہ گلاب داس جی اداسی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اور اس فرقہ کے لوگوں نے ایک مرتبہ عدالت کے ذریعہ یہ فیصلہ کرا دیا تھا کہ اداسی سکھ نہیں ہیں۔ اور یہ فیصلہ ہو کر کتابی صورت میں شائع کیا گیا تھا جس کا ایک نسخہ ہمارے پاس بھی موجود ہے۔ اس صورت میں گلاب داس جی کا ایک اداسی ہوتے ہوئے جو کہ سکھ فرقہ نہیں ہے، سکھ قوم کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینا ایک عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے۔ بے شک اداسی لوگ گورو نانک جی کو بھی مانتے ہیں۔ مگر وہ ان کے بعد سکھوں کے گورو صاحبان گورو انگد جی وغیرہ کو گورو نانک جی کے جانشین تسلیم نہیں کرتے۔ جیسا کہ ایک اداسی بزرگ سوامی گنگیشور انند جی کا بیان ہے کہ :-
"ات ایو اچھوں بھی گورو نانک جی نے دیا کوئی آشرم دھیکار ٹھیک نہیں کیا ہاں اپنے آپ کو ان کے آشرم دھیکاری گھوشت کرنے والوں نے گورمت پرچ کے کارن سوارتھ وشرت ہو کر ان کے پوتر جیون آدرش بھی کے آدر پہ سے کلنکت کیا ہے"
(شری گرمت نرنے مارتنڈ حصہ دوم صفحہ ۱۹۹)

ہر قسم کا کاغذ اور گتہ
بازار سے رعائتی نرخوں پر خریدنے کے لئے
پیپر کارنر
گنپت روڈ
لاہور
پر
تشریف لاویں
فون نمبرات دکان ۶۲۵۲۳
گھر ملک عبداللطیف ستکوہی ۶۲۵۱۶
گھر ملک محمد حنیف ۶۲۵۱۸

...اسی طرح گورو نانک جی کے
بعد ان کے لڑکے بابا سری چند جی کو ان
کا جانشین اور دینا بیٹھا تسلیم کرتے
ہیں۔ ان سے متعلق گورو گرنتھ صاحب
میں یہ مرقوم ہے کہ:-

بہتر ہی قول نہ پالیو کر پیراں تھیں رہیئے
دل کھوٹے عاقی پھیرن بہنہ آ جائی بیٹھے
(رامائن وار بلونڈ تے ستہ دی منڈہ ۹۶۷)

گورو گرنتھ صاحب کے اس قول میں گلیان
داس جی کے بیٹھے بابا سری چند جی کو گورو نانک
جی کے نافرمان بیٹے قرار دیا گیا ہے اور
اسی وجہ سے سکھ گورو انگد جی کو گورو جی
کا جانشین تسلیم کرتے ہیں۔

پس جب یہ حقیقت ہے کہ سکھوں
کا اداسی فرقہ گورو انگد جی سے لے کر گورو
گوبند سنگھ جی تک ہونے والے سکھ گورو
صاحبان کو گورو نانک جی کے جانشین ہی
تسلیم نہیں کرتا اور پچاس برس میں عدالت
سے فیصلہ حاصل کر چکا ہے کہ اداسی سکھ
نہیں تو ایسی صورت میں وہ گورو نانک
جی کی وفات سے ۲۰۰ سال بعد گورو گوبند سنگھ
جی کے ذریعہ وجود میں آنے والی قوم کو
گورو نانک جی کی قوم کیونکر تسلیم کر سکتا ہے
اس پر گلیان داس جی ضرور غور کریں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا اسلام
خود بھائی گلیان داس جی کو بھی مسلم ہے
اور اس کا اظہار وہ اپنی کتب میں متعدد
مقامات پر کر چکے ہیں۔ پس جب یہ حقیقت
ہے کہ اسلام کی حفاظت اور دنیا کے
مسلمانوں کو کام کے مسلمان بنانے کے لئے
اللہ تعالیٰ نے جس قوم کے کھڑا کرنے
کا وعدہ فرمایا ہے وہ اسلام کی ہی
پابند ہوگی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی کامل پیروی اس کا طرۂ امتیاز ہوگا
تو اس کا دین بھی جس کے ذریعہ وہ قوم
وجود میں آئے گی۔ مسلمان ہی ہوگا۔ اسی
بناء پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ:-

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین
دل سے ہیں خدام ختم المرسلین
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اسلام پر قربان ہے

بھائی گلیان داس جی کے قول کو
انہیں اللہ تعالیٰ نے بھی یہ بتا دیا ہے
کہ جماعت احمدیہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے الگ نہیں ہے چنانچہ حضور
نے اپنا ایک خواب اپنی کتاب میں نقل
کیا ہے۔ جو ان کے اپنے الفاظ میں
ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

حضرت محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وسلم بھی بیٹھے ہوئے
ہو گئے ہیں۔ تب مجھ کو ان
کے دیدار سے دیکھ کر ایسا
نور دکھیا ہے کہ وہ دیدار
اور ہنا لانے سے ہی گئی ہیں۔
ہے اتنے آپ کی شکل صورت
تو سر رہ گئے۔ بدھی ہوئی
تے کالی داڑھی پھیر دیں تو لینا
غلام احمد نے تب مجھ کو تقش
میرزا محمود کی بالکل
پوری طرح سے"
([illegible])

بھائی جی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی
اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا تیسرا جانشین سکھ مسلمات کا
بنا رکھا ہے۔ یہ تو سکھ لوگ گورو نانک
جی کے دوسرے جانشین گورو امرداس
جی کو تیسرا گورو ہی تسلیم کرتے ہیں۔
اور جماعت کے تو دیکھ حضور رضی اللہ
عنہ خلیفۃ المسیح الثانی بھی دوسرے
امام جماعت تھے۔ گلیان داس جی کا یہی
خواب سے ہی درج ہے کہ جماعت احمدیہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ نہ
ہے۔ اور یہی جماعت قرآن مجید اور
حدیث کی جا بجا پیشگوئیوں کا مصداق ہے اور
اسلام کی تبلیغ اور قرآن مجید کی اشاعت
میں دن دوگنی اپنے تن من اور دھن سے
مصروف ہے اور اس امر کے اپنے اور
بیگانے سبھی معترف ہیں۔

ہر قسم کا اسلامی
اور
احمدیہ لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ
گولبازار ربوہ سے
حاصل کریں

فون ۲۷۲۸
پاؤنیر الیکٹرک کمپنی (رجسٹرڈ)
(بیرون حرم گیٹ ملتان)
سامان بجلی، پنکھے، موٹریں، الیکٹرک کیبلز اور سامان وائرنگ کے علاوہ
اب
فینسی لائٹس۔ سٹریٹ لائٹس۔ گارڈن لائٹس۔ کوٹھیوں اور بڑی عمارتوں کی زیبائش کے دیدہ زیب
سامان بجلی کی خدمت کے لئے بھی حاضر ہے۔
★ نئے شوروم میں تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیں ★
پروپرائٹر:- چوہدری عبد اللطیف قادیانی

سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ

۱۰۱

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا علاج کیا جاتا ہے

زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

زوجام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی ۱۶ روپے

نرینہ اولاد گولیاں
سو فیصدی مجرب دوا
قیمت فی کورس پندرہ روپے

تریاق خاص
نوجوانوں کی صحت کا نگہبان
پانچ روپے

معین الصحت
تلی۔ تبض۔ خرابی جگر اور
یرقان کا علاج
قیمت ۱۶ دن کی خوراک پانچ روپے

مقوی دانت منجن
دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کیلئے
قیمت فی شیشی ۵۰ پیسے

قدیمی — اولین — شہرۂ آفاق

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مکمل کورس بیس روپے

ہمارا اصول

- صاف ستھرے اجزاء
- دیانتدارانہ دواسازی
- عمدہ پیکنگ
- غریبانہ قیمت
- مخلصانہ مشورہ

اسی اصول کے تحت سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں

مقوی دماغ گولیاں
ذہنی کام کرنیوالوں کی بہترین معاون
قیمت فی شیشی پانچ روپے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس چھ روپے چھوٹی شیشی تین روپے

حب مفید النساء
عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا
قیمت فی شیشی برائے ایک ماہ پانچ روپے

حب سان
سوکھے کی مجرب دوا
فی شیشی تین روپے

شہزین
خرابی جگر۔ کمزوری جسم اور
مرض اٹھرا کی دوا
قیمت ۳۲ خوراک چھ روپے

تسہیل ولادت
پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا
قیمت تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هُوَ الشَّافِی

شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ دعا اور دوا اُسی کے اذن سے شفا دیتی ہیں اور اُسی کے منشا سے ادویات اور طریقہ ہائے علاج میں مسلسل ترقی اور نت نئی ایجادات نے بہت سی "لاعلاج" امراض کو قابلِ علاج بنا دیا ہے:-

CURATIVE SYSTEM.

"کیوریٹو سسٹم"

کے معنی ہیں شفا بخش طریقہ علاج۔ یہ ہومیوپیتھی کی جدید ترین اور کامیاب ترین صورت ہے۔ اس لئے ڈاکٹر کے بعد ڈاکٹر بدلنے کی بجائے امراض میں طریقہ علاج بدل کر دیکھیں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائیں گے۔

بواسیر کے لئے پائلز کیور PILESCURE۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا اور جوڑوں اور اعصاب کے درد کے لئے پینز کیور PAINS CURE اور دمہ کے لئے استھما کیور ASTHMA CURE۔ بدہضمی والے کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے بے بی ٹانک۔ بانجھ عورتوں کے لئے سٹریلٹی کیور STERILITY CURE۔ کمزور مردوں کے لئے سپیشل کورس اور اس سے بھی طاقتور ری جووی نیٹنگ کورس REJUVINATING COURSE نیز حیوانات کی ادویات۔ اکسیر اُبھارہ وغیرہ ملک گیر شہرت رکھتی ہیں تفصیلات اور نرخ نامہ کے لئے رسالہ "کیوریٹو سسٹم" اپنے علاقہ کے کیوریٹو سنٹر یا ہم سے براہِ راست مفت طلب فرمائیں۔

- کراچی کیوریٹو سنٹر، خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر • پشاور کیوریٹو سنٹر ڈرگ ہاؤس خیبر بازار
- ملتان کیوریٹو سنٹر رحمان میڈیکو۔ چوک گھنٹہ گھر • لاہور کیوریٹو سنٹر۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی ۲۵ کمرشل بلڈنگ۔ دی مال

مین کیوریٹو سنٹر:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گول بازار۔ ربوہ

"تاریخ احمدیت" کی گیارھویں جلد

مصلح موعودؓ کی آسمانی قیادت کے عظیم کارناموں اور فرزندانِ احمدیت کی فداکاریوں کا

ایمان افروز مرقع

عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ ٭ خون کی اس راہ میں ارزانی تو دیکھ
ہے اکیلا کفر سے زور آزما ٭ احمدی کی روحِ ایمانی تو دیکھ

- جماعت احمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں ۱۹۴۷ء کے خونچکاں اور لرزہ خیز ماحول میں اسلام اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند رکھنے کے لئے کیا کیا کارہائے نمایاں کئے؟ کونسی اسلامی خدمات انجام دیں اور کس شاندار طریق سے عالمی پریس نے اسے خراجِ تحسین ادا کیا؟
- حضرت مصلح موعودؓ نے کس بے جگری سے استحکام پاکستان کے لئے بے نظیر جہاد کیا اور اس نوزائیدہ مملکت کو عالمگیر اسلامستان کا زینہ بنانے کا عزم لیکر اس کے داخلی و خارجی مسائل میں بصیرت افروز راہنمائی فرمائی؟
- احمدیت کا زخم رسیدہ قافلہ اپنے مرکز سے ہجرت کے بعد اپنے نئے نصیب قائد کی سرکردگی میں کس برق رفتاری سے شاہراہِ ترقی پر گامزن ہو گیا؟

یہ اور اس نوع کے متعدد اہم واقعات مستند اور ٹھوس معلومات اور نایاب دستاویزات کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ پہلی بار "تاریخ احمدیت" کی زیرِ طبع گیارھویں جلد کے ذریعہ منظرِ عام پر آرہے ہیں۔ اپنی گزشتہ شاندار روایات کی طرح یہ جلد بھی تاریخی و غیر مطبوعہ تصاویر اور قیمتی نقشہ جات سے مزین ہوگی۔ علمی اور سرمایہ کا یہ شاہکار جلسہ سالانہ پر ربوہ کے ہر کتب خانہ سے دستیاب ہو سکے گا۔ بہتر ہوگا کہ وقت سے قبل اپنی کاپی ریزرو کروا لیں۔

ابوالمنیر نورالحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

طباعت کا قدیم ترین ادارہ

لائن پریس

ہسپتال روڈ

انارکلی۔ لاہور

رجسٹر متعلقہ کارخانہ جات، الکیائز لیبر اور دیگر محکمہ جات کیلئے تشریف لائیں!

تار "لائن پریس" ٭ ٹیلیفون نمبر ۵۲۰۸۷

١٥٢

فَمِنْهُم مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

بعض وفات یافتہ بزرگ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز خادم

محترم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب
(تاریخ وفات ۲۹ جون ۱۹۷۰ء)

محترم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی
(تاریخ وفات ۲۹ نومبر ۱۹۷۰ء)

محترم ماسٹر [illegible] صاحب آف گھٹالہ
(تاریخ وفات ۷ دسمبر ۱۹۶۹ء)

محترم ڈاکٹر [illegible] اللہ صاحب آف بنگال مبلغ امریکہ
(تاریخ وفات ۲۳ اگست ۱۹۶۸ء)

محترم چوہدری غلام احمد صاحب کراچی
(تاریخ وفات ۲۳ جولائی ۱۹۷۰ء)

محترم الحاج مرزا معظم بیگ صاحب
(تاریخ وفات ۲۱ اپریل ۱۹۷۰ء)

محترم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ
(تاریخ وفات ۲ جولائی ۱۹۷۰ء)

محترم شیخ عبدالغفور صاحب ۔ گجرات
(تاریخ وفات ۱۲ جون ۱۹۷۰ء)

محترم میاں شادے خاں صاحب سیالکوٹی
(تاریخ وفات ۱۱ جولائی ۱۹۷۰ء)

محترم خواجہ عبدالقیوم صاحب ۔ ربوہ
(تاریخ وفات [illegible])

محترم مرزا صالح علی صاحب آف قادیان
(تاریخ وفات [illegible] اپریل ۱۹۷۰ء)

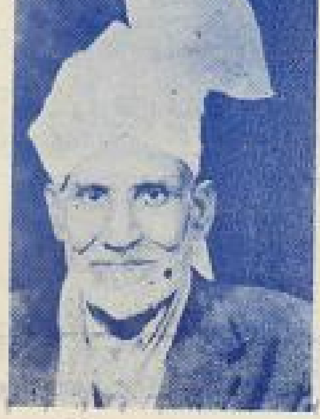

محترم محمد صادق صاحب فاروقی ۔ ربوہ
(تاریخ وفات ۷ مارچ ۱۹۷۰ء)

محترم چوہدری [illegible]
(تاریخ وفات [illegible])

بھاری بھرکم بٹوے کا نعم البدل۔

یو بی ایل کریڈٹ کارڈ

خریداری، ضیافت، سفر، سیاحت — جو چاہے شوق سے کیجئے،
بس سہولت بخش یو بی ایل کریڈٹ کارڈ اپنے پاس رکھیئے

نفاست پسند، جدت طبع اور عدیم الفرصت لوگ روپیہ کی بجائے یو بی ایل
کریڈٹ کارڈ رکھتے ہیں۔ اس میں حفاظت بھی زیادہ ہے اور سہولت بھی اور اس کی
وجہ سے دستخط شدہ بلوں کی ادائیگی ان کے اکاؤنٹ سے خود بخود ہو جاتی ہے۔
یو بی ایل کی کسی قریبی شاخ سے پوچھئے کہ کریڈٹ کارڈ کس طرح حاصل کیا جاتا ہے۔

اپنے اور اپنے گھر کے لئے یو بی ایل کریڈٹ کارڈ کے فائدے اپنائیے!

یو بی ایل یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ
ایک بین الاقوامی بینک

UBL 38.300 70 UD